اشاعت کا ۴۷ واں سال

روزنامہ آفاق سرینگر

Daily Afaaq Srinagar

بانی: مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری

Visit us at: www.dailyafaaq.com

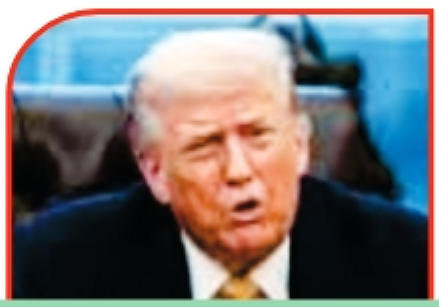

8 دنیا اس وقت تک محفوظ نہیں جب تک گرین لینڈ امریکہ کے کنٹرول میں نہ ہو

3 اسٹیل سلیگ ٹیکنالوجی پر دوروزہ ورکشاپ اگلے ہفتے جموں وکشمیر میں منعقد ہوگا

7 بیڈمنٹن اسٹار سائنا نہوال کا بین الاقوامی کھیل سے ریٹائرمنٹ کا اعلان

afaaqkashmir.yahoo.com dailyafaaq

Ph:- 0194-2452028, 2475279 Fax:- 0194-2475279

RNI NO: 43732/85 Wednesday 21 January 2026

ESTABLISHED IN 1985

21 جنوری 2026ء بمطابق 01 شعبان 1447ھ بدھ وار، جلد نمبر 47، شمارہ نمبر 18 صفحات 8 قیمت 3 روپے

لیفٹننٹ گورنر کے ہاتھوں سرینگر میں دوبارہ تیارشدہ امیرا کدل پل کا افتتاح

''ہم نے بنیادی ڈھانچے کو اَپ گریڈ یا تجدید کرتے ہوئے ہر شہر کی حفاظت اور جاذِب نظر بنانے کا ایک مشن بنایا ہے''

''ہمارا بنیادی مقصد جدید ٹیکنالوجی اور جامع ڈیزائن کے ساتھ معیارِ زندگی کو ایک نئی سطح پر لانا ہے''

سری نگر/۲۰ جنوری /(ڈی آئی پی آر)لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے منگل کے روز سری نگر میں دوبارہ تیار شدہ امیرا کدل پُل کا افتتاح کیا۔یہ منصوبہ سری نگر سمارٹ سٹی لمیٹڈ کے تحت 7.70 کروڑ روپے کی لاگت سے دسمبر2023ء میں شروع کیا گیا تھا جس میں ورثے کے تحفظ ، ساختی حفاظت اور معیار پر مکمل توجہ دی گئی۔ لیفٹیننٹ گورنر نے پیدل چلنے والوں کے لئے تعمیر کردہ لکڑی کے اس پُل کو سری نگر کے لوگوں کے نام وقف کرتے ہوئے کہا کہ یہ تاریخی اہمیت کا حامل منصوبہ ورثے کو محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ شہری آواجائی اور معیار زندگی میں بھی بہتری لائے گا۔انہوں نے کہا،''ہمارا بنیادی مقصد جدید ٹیکنالوجی اور جامع ڈیزائن کے ساتھ معیار زندگی کو (بقیہ ۶ پر)

جموں وکشمیر کی وحدت ناقابل سمجھوتہ

تقسیم کی باتیں جموں کے مفاد میں نہیں:عمر عبداللہ

جموں/۲۰ جنوری (یو این آئی) جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل کو واضح اور سخت لہجے میں کہا کہ جب تک نیشنل کانفرنس کا ہل بردار سرخ پرچم جموں وکشمیر کے ہر خطے میں لہراتا رہے گا، تب تک کوئی طاقت خطے کو مذہبی یا علاقائی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی ہمت نہیں کرسکتا۔عمر عبداللہ جموں میں (بقیہ ۶ پر)

ملک کی سلامتی پہلی ترجیح، سالمیت کو للکارنے والوں کیخلاف سخت کاروائی ہوگی

دراندازملک کی سلامتی کے لیے بہت سنگین خطرہ

حکومت صرف ملک کی ترقی اور عوامی فلاح و بہبود پر اپنا توجہ مرکوز کرتی ہیں، وزیر اعظم

سرینگر/۲۰ جنوری/ (ایجنسیز) ملک کی سلامتی مرکزی سرکار کی پہلی ترجیح ہے اوراس کو للکارنے والوں کیخلاف سخت کاروائی ہوگی کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندرمودی نے واضح کیا کہ کوئی بھی قوم دراندازوں کو قبول نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بھی دراندازوں کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے غریبوں اور نوجوانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے غیر قانونی تارکین وطن، اور شہری نکسلیوں کے بارے میں خبردار کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی حکومت ان گروہوں کے خلاف کارروائی کرے گی جو ملک کی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں اور سیاسی پارٹیاں جوانہیں تحفظ فراہم کرتی ہیں کو بے نقاب کیا جانا چاہیے۔ نتن نبین کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کا (بقیہ ۶ پر)

بارہمولہ کے پٹن علاقے میں مشتبہ شے برآمد ناکارہ بنادی گئی

سری نگر/ ۲۰ جنوری (یواین آئی) شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ کے تارپٹن علاقے میں منگل کی صبح سکیورٹی فورسز نے سری نگر -بارہمولہ قومی شاہراہ پر ایک مشتبہ شے، جو ممکنہ طور پر ایک ای ڈی تھی، کو برآمد کر کے اس کو بغیر کوئی نقصان پہنچائے ناکارہ بنا دیا۔ حکام نے بتایا کہ سکیورٹی فورسز نے معمول کی چیکنگ کے دوران منگل کی صبح تارپٹن علاقے میں سڑک (بقیہ ۶ پر)

یوم جمہوریہ کی فضائی پابندیوں کے باعث دہلی-سری نگر کی دو پروازیں منسوخ

نئی دہلی/۲۰ جنوری (ایجنسیز) قومی دارالحکومت میں یوم جمہوریہ کی تیاریوں کے سلسلے میں سخت سکیورٹی اور فضائی حدود کی پابندیوں کے درمیان دہلی اور سری نگر کے درمیان چلنے والی دو پروازیں منسوخ کردی گئیں، جب ایک نوٹس ٹو ایئر مین (این او ٹی اے ایم) جاری کیا گیا۔ یہ اطلاع حکام نے منگل کو (بقیہ ۶ پر)

وزیر اعلیٰ کی اہم محکموں کے ساتھ پری بجٹ مشاورتی میٹنگ

عوام پر مرکوز حکمرانی، مؤثر خدمات کی فراہمی اور جموں وکشمیر کی جامع ترقی پر زور دیا

جموں/۲۰ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے آج 2/فروری کو شروع ہونے والے جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی کے بجٹ سیشن سے قبل اہم محکموں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کی صدارت کرتے ہوئے (بقیہ ۶ پر)

یوم جمہوریہ سے قبل سرینگر میں سیکورٹی ہائی الرٹ

شہر بھر میں غیر معمولی حفاظتی اقدامات

سری نگر/۲۰ جنوری (یواین آئی) یوم جمہوریہ کی آمد کے ساتھ ہی وادی کشمیر بالخصوص سری نگر میں سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات کیے گئے ہیں۔ شہر کے داخلی اور خارجی راستوں پر اضافی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں جو ہر آنے جانے والوں کی باریک بینی سے تلاشی لے رہے ہیں۔ ذرائع کے مطابق، یوم جمہوریہ سے قبل ممکنہ سیکیورٹی چیلنجز، دہشت گرد سرگرمیوں کے خدشات اور تخریبی عناصر کی نقل وحرکت پر قریب سے نظر رکھنے کے لیے شہر میں اضافی فورسز تعینات کر دی گئی ہیں۔ دارالحکومت کے مرکزی مقامات-لال چوک، ایم اے روڈ، سونہ وار، کرن نگر، ڈلگیٹ اور بٹہ مالو- میں خصوصی ناکہ بندی کی گئی ہے، جہاں راہگیروں، دو پہیہ اور چار پہیہ گاڑیوں کی باریک بینی سے چیکنگ کی جارہی ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ عوام سے گزارش ہے کہ وہ چیکنگ کے دوران صبر اور تعاون کا مظاہرہ کریں، کیونکہ یہ اقدامات صرف ان کی حفاظت کے لیے ہیں۔ حکام نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ کسی بھی مقام پر غیر ضروری بھیڑ یا مشکوک سرگرمی کی صورتحال میں فوری طور پر متعلقہ تھانے یا ایمرجنسی ہیلپ لائن پر اطلاع دی یوم جمہوریہ کی مرکزی تقریب سری نگر میں منعقد ہوگی، جس کے لیے مکمل ڈریس ریہرسل بھی جاری ہے۔ انتظامیہ کو یقین ہے کہ بڑی تقریب کے دوران (بقیہ ۶ پر)

22 جنوری سے وسیع پیمانے پر برف وباراں کا امکان

سری نگر/۲۰ جنوری (ایجنسیز) محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق آنے والے دنوں میں وادی کشمیر کے میدانی علاقوں میں وسیع پیمانے پر برف وباراں کے نتیجے میں طویل خشک موسمی صورتحال کا سلسلہ ٹوٹنے کا امکان ہے۔ محکمے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ایک مغرب کی طرف سے موسم میں ہونے (بقیہ ۶ پر)

سونا پہلی بار 1.50 لاکھ روپے کے پار چاندی بھی 3.25 لاکھ روپے کی ریکارڈ سطح پر

نئی دہلی/۲۰ جنوری (یواین آئی) ملٹی کموڈٹی ایکسچینج (ایم سی ایکس) پر منگل کو سونے کی قیمت پہلی بار 1.50 لاکھ روپے فی 10 گرام تک پہنچ گئی۔ ایکسچینج سے ملنے والی معلومات کے مطابق، شام 6:30 بجے، گولڈ فیوچرز گزشتہ روز کے مقابلے میں (بقیہ ۶ پر)

ہم نے ہندوستان کے لئے گولیاں کھائی ہیں، دوبارہ بھی کھانے کو تیار ہیں: فاروق عبداللہ

پیر پنچال اور چناب ویلی کو الگ ڈویژن بنانے کا مطالبہ ناقابل عمل

جموں/۲۰ جنوری (ایجنسیاں) نیشنل کانفرنس کے صدر اور سابق وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے منگل کے روز جموں میں بلاک صدور اور سیکریٹریز کے دو روزہ کنونشن کے دوران میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بی جے پی کے ان الزامات کو سختی سے مسترد کیا جن میں کہا گیا تھا کہ نیشنل کانفرنس اور پی ڈی پی وادی میں (بقیہ ۶ پر)

نتن نبین آج بی جے پی کے سب سے

کم عمر صدر کے طور پر عہدہ سنبھال لیا

نئی دہلی/۲۰ جنوری (یواین آئی) نتن نبین نے بی جے پی کے سب سے کم عمر صدر کے طور پر منگل کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر کا عہدہ پارٹی آج یہاں ہیڈ کوارٹر میں سنبھال لیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر دفاع راجناتھ (بقیہ ۶ پر)

گاندربل میں پولیس سربراہ کی اعلیٰ سطحی سیکورٹی میٹنگ

یوم جمہوریہ سے قبل فول پروف انتظامات کی ہدایت

سری نگر/۲۰ جنوری (یو این آئی) جموں وکشمیر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نالین پربھات نے آج ضلع پولیس دفتر گاندربل میں ایک اہم سیکیورٹی جائزہ میٹنگ کی صدارت کی۔ میٹنگ کے دوران ڈی جی پی نے ضلع بھر میں سیکیورٹی کے انتظامات، حساس مقامات پر نگرانی کے نظام، پولیس کی زمینی تیاریوں اور لانگ رینج گشت میں اضافے سمیت مختلف پہلوؤں کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران کو واضح ہدایات دیں کہ آنے والے دنوں، خصوصاً یوم جمہوریہ کے پیش نظر مشتبہ سرگرمیوں پر سخت نظر رکھی جائے اور (بقیہ ۶ پر)

کشتواڑ میں تیسرے روز بھی تلاشی آپریشن جاری

مزید فوجی دستے جنگلی علاقے کی اور روانہ

کشتواڑ کے پہاڑی علاقوں میں چھپے دہشت گردوں کی تلاش کے لیے جاری بڑا آپریشن منگل کو تیسرے روز میں داخل ہوگیا، جس دوران کئی افراد کو پوچھ گچھ کے لیے حراست میں لیا گیا ہے۔ اتوار کے روز چھاترو کے منڈرل- سنگھ پورہ کے نزدیک

جموں، 20 جنوری (یواین آئی) جموں وکشمیر کے ضلع سونار گاؤں میں دہشت گردوں کی موجودگی (بقیہ ۶ پر)

کشمیر پنڈتوں کے بغیر نامکمل، ہم ان کی باعزت واپسی کے منتظر ہیں: محبوبہ مفتی

کشمیری پنڈتوں کے لئے اسمبلی کی دو نشستیں مخصوص رکھنا بہتر ہوگا

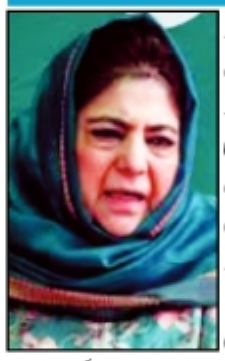

سرینگر/۲۰ جنوری (ایجنسیز) پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے منگل کو کہا ہے کہ کشمیری پنڈت وادی کا لازمی حصہ ہیں اور کشمیر ان کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ وادی کے لوگ خود بھی ان کی واپسی کے منتظر ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اپنے گھروں میں عزت واحترام کے ساتھ (بقیہ ۶ پر)

رشوت خور ملازمین کے خلاف اینٹی کورپشن بیورو کی مہم جاری

ایک دن میں پولیس اے ایس آئی سمیت چار ملازمین گرفتار

سرینگر/۲۰ جنوری/ (ایجنسیز) رشوت خور ملازمین اور اہلکاروں کیخلاف کاروائی کو تیز کرتے ہوئے اینٹی کورپشن بیورو نے تین الگ الگ مقدمات میں پی ڈبلیو ڈی ملازمین، پٹواری اور اے ایس آئی سمیت چار اہلکاروں کو گرفتار کرلیا۔ سٹار نیوز نیٹ ورک کے مطابق جموں وکشمیر اینٹی کرپشن بیورو نے چار اہلکاروں کو رشوت طلب کرنے اور قبول کرنے کے الزام میں گرفتار کیا۔ ایک کیس پی ایس اے سی بی ادھم پور میں درج کیا گیا تھا جبکہ پی ایس اے سی بی راجوری میں 02 کیس درج کیے گئے تھے۔ ایک بیان کے مطابق اے سی بی کو شکایت ملی کہ سپرنٹنڈنگ انجینئر آر اینڈ بی پی ڈبلیو ڈی ادھم پور کے دفتر میں تعینات اہل (بقیہ ۶ پر)

جموں وکشمیر میں 25 جنوری کو یومِ رائے دہندگان منایا جائے گا

تعلیمی اداروں میں آگاہی سرگرمیوں کا اعلان

سرینگر/۲۰ جنوری (یو پی آئی) جموں وکشمیر حکومت نے تمام محکموں، پبلک سیکٹر یونٹس اور تعلیمی اداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ 25 جنوری 2026 کو یوم رائے دہندگان بھرپور طریقے سے منائیں۔ اس برس کا مرکزی موضوع ''VoteMyIndia,My'' مقرر کیا گیا ہے، جس کا مقصد شہریوں، بالخصوص نوجوانوں میں رائے دہی کی اہمیت اور جمہوری ذمہ داریوں کے بارے میں شعور اجاگر کرنا ہے۔ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے جاری ہدایات کے مطابق، جموں وکشمیر کے تمام سرکاری و نیم سرکاری اداروں، کالجوں، یونیورسٹیوں اور اسکولوں میں رائے دہندگان سے متعلق آگاہی پروگرام منعقد کیے جائیں (بقیہ ۶ پر)

سپیکر جموں وکشمیر کا لکھنؤ میں 86 ویں اے آئی پی او سی۔2026 سے خطاب

کہا، مقننہ کو طاقت استعمال کرتے وقت انصاف اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہیے

لکھنؤ/۲۰ جنوری/ (ڈی آئی پی آر) سپیکر جموں وکشمیر قانون ساز اسمبلی عبدالرحیم راتھر نے آج لکھنؤ اتر پردیش میں منعقدہ 86 ویں آل انڈیا پریزائیڈنگ آفیسرز کانفرنس (اے آئی پی او سی)۔2026 میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ انہوں نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ''عوام کے تئیں مقننہ کی جوابدہی'' کے موضوع پر بات کی تاکہ مقننہ کو شہریوں کے لئے زیادہ جوابدہ اور مؤثر بنانے کے طریقہ کار کو بہتر بنایا جا سکے۔ سپیکر موصوف نے اپنے خطاب میں منوسمرتی اور قرآن مجید کی آیات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ عوام کے تئیں مقننہ کی جوابدہی کی جڑیں قدیم ہندوستانی جمہوری روایات میں پیوست ہیں جہاں دھرم نے حکمرانی کی رہنمائی کی اور سبھا و سمیتی (بقیہ ۶ پر)

ڈپٹی کمشنر بارہمولہ نے بارہمولہ اوڑی شاہراہ پر جاری کام کا جائزہ لیا

لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے کو کم کرنے کے لیے

تمام ضروری احتیاطی اور حفاظتی اقدامات کو اپنانے کی ہدایت

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ڈپٹی کمشنر بارہمولہ، منگا شیرپا نے آج بارہمولہ-اوڑی NH-01 پیکیج 1V- سڑک کے ساتھ جاری سڑک کو چوڑا کرنے کے کاموں کا ایک وسیع معائنہ کیا تاکہ پیش رفت کا جائزہ لیا جا سکے اور عوامی سہولت کو متاثر کرنے والے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ دورے کے دوران، ڈی سی نے اسسٹنٹ کمشنر ریونیو اور دیگر متعلقہ افسران کے ہمراہ سڑکوں کی توسیع کی متعدد جگہوں کا معائنہ کیا اور ایگزیکیوٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے کیے جانے والے کاموں کے معیار، رفتار اور ان پر عملدرآمد کا جائزہ لیا۔ دھنخان کے علاقے پر خصوصی توجہ دی گئی، جہاں حالیہ لینڈ سلائیڈنگ نے ٹریفک کی روانی میں خلل ڈالا اور مسافروں کو خطرات لاحق ہوئے۔ صورتحال کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے، ڈی سی نے متعلقہ حکام اور عمل درآمد کرنے والی ایجنسیوں کو ہدایت کی کہ وہ تعمیراتی کام کی رفتار کو تیز کریں، خاص طور پر لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے سے دوچار علاقوں میں، بار بار ہونے والی رکاوٹوں کو روکنے اور ٹریفک کی بلا تعطل نقل و حرکت کو یقینی بنانے کے لیے۔ ڈی سی نے ایجنسیوں کو مزید ہدایت کی کہ مستقبل میں لینڈ سلائیڈنگ کے (بقیہ ۶ پر)

برف باری کی پیش گوئی کے ساتھ ہی سیاحوں کی تعداد میں اضافہ، صوبائی کمشنر

سرینگر میں عوام کے نام وقف کیا گیا پل لوگوں کے لئے اسمارٹ سٹی کی جانب سے ایک تحفہ

سرینگر/۲۰ جنوری (کے این ایس) سیاحوں کی آمد میں اضافے اور برف باری کی موافق پیشن گوئی پر امید کا اظہار کرتے ہوئے، ڈویژنل کمشنر نے کو پیر کو سیاحوں کو سری نگر کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ نئے سمارٹ سٹی پروجیکٹس جیسے کہ دوبارہ تیار کیا گیا امیرا کدل پیدل چلنے والا پل شہر کی کشش میں مزید اضافہ کرے گا۔"اس سال سیاحوں کی آمد میں اضافہ ہوا ہے اور ہمیں برف باری کی اچھی پیشین گوئیاں موصول ہو رہی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ سیاحت میں اضافہ ہوتا رہے۔ انہوں نے کہا سیاح سیاحتی مقامات کا دورہ کرنے کے ساتھ ساتھ سرینگر شہر کا بھی دورہ کر کے یہاں کی ثافت سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق انہوں کیا سیاح سمارٹ سٹی اقدام کے تحت نئے عوامی انفراسٹرکچر کا تجربہ کریں گے۔ ڈویژنل کمشنر سری نگر کے وسط میں دریائے جہلم پر واقع ایک تاریخی کراسنگ امیرا کدل پر پیدل چلنے والے پل کے وقف کرنے کے بعد بات کر رہے تھے۔ انہوں نے اس پروجیکٹ کو سری نگر کے لوگوں کے لیے اسمارٹ سٹی کی جانب سے ایک تحفہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ 4.5 کلومیٹر طویل ریور فرنٹ تک بلا تعطل رسائی فراہم کرے گا۔ ڈویژنل کمشنر نے کہا کہ امیرا کدل کشمیر کے لیے گہری تاریخی اور ثقافتی اہمیت کا حامل ہے، جس کی وراثت 250 سال سے زیادہ پر محیط ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ امیرا کدل کو نسلوں سے جانتے (بقیہ ۶ پر)

فوج نے اوڑی میں روزگار میلہ کا انعقاد کیا

تقریب میں 12 معروف کمپنیوں نے شرکت کی

سری نگر/۲۰ جنوری/ایک بیان کے مطابق بھارتی فوج نے چنار نوجوان کلب، اُوڑی میں 15 سے 20 جنوری 2026 تک کامیابی کے ساتھ روزگار میلہ کا انعقاد کیا، جس کا مقصد اُڑی تحصیل، بارہمولہ ضلع (جموں وکشمیر) کے بے روزگار تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بااختیار بنانا تھا۔ اس پہل کی توجہ مختلف سرکاری اور نجی شعبے کی روزگار اسکیموں کے بارے میں بیداری پیدا کرنے، روزگار سے متعلق شکایات کو دور کرنے اور روزگار کے بامعنی مواقع تک رسائی کو آسان بنانے پر مرکوز تھی۔ روزگار میلہ کا انعقاد ڈگر ڈویژن نے ریچا فاؤنڈیشن کے تعاون سے چنار کور کے زیر اہتمام کیا تھا۔ اس تقریب میں 12 معروف کمپنیوں کی شرکت دیکھی گئی، جو انفارمیشن ٹیکنالوجی، مہمان نوازی، فنانس اور مینوفیکچرنگ سمیت متعدد شعبوں میں روزگار کے متنوع مواقع فراہم کرتی ہیں۔ روزگار میلے کا بنیادی مقصد ہنر مند مقامی نوجوانوں اور ممکنہ آجروں کے درمیان فرق کو ختم کرنا تھا، ساتھ ہی ساتھ سابق فوجیوں اور ان کے خاندانوں، خاص طور پر سرحدی علاقوں میں رہنے والوں کے لیے توجہ مرکوز کی مدد فراہم کرنا تھا۔ ملازمت کی تقرری کے علاوہ، شرکاء نے کیریئر کی رہنمائی، مشاورت اور مہارت کی ترقی کے اقدامات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ ملازمت کے متلاشیوں کو جموں وکشمیر ایمپلائمنٹ پورٹل کے ذریعے مستقبل میں روزگار کے مواقع تک رسائی (بقیہ ۶ پر)

محکمہ تعلیم کے سربراہان باورچیوں کے مسائل سے بخوبی واقف

یقین ہے کہ انکے مسائل کا عنقریب حل نکالا جائے گا۔ چیف ایجوکیشن آفیسر سرینگر

سرینگر/۲۰ جنوری (کے این ایس) محکمہ تعلیم کے سربراہان باورچیوں کے مسائل سے بخوبی واقف ہیں اور مجھے یقین ہے کہ انکے مسائل کا عنقریب حل نکالا جائے گا۔ اس بات کا اظہار چیف ایجوکیشن آفیسر سرینگر غلام محی الدین بٹ نے دولعل محلہ نواب بازار محلہ میں منعقدہ ایک مقابلے کی انعامی تقریب کے دوران کیا جس میں علاقے کے سکولوں کے سربراہان، سکولی سربراہان، سکولی باورچیوں، اساتذہ اور ضلعی عہدیداروں نے شرکت کی۔ تقریب میں ڈپٹی چیف ایجوکیشن آفیسر سرینگر انجم راجا، پرنسپل ایم پی ایم ایل ہائر سیکنڈری سکول نکہت میر اور ڈاکٹر نصرت نے بطور اعزازی مہمان شرکت کی۔ چیف ایجوکیشن آفیسر نے تقریب میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ انہوں نے کہا کہ ضلع سرینگر میں کئی مقامات پر سکولی باورچیوں کے درمیان پکوانی مقابلوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ذاتی طور پر زون ڈالڈگر کی تقریب منفرد اور منظم پائی۔ انہوں نے تقریب میں موجود باورچیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا وہ انتظامی سطح پر باورچیوں کی کم تنخواہ کا معاملہ اٹھاتے ہیں اور یہ کہ محکمہ کے اعلی افسران بھی اس بات کے لئے فکر مند ہیں کہ باورچیوں کی تنخواہوں میں اضافہ ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اس ضمن میں کام ہو رہا ہے اور انہیں (بقیہ ۶ پر)

جے کے ای ڈی آئی نے کئی اضلاع کے 153 کاروباری افراد

کیلئے منظم تربیتی پروگرام مکمل کر لیا

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) جموں وکشمیر انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ انسٹی ٹیوٹ (جے کے ای ڈی آئی) نے بارہمولہ، شوپیاں، کپواڑہ، پونچھ اور بڈگام اضلاع میں MSME کارکردگی کو بڑھانے اور تیز کرنے (RAMP) اسکیم کے تحت مینجمنٹ ڈیولپمنٹ پروگرام کے چھٹے اور ساتویں بیچ کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا ہے۔ اس اسکیم کو MSME کی وزارت، حکومت ہند کی طرف سے مالی اعانت فراہم کی جاتی ہے، اور اس کا نفاذ جموں وکشمیر حکومت کے صنعت اور تجارت کے محکمے کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ چھ روزہ شدید MDPs، NRLM کلسٹر لیول فیڈریشن سینٹر (CLF))، کاہیگنگن، بارہمولہ، کپران، شوپیاں، تنگنارناکم، بڈگام، DECC کپواڑہ اور JKEDI ڈسٹرکٹ سینٹر پونچھ میں منعقد ہوئے۔ کل 153 خواہشمند اور موجودہ کاروباری افراد نے 30 گھنٹے کا منظم تربیتی پروگرام کامیابی کے ساتھ مکمل کیا، جس میں ماہرین کی بات چیت اور فیلڈ ایکسپوژر وزٹ شامل تھے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 125 خواتین کاروباریوں نے بیچوں میں حصہ لیا، جو خطے کے کاروباری ماحولیاتی نظام میں صنفی شمولیت کی طرف ایک اہم پیش رفت کا نشان ہے۔ پروگراموں کا انعقاد JKEDI کے متعلقہ ضلعی مراکز نے ڈائریکٹر JKEDI کی مجموعی نگرانی میں کیا تھا۔ MDPs کو شرکاء کی انتظامی، مالی اور سٹریٹجک (بقیہ ۶ پر)

وندے ماترم کی یادگاری تقریب کے تسلسل میں کپواڑہ میں ریلی منعقد

پولیس اہلکاروں، طلباء تاجروں اور سول سوسائٹی کے ارکان کی شرکت

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) قومی فخر وندے ماترم کے 150 سال کی یادگاری تقریب کے تسلسل میں، ضلع انتظامیہ کپوارہ نے آج قوم پرستی کے جذبے کو منانے اور ہندوستان کی جدوجہد آزادی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ایک متحرک اور حب الوطنی پر مبنی ریلی کا انعقاد کیا۔ ریلی فاؤنٹین چوک، کپواڑہ سے شروع ہوئی اور جنرل بس اسٹینڈ، کپواڑہ پر اختتام پذیر ہوئی۔ اس میں ضلعی انتظامیہ کے افسران و اہلکاروں، پولیس اہلکاروں، طلباء، نوجوانوں، تاجروں اور سول سوسائٹی کے ارکان کی پرجوش شرکت دیکھنے میں آئی، جو قومی اتحاد اور فخر کے لیے مضبوط اجتماعی عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ حب الوطنی کے جوش میں اضافہ کرتے ہوئے، پولیس بینڈ نے ریلی کی قیادت کی اور روح کو ہلا دینے والی حب الوطنی کی دھنیں پیش کیں، جس سے شرکاء اور تماشائیوں میں یکساں طور پر فخر اور احترام کا جذبہ پیدا ہوا۔ سریلی گانوں نے قومی جذبے اور آزادی پسندوں کی قربانیوں کی یاد سے بھرپور ماحول پیدا کیا۔ پروگرام کے ایک حصے کے طور پر، DIPR کپواڑہ نے ہندوستان کی تحریک آزادی کی اہم اقساط کو اجاگر کرنے والی ثقافتی پرفارمنس کا اہتمام کیا۔ ان پرفارمنس نے فنکارانہ طور پر قوم کے ہیروز کی جدوجہد، قربانیوں اور لچک کی عکاسی کی، جبکہ (بقیہ ۶ پر)

ڈی آئی جی جنوبی کشمیر نے اننت ناگ اور کولگام میں سیکورٹی اور جرائم کے منظرنامے کا جائزہ لیا

جرائم پیشہ اور سماج دشمن عناصر کے خلاف بروقت کارروائی کی ضرورت پر زور

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ڈی آئی جی ساؤتھ کشمیر رینج جاوید اقبال متو، آئی پی ایس، نے آج ڈی پی او اننت ناگ میں سیکورٹی اور جرائم کا جائزہ لینے کی ایک جامع میٹنگ کی صدارت کی تاکہ موجودہ سیکورٹی صورتحال اور ضلع میں امن و امان کی مجموعی صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے۔ میٹنگ میں ایس ایس پی اننت ناگ شری امرت پال سنگھ، آئی پی ایس، ایس پی ہیڈ کوارٹر اننت ناگ شری کارتک شروتریہ، ایس پی آپریشنز اننت ناگ شری فرقان قادر، اے ایس پی نارت عشمقام شری رمیز راجہ کے علاوہ ضلع اننت ناگ کے تمام ایس ڈی پی اوز اور ایس ایچ اوز نے شرکت (بقیہ ۶ پر)

سپریم کورٹ کا اہم فیصلہ: ریاستی پولیس کو مرکزی ملازمین

کے خلاف بدعنوانی مقدمات کی تفتیش کا مکمل اختیار

سرینگر/۲۰ جنوری (یو پی آئی) سپریم کورٹ آف انڈیا نے ایک اہم اور دوررس نتائج رکھنے والے فیصلے میں واضح کیا ہے کہ ریاستی پولیس کو انسداد بدعنوانی ایکٹ کے تحت مرکزی سرکار کے ملازمین کے خلاف بدعنوانی اور رشوت ستانی کے مقدمات درج کرنے، تفتیش کرنے اور چارج شیٹ پیش کرنے کا مکمل قانونی اختیار حاصل ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا ہے کہ ایسے معاملات میں ریاستی ایجنسیوں کو سی بی آئی سے پیشگی اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جسٹس جے بی پردیوالا اور جسٹس ستیش چندر شرما پر مشتمل بنچ نے اپنے فیصلے میں کہا کہ پی سی ایکٹ کی دفعہ 17 نہ تو ریاستی پولیس کو ایسے مقدمات درج کرنے سے روکتی ہے اور نہ ہی انہیں تفتیش سے منع کرتی ہے، بشرطیکہ تفتیشی افسر مقررہ رینک کا ہو۔ عدالت نے کہا کہ قانون کے مطابق بدعنوانی سے متعلق مقدمات کی تفتیش ریاستی یا مرکزی کسی بھی پولیس ایجنسی کے ذریعے کی جا سکتی ہے۔ بنچ نے اپنے فیصلے میں مزید وضاحت کی کہ سی بی آئی کو مرکزی ملازمین سے متعلق بدعنوانی کیسوں کی تفتیش اس لئے سونپی جاتی ہے تاکہ دوہرے کام، غیر ضروری مداخلت اور کنفیوژن سے بچا جا سکے، جبکہ ریاستی اینٹی کرپشن بیورو اپنے زرکاروں کے خلاف کارروائیاں کرتا ہے۔ تاہم، یہ صرف ایک انتظامی سہولت ہے، قانونی پابندی نہیں۔ (بقیہ ۶ پر)

ڈی ایل ایس اے سرینگر نے 100 روزہ بیداری مہم کے تحت

لال بازار میں بچپن کی شادی کی روک تھام سے متعلق پروگرام منعقد کیا

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی سری نگر نے ملک گیر 100 روزہ بیداری مہم "بال وِیوہ مکت بھارت" کے ایک حصے کے طور پر جموں وکشمیر لیگل سروسز اتھارٹی کے زیر اہتمام لال بازار، سری نگر میں بچپن کی شادی کی روک تھام سے متعلق ایک بیداری پروگرام کا انعقاد کیا۔ یہ مہم خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزارت نے آشا (آگاہی، سپورٹ، مدد اور ایکشن) فریم ورک کے مطابق نچلی سطح پر قانونی بیداری، رسائی اور تیزی سے روک تھام کو مضبوط بنانے کے مقصد سے شروع کی ہے۔ یہ پروگرام بچپن کی شادی کے سماجی، قانونی اور صحت کے اثرات کے بارے میں کمیونٹی کو آگاہ کرنے اور بچوں کے حقوق اور بہبود کو فروغ دینے کے مقصد سے منعقد کیا گیا تھا۔ آگاہی سیشن کے دوران، PLVs نے شرکا کو چائلڈ میرج ایکٹ 2006- کی ممانعت کے بارے میں آگاہ کیا، جس میں شادی کی قانونی عمر، مجرموں کے لیے سزا اور بچوں کی شادی کے واقعات کی اطلاع دینے میں شہریوں کے کردار پر روشنی ڈالی۔ تعلیم، صحت اور بچوں بالخصوص لڑکیوں کی مجموعی نشوونما پر کم عمری کی شادی کے منفی اثرات پر زور دیا گیا۔ PLVs نے شرکاء کو DLSA سری نگر کے ذریعے دستیاب مفت قانونی امدادی خدمات کے بارے میں بھی (بقیہ ۶ پر)

محکمہ مال نے بڈگام میں ویٹ لینڈ کی حد بندی کے لیے ٹیم تشکیل دی

بڈگام/۲۰ جنوری (کے این ایس) وسطی کشمیر کے بڈگام ضلع میں ریونیو ڈپارٹمنٹ نے ماحولیاتی لحاظ سے اہم ہوکرسر اور نمبلی ،نارکارا ویٹ لینڈ ریزرو کی سرحدوں کی باضابطہ حد بندی کرنے کے لیے ایک خصوصی ملٹی ڈپارٹمنٹل ٹیم تشکیل دی ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق اسسٹنٹ کمشنر ریونیو (اے سی آر)، بڈگام کے دفتر کی طرف سے جاری کردہ ہدایت جس کی ایک کاپی کشمیر نیوز سروس کے پاس موجود ہے، ٹیم کو فیلڈ سروے کرنے اور محفوظ کیلئے علاقوں کی سرکاری حدود کو واضح طور پر بیان کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ٹیم کو مشق کی تکمیل کے بعد ACR کے دفتر میں ایک جامع حد بندی کی رپورٹ جمع کرانے کی ضرورت ہے۔

سرینگر ضلع میں منشیات کی روک تھام کیلئے جاری کاروائیوں واقدامات کا جائزہ لیا گیا

کمیونٹی کی سطح پر تعلیمی اداروں اور مذہبی رہنماؤں کی فعال شمولیت پر بھی زور

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز ڈیسک) ضلعی سطح کی کمیٹی برائے نارکو کوآرڈینیشن سنٹر (این سی او آر ڈی) کی ایک میٹنگ آج یہاں ڈپٹی کمشنر سرینگر اکشے لابرو کی صدارت میں ڈی سی آفس کے میٹنگ ہال میں طلب کی گئی جس میں ضلع میں مختلف محکموں کی طرف سے منشیات کی لعنت سے نمٹنے اور منشیات کے خلاف روک تھام کے اقدامات کو مضبوط بنانے کے لیے جاری نفاذی کارروائیوں اور روک تھام کے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ سری نگر کے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس ایس پی) سندیپ چکرورتی بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ میٹنگ کے دوران، سال 2025 کے لیے اضلاع کی کارکردگی کے حوالے سے ایک جامع جائزہ لیا گیا جس میں منشیات کے استعمال، غیر قانونی اسمگلنگ، منشیات کے ہاٹ سپاٹ کی نشاندہی، غیر محفوظ علاقوں اور ٹرانزٹ روٹس پر قابو پانے میں خلاء اور چیلنجز کی نشاندہی پر توجہ دی گئی۔ اجلاس میں منشیات سے متعلق مالی تحقیقات اور اثاثہ جات کی ضبطی، دواسازی کی ادویات کی منتقلی کی روک تھام، ایجنسیوں کے درمیان رابطہ کاری اور انٹیلی جنس شیئرنگ کو مضبوط بنانے اور پارسلز اور کنسائنمنٹس کی بہتر جانچ پڑتال کا بھی جائزہ لیا گیا۔ سماجی بہبود، سکول ایجوکیشن اور کالجز کے کردار پر خاص طور پر IEC کی سرگرمیوں کے حوالے سے زور دیا گیا۔ جبکہ محکمہ صحت کے کردار اور ڈی ایڈکشن سنٹرز کی حیثیت، مشاورتی سہولیات کی دستیابی اور متاثرہ افراد کی بحالی کے پروگراموں پر بھی غور کیا گیا۔ NCORD کمیٹی نے بیداری پیدا کرنے اور کمیونٹی کی سطح پر مداخلتوں میں تعلیمی اداروں اور مذہبی رہنماؤں کی فعال شمولیت پر بھی زور دیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے تمام اسٹیک ہولڈر محکموں کو شامل کرتے ہوئے مربوط اور پائیدار نقطہ نظر (بقیہ ۶ پر)

محبوبہ مفتی کا ڈوڈہ، راجوری اور پونچھ کو ڈویژن دینے کی مانگ،

آئی ایس آئی کی سازش کا روپ ہے: بی جے پی ترجمان

سرینگر/۲۰ جنوری (یو پی آئی) سینئر بی جے پی رہنما اور جموں وکشمیر کے ترجمان الطاف ٹھاکر نے منگل کے روز پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سابقہ ڈوڈہ، راجوری اور پونچھ کو ڈویژن دینے کی ان کی مانگ ایک گہری سازش، تقسیم کرنے والی اور غیر ملکی ایجنڈے کی عکاسی کرتی ہے جو پاکستان کے آئی ایس آئی کی طویل مدتی حکمت عملی سے مماثل ہے۔ الطاف ٹھاکر نے کہا کہ محبوبہ مفتی کا بیان کسی بھی طرح ترقی، حکمرانی یا عوامی فلاح سے متعلق نہیں بلکہ یہ جموں کے تاریخی، ثقافتی اور انتظامی اتحاد کو کمزور کرنے کی ایک سیاسی چال ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر سابقہ ڈوڈہ، راجوری اور پونچھ کو ڈویژن بنایا جا سکتا ہے تو پھر "مارز اور کمراز" کو بھی مرکزی کشمیر کے علاوہ الگ ڈویژن کیوں نہیں دیا جا سکتا؟ بی جے پی رہنما نے مزید کہا کہ پی ڈی پی کی یہ مانگ علاقائی توازن کو بگاڑنے، کمیونٹیز کے درمیان اختلافات پیدا کرنے اور خاص طور پر اقلیتوں میں بے چینی پیدا کرنے کی ایک بڑی منصوبہ بندی کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا، "اس کا مقصد کشمیری پنڈتوں میں خوف اور عدم تحفظ پیدا کرنا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اس طرح کے بیانیے پہلے بھی جبری ہجرت اور ناقابل تلافی انسانی المیوں کا سبب بنے ہیں۔ بی جے پی بھی ایسے اندھیرے باب کو دوبارہ نہیں ہونے دے گی۔" الطاف ٹھاکر نے کہا کہ محبوبہ مفتی نے ہمیشہ قومی یکجہتی کے خلاف موقف اپنایا ہے، (بقیہ ۶ پر)

بارہمولہ پولیس نے یوم جمہوریہ 2026 سے

قبل سیکورٹی جائزہ میٹنگ کا انعقاد کیا

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز) بارہمولہ پولیس نے آئندہ یوم جمہوریہ کی تقریبات (RDC)-2026 سے قبل کانفرنس ہال، ڈسٹرکٹ پولیس لائنز (DPL) بارہمولہ میں ایک جامع سیکورٹی جائزہ میٹنگ کا انعقاد کیا۔ اجلاس کی صدارت ایس ایس پی بارہمولہ نے کی۔ اس میٹنگ میں فوج کے سینئر افسران، آر آر، بی ایس ایف، سی آر پی ایف، ایس ایس بی، سی آئی ایس ایف، انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ساتھ ساتھ ضلعی پولیس کے تمام جی اوز، ایس ایچ اوز اور انچارج پی پیز نے میٹنگ میں شرکت کی۔ ضلع بھر میں پرامن اور واقعات سے پاک RDC-26 کو یقینی بنانے کے لیے سیکورٹی انتظامات، ایجنسیوں کے درمیان کوآرڈینیشن، تعیناتی کی حکمت عملی، انٹیلی جنس شیئرنگ، اور تیاریوں پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ علاقے پر تسلط، چوکسی بڑھانے، ناکوں کی مضبوطی، تخریب کاری کے خلاف اقدامات، فوری ردعمل کے طریقہ کار اور تمام سیکورٹی ایجنسیوں کے درمیان قریبی رابطہ کاری پر زور دیا گیا۔ تمام متعلقہ افراد کو الرٹ رہنے اور اعلی سطح کی تیاریوں کو برقرار رکھنے کی ہدایت کی گئی۔ ضلع بارہمولہ میں عوامی تحفظ اور آر ڈی سی کے ہموار انعقاد کو یقینی بنانے (بقیہ ۶ پر)

ایس ایس پی اننت ناگ نے پہلگام میں اسٹیک ہولڈرز کے

ساتھ سیاحوں کی حفاظت کے اقدامات کا جائزہ لیا

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز) اننت ناگ میں پولیس نے پہلگام میں ہوٹل مالکان، ٹیکسی اور ٹٹو آپریٹرز، اے ٹی وی بائیکرز اور دیگر ٹورازم اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ سردیوں کے موسم میں سیاحوں کی حفاظت کو مضبوط بنانے کے لیے کوآرڈینیشن میٹنگ کی۔ میٹنگ کی صدارت ایس ایس پی اننت ناگ شری امرت پال سنگھ- آئی پی ایس نے کی، جس نے زائرین کے لیے محفوظ اور محفوظ ماحول کو یقینی بنانے میں اجتماعی ذمہ داری پر زور دیا۔ جاری کردہ کلیدی ہدایات میں تمام مہمانوں کا مناسب ریکارڈ رکھنا، سیاحوں کی حفاظت اور حفاظت کو ہر وقت یقینی بنانا، محدود یا حساس علاقوں میں ڈرون کا استعمال نہ کرنا، سیاحوں کو غیر محفوظ یا غیر محدود مقامات پر نہ لے جانا، پولس اسٹیشن پہلگام میں مکمل اور درست تفصیلات کے ساتھ فارم سی کو بروقت جمع کرنا شامل ہے۔ ایس ایس پی اننت ناگ نے کہا کہ تعمیل کی قریب سے نگرانی کی جائے گی اور اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کی تعریف کی جائے گی۔ ایس ایس پی اننت ناگ نے کہا کہ تعمیل کی قریب سے نگرانی کی جائے گی اور اسٹیک ہولڈرز کے تعاون کی تعریف کی جائے گی۔ جموں وکشمیر پولیس نے پہلگام میں محفوظ سیاحت کے لیے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا اور عوام پر زور دیا کہ وہ کسی بھی مشکوک سرگرمی کی فوری اطلاع دیں۔

غیر قانونی معدنیات کی نقل وحمل کیلئے کارروائی

پلوامہ پولیس نے ایک ڈمپر کو ضبط کر لیا

سرینگر/۲۰ جنوری/(آفاق نیوز) پلوامہ پولیس نے غیر قانونی معدنیات کے خلاف کارروائی جاری رکھتے ہوئے ایک ڈمپر کو ضبط کر لیا۔ پولیس کے مطابق غیر قانونی کان کنی کے خلاف جاری کریک ڈاؤن میں پلوامہ پولیس نے معدنیات کی غیر قانونی نقل و حمل کیلئے ایک ڈمپر کو ضبط کیا۔ چیکنگ کے دوران گاڑی کو روکا گیا اور اسے بغیر اجازت کے غیر قانونی معدنیات لے جایا گیا۔ اس کے مطابق، ایف آئی آر نمبر 10/2026 جو مختلف دفعات کے تحت پولیس اسٹیشن لیتر میں درج کیا گیا ہے۔ گاڑی کو قانون کے مطابق ضبط کر لیا گیا ہے اور مزید تفصیلات جاننے اور ذمہ داری کا تعین کرنے کے لیے تفتیش شروع کر دی گئی ہے۔ پلوامہ پولیس غیر قانونی کان کنی اور نقل و حمل کی سرگرمیوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کے لیے پرعزم ہے اور عام لوگوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس طرح کی خلاف ورزیوں کی اطلاع دے کر تعاون کریں۔

احساس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام راجباغ سری نگر

میں عظیم الشان محفل شاہ معراج منعقد

سری نگر/۲۰ جنوری رشافعیہ گلفام/احساس فاؤنڈیشن کی جانب سے دی بلیک وینچ، ریڈیو کالونی راجباغ سری نگر میں روح پرور اور باوقار محفلِ شاہِ معراج کا انعقاد کیا گیا جس میں علما، معزز شخصیات، شعراء اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ محفل شب اسراء و معراج کی یاد میں نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس روحانی اجتماع کے مہمان خصوصی ایس ایس پی اے پی سی آر کشمیر طارق احمد وانی تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں واقعۂ معراج کو ایمان، صبر اور اطاعت کا عظیم درس قرار دیتے ہوئے نوجوانوں کو حضور اکرم کی سیرت سے رہنمائی حاصل کرنے کی تلقین کی۔ (بقیہ ۶ پر)

جموں میں نقب زنی کا معاملہ حل، چار گرفتار،

مسروقہ سامان بر آمد: پولیس

جموں/۲۰ جنوری (یو این آئی) جموں پولیس نے نقب زنی کے ایک مقدمے کو حل کر کے چوری میں ملوث چار ملزموں کو گرفتار کیا ہے اور ان کی نشاندہی پر تقریباً 40 ہزار روپیوں کا مسروقہ سامان بر آمد کیا ہے۔ ایک پولیس ترجمان نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ پولیس اسٹیشن آر ایس پورہ نے نقب زنی کے ایک مقدمے کو حل کر کے چوری کی ایک واردات میں ملوث چار ملزموں کو گرفتار کیا ہے اور تقریباً 40 ہزار روپیوں کا مسروقہ سامان بر آمد کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مقدمہ 10 جنوری 2026 کو ترویندر سنگھ کی جانب سے درج کرائی گئی ایک تحریری شکایت پر سامنے آیا جس میں شکایت کنندہ نے الزام لگایا کہ کوٹلی شاہ دولہ میں واقع ان کے رہائشی مکان میں نقب زنی ہوئی ہے۔ ان کا کہنا ہے مذکورہ عمارت جو قبل ازیں منشیات سے نجات دلانے کے ایک مرکز کے مقدمے کے سلسلے میں ضبط کی گئی تھی، میں تالے ٹوٹے ہوئے پائے گئے اور گھریلو اشیا چوری ہو چکی تھیں۔ پولیس ترجمان نے بتایا کہ اس سلسلے میں پولیس اسٹیشن آر ایس پورہ میں متعلقہ دفعات کے تحت زیر ایف آئی آر نمبر 11/2026 ایک مقدمہ درج کیا گیا اور تفتیش شروع کی گئی۔ انہوں نے کہا کہ نامعلوم ملزموں کی شناخت اور گرفتاری کے لئے فوری کارروائی شروع کی گئی۔ ان کا کہنا ہے کہ اس ضمن میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی جس نے تکنیکی ذرائع اور قابل اعتماد خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر نقب زنی میں ملوث چاروں ملزموں کو گرفتار کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ مسلسل تفتیش کے دوران چاروں ملزموں (بقیہ ۶ پر)

پولیس اونتی پورہ نے قومی نغمہ "وندے ماترم" کے

150 سال پورے ہونے پر پورے پولیس

ضلع میں خصوصی نمائشیں اور حب الوطنی پرفارمنس کا انعقاد کیا

سرینگر/۲۰ جنوری/پولیس کی جانب سے موصولہ بیان کے مطابق پولیس ڈسٹرکٹ اونتی پورہ نے آج دوسرے مرحلے کے دوران ضلع بھر میں مختلف عوامی مقامات پر خصوصی نمائشوں اور حب الوطنی پر مبنی پرفارمنس کا اہتمام کر کے ہندوستان کے قومی گیت "وندے ماترم" کی 150 ویں سالگرہ کی یاد منائی۔ یہ تقریبات اونتی پورہ، پامپور، ترال اور کھریو میں بڑے حب الوطنی کے جوش و جذبے کے ساتھ منعقد کی گئیں۔ خصوصی پروگراموں میں حب الوطنی کے گیت اور نمائشیں پیش کی گئیں جن کا مقصد وندے ماترم کی تاریخی اور ثقافتی اہمیت کو اجاگر کرنا تھا جس نے ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد کے دوران نسلوں کو متاثر کیا اور قومی فخر، اتحاد اور قربانی کی علامت بنا رہا۔ پولیس ڈسٹرکٹ اونتی پورہ کے سینئر افسران کے ساتھ مختلف پولیس اسٹیشنوں کے افسران اور اہلکاروں اور سول انتظامیہ کے (بقیہ ۶ پر)

بی جے پی ایک خاندان ہے: پارٹی کے جمہوری انتخابات

اور نئے صدر پر وزیر اعظم مودی کا بیان

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے قومی تنظیمی انتخابات کے کامیاب اختتام کی تعریف کرتے ہوئے اس عمل کو پارٹی کی جمہوری روایت، جذبے، نظم و ضبط اور کارکن پر مبنی نقطۂ نظر کا ثبوت قرار دیا۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ جب بات پارٹی کی ہو، تو نتین نبین صدر ہیں اور میں ایک پارٹی کارکن ہوں "... یہ بیان انہوں نے اس وقت دیا جب نتن نبین، جو سب سے کم عمر ہیں، نے قومی دارالحکومت میں پارٹی ہیڈکوارٹر پر بی جے پی کے قومی صدر کا عہدہ سنبھالا۔ پارٹی کی خدمت اور اجتماعی قیادت کے اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ملک بھر کے لاکھوں پارٹی کارکنوں اور اپنی جانب سے میں تمام سابق صدور کو ان کی انمول خدمات پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔" اس موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی، وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر دفاع راجناتھ سنگھ سمیت کئی سینئر رہنما موجود تھے۔ مودی نے کہا کہ گزشتہ کئی مہینوں سے تنظیمی انتخابی عمل، جس میں پارٹی کی سب سے چھوٹی اکائی سے لے کر قومی صدر تک کے رہنماؤں کا انتخاب شامل ہے، مکمل طور پر جمہوری طریقے سے کیا گیا ہے، بی جے پی کے آئین کی روح اور ہر شق کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ آج یہ باضابطہ طور پر مکمل ہو گیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ یہ عظیم تنظیمی انتخابی عمل بی جے پی کے جمہوری یقین، تنظیمی نظم و ضبط اور کارکن پر مبنی نقطہ کی علامت ہے۔ میں ملک بھر کے تمام پارٹی کارکنوں کو اس عمل کو کامیاب بنانے پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔" بی جے پی کی گہری جڑوں والی ثقافت کو اجاگر کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ بی جے پی ایک ثقافت ہے۔

ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے پہاڑی علاقوں کے لیے اسٹیل "سلیگ سڑکوں پر زور دیا

اسٹیل سلیگ ٹیکنالوجی پر دو روزہ ورکشاپ اگلے ہفتے جموں و کشمیر میں منعقد کی جائے گی

نئی دہلی/ 20 جنوری/ ایم این این/ سائنس اور ٹیکنالوجی کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے، خاص طور پر مشکل اور پہاڑی علاقوں میں، اس بات کو نوٹ کرتے ہوئے کہ ہمالیائی ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اسے اپنانا محدود ہے اور ہدف شدہ رسائی اور تربیت کے ذریعے اسے تیز کرنے کی ضرورت ہے، پائیدار سڑک کی تعمیر کے لیے اسٹیل سلیگ پر مبنی ٹیکنالوجی کے استعمال کی سفارش کی۔ ٹکنالوجی ڈیولپمنٹ بورڈ (ٹی ڈی بی) اور وشاکھاپٹنم میں واقع انڈسٹری پارٹنر راموکا گلوبل ایکوورک پرائیویٹ لمیٹڈ" کے درمیان ایکو فکس کی کمرشیل پیداوار کے لئے ایک معاہدے پر دستخط کے موقع پر ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ اب ریاستی ایجنسیوں کو ٹکنالوجی سے واقف کرانے کے لیے ورکشاپس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ اسٹیل سلیگ ٹیکنالوجی پر دو روزہ ورکشاپ اگلے ہفتے جموں و کشمیر میں منعقد کی جائے گی، جس کے بعد دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں بھی منعقد کی جائے گی، جس کا مقصد سڑک کی تعمیر کے محکموں کے انجینئروں اور عہدیداروں کو اس کے اطلاق اور فوائد کے بارے میں حساس بنانا ہے۔ وزیر موصوف کے مطابق، کئی ہمالیائی اور پہاڑی ریاستیں کم کام کے موسم، بھاری بارش اور اکثر سڑکوں کو پہنچنے والے نقصان کی وجہ سے ٹیکنالوجی سے سب سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے تیار ہیں، پھر بھی زمینی سطح پر بیداری کی کمی ہے۔ ٹیکنالوجی کے سفر کا جائزہ لیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ اس کی آزمائش تقریباً دو سال پہلے شروع ہوئی تھی، جس کا آغاز گجرات کے سورت اور اروناچل پردیش سمیت شمال مشرق کے کچھ حصوں میں پائلٹ پروجیکٹوں سے ہوا تھا۔ اس کے بعد سے، کرناٹک، اتر پردیش، آسام، گجرات، جھارکھنڈ اور آندھرا پردیش جیسی ریاستوں میں اسٹیل سلیگ پر مبنی سڑک کی مرمت کے حل مختلف حد تک استعمال کیے گئے ہیں۔ تاہم، انہوں نے نشاندہی کی کہ کچھ ریاستوں میں سینئر انجینئروں سمیت بہت سے ممکنہ صارفین اب بھی اس کی دستیابی سے بے خبر ہیں، جس سے سرکاری ایجنسیوں اور صنعتی شراکت داروں دونوں کی طرف سے فعال طور پر بیداری پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے۔ اس موقع پر سی ایس آئی آر۔ سینٹرل روڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (سی آر آر آئی) کے ذریعہ تیار کردہ اور اب ٹی ڈی بی کی مدد سے مارکیٹ میں متعارف کرائے جانے والے سڑک کے گڑھوں کی مرمت کے مرکب 'ایکوفکس' کے تجارتی رول آوٹ کو قابل بنانے کے معاہدے کو باضابطہ بنانے کی بھی نشاندہی کی گئی۔

پنجاب حکومت کو روزنامہ اخبار پنجاب کیسری کی اشاعت میں

رخنہ ڈالنے والے کسی بھی اقدام سے گریز کرنے کی سپریم کورٹ کی ہدایت

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے پنجاب حکومت کو روزنامہ پنجاب کیسری اخبار کی اشاعت میں رخنہ ڈالنے والی کسی بھی کارروائی سے گریز کرنے کی ہدایت دی، جس میں میڈیا گروپ نے الزام لگایا تھا کہ عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کی قیادت والی ریاستی حکومت کے ذریعہ اپنی ناموافق رپورٹنگ پر اسے منتخب طور پر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئمالیہ باغچی اور جسٹس وپل ایم پنچولی پر مشتمل بنچ نے پنجاب کیسری گروپ کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ مکل روہتگی کی عرضداشت پر سماعت کے بعد عبوری حکم جاری کیا۔ بنچ نے اپنے عبوری حکم میں کہا کہ فریقین کے حقوق کی مخالفت کیے بغیر اور فی الحال کیس کے میرٹ پر کوئی رائے ظاہر کیے بغیر، یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ پرنٹنگ پریس کا بلا تعطل جاری رہنا چاہیے، جبکہ تجارتی یونٹس کو فی الحال بند رکھا جائے۔ عدالت عظمیٰ نے واضح کیا کہ عبوری حکم اس وقت تک نافذ رہے گا جب تک پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ اس معاملے میں اپنا حکم نہیں سناتا ہے اور اس کے بعد مزید سات دنوں کی مدت تک یہ مہلت جاری رہے گی، تاکہ متاثرہ فریق سپریم کورٹ سے رجوع کر سکے۔ مسٹر روہتگی نے عرض کیا کہ گروپ کا پرنٹنگ پریس بجلی منقطع ہونے کے بعد جزوی طور پر بند کر دیا گیا تھا اور میڈیا گروپ کے ذریعہ چلائے جانے والے دو ہوٹلوں کو بھی ریگولیٹری کارروائی کے تحت بند کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ کارروائیاں حکمراں پارٹی کے خلاف شائع ہونے والی منفی خبروں کا براہ راست نتیجہ ہیں اور آزادی صحافت پر حملے کے مترادف ہیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ اخبار کی اشاعت کو روکنا جمہوریت میں ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے بنچ کو مزید مطلع کیا کہ اگرچہ پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ نے اس معاملے پر پیر کے روز طویل سماعت کر کے اپنا حکم محفوظ رکھ لیا تھا، لیکن اس نے عبوری ریلیف دینے سے انکار کر دیا ہے، جس سے گروپ کو اپنی روزانہ اشاعت میں رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے فوری طور پر سپریم کورٹ سے رجوع کرنے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے پنجاب حکومت کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر ایڈووکیٹ شاداں فراست نے یہ موقف اختیار کیا کہ آلودگی کی مبینہ خلاف ورزیوں کی وجہ سے پرنٹنگ پریس کی صرف ایک اکائی متاثر ہوئی ہے اور یہ کہ پرنٹنگ پریس کا پورا آپریشن بند نہیں کیا گیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ معاملہ پہلے ہی ہائی کورٹ کے سامنے زیر التواء ہے اور جلد ہی اس کا فیصلہ متوقع ہے۔ سماعت کے دوران، بنچ نے کسی بھی ایسی کارروائی کے جواز پر سوال اٹھایا جس سے روزنامہ اخبار کی اشاعت متاثر ہو۔ چیف جسٹس نے کہا کہ ہوٹل پر کارروائی تو ٹھیک ہے۔

بھارت کی جانب سے چین کی سرمایہ کاری پر پابندیوں میں نرمی کا امکان

پالیسی کو ہندوستان کے ترقی کے عزائم کی عکاسی کرنے کی ضرورت ہے

نئی دہلی/ 20 جنوری/ ایم این این/ ہندوستان 2020 کے بعد، چین کی طرف سے غیر ملکی سرمایہ کاری اور سرکاری خریداری پر پابندیوں پر ایک اہم نظر ثانی کرنے پر غور کر رہا ہے، جس میں قومیت کی بجائے اقتصادی اثرات کی طرف زور دیا جا رہا ہے۔ سینئر حکومتی ذرائع نے بتایا کہ اب نظام کے اندر ایک مضبوط سمجھ "ہے کہ ایسی سرمایہ کاری کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے جو ملازمتیں پیدا کرتی ہیں اور گھریلو صلاحیت کو بڑھاتی ہیں، سوائے کیلی کام، دفاع اور اسٹریٹجک انفراسٹرکچر جیسے حساس شعبوں کے۔ ایک سینئر سرکاری ذریعہ نے بتایا کہ پالیسی کو ہندوستان کے ترقی کے عزائم کی عکاسی کرنے کی ضرورت ہے۔ جو سرمایہ کاری بامعنی روزگار اور ٹیکنالوجی کی منتقلی پیدا کرتی ہے اسے اس کی خوبیوں کے مطابق سمجھا جانا چاہیے، سرمایہ کار پر نہیں۔ ذرائع نے کہا کہ قومی مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے غیر سٹریٹجک شعبوں میں زیادہ سرمایہ کو راغب کرنے کے مقصد سے پریس نوٹ 3 اور سرکاری خریداری کے اصول دونوں پر بات چیت ہوئی ہے۔ پریس نوٹ 3، جس نے ہندوستان کے ساتھ زمینی سرحدیں بانٹنے والے ممالک سے براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی جانچ پڑتال کو سخت کیا اور پیشگی منظوری کی ضرورت کو نافذ کیا، اپریل 2020 میں جغرافیائی سیاسی کشیدگی کے درمیان موقع پرست قبضے کو روکنے کے اقدامات کے ایک حصے کے طور پر متعارف کرایا گیا تھا۔ سینئر حکومتی ذریعہ نے کہا کہ اس اصول میں اب ان شعبوں میں نرمی کا امکان ہے جہاں ملکی صنعت غیر ملکی سرمائے سے فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ ہم تحفظات کو ختم کرنے کی بات نہیں کر رہے ہیں، "انہوں نے کہا، "لیکن قابل تجدید توانائی سے لے کر جدید مینوفیکچرنگ تک، ہندوستان کو سرمایہ کاری اور ٹکنالوجی کی ضرورت والے شعبوں میں کھلے پن کی پیمائش کی جا رہی ہے۔ اسی طرح، 2020 سے حکومتی معاہدوں میں چینی شرکت پر لگائی گئی خریداری کی پابندیوں میں بھی نرمی کی جا سکتی ہے۔

بھارت اور متحدہ عرب امارات کی گیس کمپنیوں کے بیچ 3 بلین ڈالر کا معاہدہ

دونوں ممالک کے درمیان گہرے اسٹریٹجک تعلقات پر زور

نئی دہلی/ 20 جنوری/ ایم این این/ متحدہ عرب امارات کی مربوط گیس پروسیسنگ اور سیلز کمپنی اے ڈی این او سی نے ہندوستان کے ہندوستان پٹرولیم کارپوریشن لمیٹڈ کے ساتھ ایک طویل مدتی فروخت اور خریداری کے معاہدے پر دستخط کرنے کا اعلان کیا ہے، جس کی مالیت 10 سال کی مدت میں تقریباً 3-2.5 بلین ڈالر ہے۔ اس معاہدے کا اعلان متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زاید النہیان کے ہندوستان کے سرکاری دورے کے دوران کیا گیا تھا، جہاں انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات کی تھی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان گہرے اسٹریٹجک تعلقات پر زور دیا گیا تھا۔ معاہدے کا تبادلہ متحدہ عرب امارات کے صنعت اور جدید ٹیکنالوجی کے وزیر ڈاکٹر سلطان احمد الجابر اور اے ڈی این او سی کے مینجنگ ڈائریکٹر اور گروپ سی ای او اور ایچ پی سی ایل کے چیئرمین اور مینجنگ ڈائریکٹر وکاس کوشل نے کیا۔ اے ڈی این او سی گیس کی چیف ایگزیکٹیو آفیسر فاطمہ النعیمی نے کہا کہ یہ معاہدہ متحدہ عرب امارات اور بھارت کے درمیان توانائی کی شراکت کی مضبوطی کو ظاہر کرتا ہے۔ ہمیں ہندوستان پیٹرولیم کارپوریشن کے ساتھ اس طویل مدتی ایل این جی سپلائی کے معاہدے پر دستخط کرنے پر خوشی ہے، جو کہ اے ڈی این او سی گیس کی عالمی طلب کو پورا کرنے کے لیے قابل اعتماد ایل این جی فراہم کرنے کے عزم کی نشاندہی کرتا ہے، جبکہ 2030 تک قدرتی گیس کو اس کے توانائی کے مرکب کے 15% تک بڑھانے کے ہندوستان کے عزائم کی حمایت کرتا ہے۔

ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان 27 جنوری تک ایف ٹی اے معاہدہ کا امکان

فریقین کی جانب سے ایک دستاویز کو اپنایا جائے گا

دہلی/ 20 جنوری/ ایم این این/ ہندوستان اور یورپی یونین ایک تاریخی آزاد تجارتی معاہدے کو حتمی شکل دینے کے قریب ہیں، جس کا رسمی اعلان 27 جنوری کو متوقع ہے، یوم جمہوریہ کی تقریبات کے ایک دن بعد جس میں یورپی یونین کی اعلیٰ قیادت بطور مہمان خصوصی شرکت کرے گی۔ ذرائع کے مطابق، 27 جنوری کو ہونے والی ہندوستان-یورپی یونین سربراہی اجلاس میں ایف ٹی اے مذاکرات کے کامیاب اختتام کا مشاہدہ کیا جائے گا۔ ایف ٹی اے مذاکرات کے اختتام کا اعلان کرنے کے لیے فریقین کی جانب سے ایک دستاویز کو اپنایا جائے گا، جس کے بعد، معاہدے کو مطلوبہ قانونی عمل اور یورپی پارلیمنٹ اور کونسل کی توثیق کے ذریعے پیش کیا جائے گا۔ دونوں فریقوں کی جانب سے سیکورٹی اور دفاعی شراکت داری کے معاہدے اور یورپی یونین میں ملازمت حاصل کرنے والے ہندوستانی پیشہ ور افراد کے لیے نقل و حرکت کو بڑھانے کے لیے ایک معاہدے پر بھی دستخط کیے جانے کا امکان ہے۔ یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا اور یورپی کمیشن کے صدر ارسولا وان ڈیر لیین، مشترکہ طور پر سربراہی اجلاس کی مشترکہ صدارت کرنے سے پہلے ہندوستان کے 77 ویں یوم جمہوریہ کی تقریبات میں مہمان خصوصی ہوں گے۔ یورپی یونین کا ایک فوجی دستہ، پہلی بار، یوم جمہوریہ کی پریڈ میں شرکت کرے گا، جو بڑھتے ہوئے دوطرفہ اسٹریٹجک تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ تجارتی معاہدہ اب تک کا سب سے بڑا معاہدہ ہوگا جس پر ہندوستان نے دستخط کیے ہیں، جس میں 27 ممالک کی یورپی یونین کے ساتھ سامان اور خدمات کا احاطہ کیا جائے گا، جو ہندوستان کے سب سے بڑے برآمدی مقامات میں سے ایک ہے۔ وزیر تجارت پیوش گوئل نے اسے گھری اہمیت کو تمام سودوں کی ماں" قرار دیا ہے۔

تمل ناڈو، کیرالہ کے چیلنج کے بعد ای ڈی کی

رٹ پٹیشن دائر کرنے پر غور کرے گا سپریم کورٹ

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے منگل کے روز اس بات پر غور کرنے سے اتفاق کیا کہ کیا انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کو ایک قانونی ادارے کی حیثیت سے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں رٹ درخواستیں دائر کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔ جسٹس دیپانکر دتہ اور جسٹس ستیش چندر شرما پر مشتمل بنچ نے کیرالہ اور تمل ناڈو حکومتوں کی جانب سے دائر اپیلوں پر ای ڈی کو نوٹس جاری کیا۔ ان اپیلوں میں کیرالہ ہائی کورٹ کے 26 ستمبر 2025 کے اس فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے، جس میں ای ڈی کو آرٹیکل 226 کے تحت رٹ دائر کرنے کا حق تسلیم کیا گیا تھا۔ کیرالہ کی جانب سے سینئر وکیل کپل سبل نے دلائل پیش کیے جبکہ تمل ناڈو کی جانب سے سینئر وکیل پی۔ ولسن اور وکرم چودھری نے اپنے دلائل پیش کیے۔ یہ تنازعہ کیرالہ ہائی کورٹ کے اُس فیصلے سے متعلق ہے جس میں سنگل بنچ کے عبوری حکم کو برقرار رکھا گیا تھا۔ اس حکم کے تحت مئی 2021 میں کیرالہ حکومت کی جانب سے کمیشن آف انکوائری ایکٹ 1952 کے تحت قائم کیے گئے ایک عدالتی کمیشن کی کارروائی پر روک لگا دی گئی تھی۔ ریٹائرڈ جسٹس وی۔ کے۔ موہن کی سربراہی میں قائم یہ کمیشن ای ڈی اور کسٹمز ڈپارٹمنٹ سمیت دیگر مرکزی ایجنسیوں پر دائر مبینہ اختیارات سے تجاوز اور سیاسی جانبداری کے الزامات کی جانچ کے لیے تشکیل دیا گیا تھا۔ یہ جانچ وزیر اعلیٰ پنرائی وجین اور دیگر ریاستی حکام کو متحدہ عرب امارات کے سونا اسمگلنگ معاملے سے جوڑنے کی کوششوں سے متعلق تھی۔

ای ڈی نے سبریمالا مندر سونے کے اسکینڈل میں کثیر ریاستی چھاپے مارے

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے کوچی زونل آفس نے منگل کو کیرالہ، تمل ناڈو اور کرناٹک میں 21 مقامات پر تلاشی کارروائیاں کیں۔ یہ چھاپے سبریمالا مندر سے متعلق سونے اور دیگر اثاثوں کے مبینہ غبن سے جڑے ہیں۔ تلاشی کا مقصد جرائم کی آمدنی کا سراغ لگانا، فائدہ اٹھانے والوں کی شناخت کرنا، مجرمانہ دستاویزات اور ڈیجیٹل ثبوت ضبط کرنا اور منی لانڈرنگ کے پورے معاملے کا پتہ لگانا ہے۔ یہ تحقیقات کیرالہ کرائم برانچ کی جانب سے درج کئی ایف آئی آرز سے شروع ہوئی ہیں۔ ان ایف آئی آرز میں ایک گہری جڑوں والی مجرمانہ سازش کا انکشاف ہوا ہے جس میں تراونکور دیوسوم بورڈ کے اہلکار، نجی افراد، دلال اور جیولرز شامل ہیں۔ عدالت کے حکم کے بعد ای ڈی نے یہ کیس منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کے تحت درج کیا۔ ای ڈی نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے انکشاف ہوا ہے کہ سونے سے مزین مقدس نوادرات کو سرکاری ریکارڈ میں جان بوجھ کر تانبے کی پلیٹیں' ظاہر کیا گیا اور 2019 سے 2025 کے درمیان غیر قانونی طور پر مندر کے احاطے سے نکالا گیا۔ سونا مبینہ طور پر کیمیائی عمل کے ذریعے چنئی اور کرناٹک کی نجی سہولتوں میں نکالا گیا۔

نفرت انگیز تقاریر کے انسداد کے لیے جامع ہدایات

کی درخواستوں پر سپریم کورٹ کا فیصلہ محفوظ

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) سپریم کورٹ نے ملک بھر میں نفرت انگیز تقاریر کے واقعات کے خلاف مؤثر کارروائی کی ہدایت دینے کی درخواستوں پر منگل کے روز اپنا فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا پر مشتمل بنچ نے درخواستوں کی سماعت کے بعد اپنا فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے تمام فریقوں کو دو ہفتے کے اندر مختصر تحریری عرضداشتیں پیش کرنے کی ہدایت دی۔ ان درخواستوں پر سماعت عدالت کی پہلے کی ہدایات کے پس منظر میں کی جا رہی ہے جن میں یہ حکم دیا گیا تھا کہ جب بھی کوئی تقریر یا طرز عمل تعزیرات ہند کی دفعہ 153A، 153B، 295A اور 505 کے تحت جرائم شمار ہو، تو حکام کو مقدمات درج کرنے اور مجرموں کے خلاف کارروائی کرنے کے لیے از خود کارروائی کرنی چاہیے، اور انہیں اس کے لیے رسمی شکایت کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ سینئر ایڈوکیٹ سدھارتھ اگروال، ایم آر شمشاد، سنجے پاریکھ، سنجے ہیگڑے اور ایڈوکیٹ نظام پاشا درخواست گزاروں کی طرف سے پیش ہوئے، جبکہ ایڈیشنل سالیسٹر جنرل ایس وی راجو اور سینئر ایڈوکیٹ ڈی ایس نائیڈو نے مدعا علیہان کی نمائندگی کی۔

دہلی میں ہوا کے معیار میں بہتری کے پیش نظر

سی اے کیو ایم نے گریپ- 4 ہٹایا

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) قومی دارالحکومت میں ایئر کوالٹی انڈیکس (اے کیو آئی) میں بہتری کے پیش نظر، کمیشن فار ایئر کوالٹی مینجمنٹ (سی اے کیو ایم) نے منگل کو دہلی-این سی آر میں گریڈڈ ریسپانس ایکشن پلان-4 (گریپ- 4) کو فوری اثر سے اٹھا لیا ہے۔ تاہم، گریپ مراحل کے تحت آلودگی پر قابو پانے کے سخت اقدامات جاری رہیں گے۔ ایک سرکاری حکم میں سی اے کیو ایم کی گریپ- 4 کی ذیلی کمیٹی نے دہلی میں اے کیو آئی میں مسلسل بہتری کے پیش نظر اور آئی آئی ٹی دہلی اور محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی)، آئی آئی ٹی ایم سہیوگ کی پیشین گوئیوں کا حوالہ دیتے ہوئے آج گریپ 4 کی پابندیوں کو واپس لینے کا اعلان کیا۔ سی اے کیو ایم نے اپنے حکم میں کہا کہ پیر کی شام سے تیز ہواؤں اور موافق موسم کی وجہ سے ہوا کے معیار میں بہتری آئی ہے اور دہلی کا اے کیو آئی آج انتہائی خراب" زمرے سے گر کر 378 پر آ گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ آنے والے دنوں میں انڈیکس اسی سطح پر رہنے کی امید ہے۔ آئی ایم ڈی اور آئی آئی ٹی ایم کی پیشین گوئیوں کے مطابق، بہتری کے رجحانات کے پیش نظر دہلی کا اوسط اے کیو آئی آنے والے دنوں میں بہت خراب" زمرے میں بھی رہ سکتا ہے۔ اس کے پیش نظر سی اے کیو ایم نے گریپ 4 کو ہٹا لیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ، اے کیو آئی شدید" زمرے کے قریب پہنچ گیا تھا جس کے پیش نظر گریپ- 4 اقدامات نافذ کیے گئے تھے اور اس کے ایک دن پہلے دارالحکومت اور اس کے آس پاس کے علاقوں میں گریپ-3 پابندیاں لگائی گئی تھیں۔

یوم جمہوریہ پریڈ میں بحریہ ملکی طاقت کا شاندار مظاہرہ کرے گی

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) ہندوستانی بحریہ یوم جمہوریہ کی پریڈ میں اپنے مارچنگ دستے، جھانکی اور بینڈ کے ذریعے روایت، خود انحصاری اور مستقبل کی تیاری کا ایک شاندار اور طاقتور امتزاج پیش کرے گی۔ دستہ کے کمانڈر لیفٹیننٹ کرن ناگیال نے کہا کہ یوم جمہوریہ کی پریڈ اتحاد کی علامت ہے، جو ملک کے بھرپور ثقافتی ورثے، تنوع، فوجی صلاحیت اور تکنیکی ترقی کو ظاہر کرتی ہے۔ ہندوستانی بحریہ کی جنگی تیاری، مربوط، آتم نربھر فورس، وکست اور سمردھ بھارت کے لئے سمندروں کی حفاظت' کے وژن کو مدنظر رکھتے ہوئے یوم جمہوریہ کی پریڈ اور بیٹنگ دی ریٹریٹ تقریب میں حصہ لینے والے تمام عناصر قومی سلامتی کے لیے بحریہ کے عزم کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس سال ہندوستانی بحریہ کا مارچ کرنے والا دستہ 144 جوان بحری اہلکاروں پر مشتمل ہوگا، جو تاریخی کرتویہ پتھ پر کاندھے سے کاندھا ملا کر مارچ کرے گا، جو بحریہ کو ایک ترقی پسند اور مضبوط سمندری قوت کے طور پر ظاہر کرتا ہے۔ یہ دستہ ایک چھوٹے ہندوستان کی نمائندگی کرتا ہے، جس میں مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے کشتی بان شامل ہوتے ہیں۔ 25 سال کی اوسط عمر کے ساتھ اہلکاروں کو پوری ہندوستانی بحریہ سے منتخب کیا گیا ہے اور انہوں نے پریڈ کے لیے دو ماہ سے زیادہ کی خصوصی تربیت حاصل کی ہے۔ دستے کی قیادت لیفٹیننٹ کرن ناگیال بطور دستہ کمانڈر کریں گے، جس میں لیفٹیننٹ پون کمار گاندھی، لیفٹیننٹ پریتی کماری اور لیفٹیننٹ ورون ڈریوریا پلاٹون کمانڈروں کے طور پر خدمات انجام دیں گے۔ قومی مفادات کے تحفظ کے ساتھ یوم جمہوریہ پریڈ 2026 کے لیے ہندوستانی بحریہ کی جھانکی ایک مضبوط قوم کے لیے ایک مضبوط بحریہ کے تھیم کی ایک واضح عکاسی پیش کرتی ہے۔ جھانکی میں 5 ویں صدی عیسوی کے ایک جہاز کو دکھایا گیا ہے، جسے اب آئی این ایس وی کونڈنیہ کا نام دیا گیا ہے، مراٹھا بحریہ کے گورب کلاس جہاز اور فرنٹ لائن دیسی پلیٹ فارم سمیت طیارہ بردار بحری جہاز آئی این ایس وکرانت، پروجیکٹ 17 اے نیل گیری کلاس اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس ہمگیری اور آئی این ایس ادیگیری، ایک کلوری کلاس آبدوز اور جی ایس اے ٹی-7 آر (پروجیکٹ روہنی) مواصلاتی سیٹلائٹ شامل ہیں۔ اس جھانکی میں آئی این ایس وی تارینی کے ذریعے ناویکا ساگر پریکرما II- مہم کے حصے کے طور پر اپنائے گئے دنیا بھر کے سمندری راستے کو بھی دکھایا گیا ہے۔ بحری اہلکاروں کے علاوہ سی کیڈٹس کور کے نوجوان کیڈٹس، جو کہ ممبئی میں نوجوانوں کو بنیادی سمندری مہارتیں فراہم کرنے والی ایک غیر سرکاری تنظیم ہے۔

شیئر بازاروں میں مسلسل دوسرے دن گراوٹ

ممبئی، 20 جنوری (یو این آئی) عالمی سطح پر بڑھتے تجارتی تناؤ کے درمیان منگل کو گھریلو شیئر بازاروں میں ابتدائی کاروبار میں فروخت کا دباؤ غالب رہا۔ بی ایس ای کا 30 حصص والا حساس اشاریہ سینسیکس 38.80 پوائنٹ گر کر 83,207.38 پوائنٹ پر کھلا۔ خبر لکھے جانے کے وقت یہ گزشتہ کاروباری دن کے مقابلے میں 341.10 پوائنٹ (0.41 فیصد) نیچے 82,905.08 پوائنٹ پر تھا۔ اسی طرح نیشنل اسٹاک ایکسچینج کا نفٹی-50 اشاریہ 5.20 پوائنٹ ٹوٹ کر 25,580.30 پوائنٹ پر کھلا۔ خبر لکھے جانے کے وقت یہ بھی 128.25 پوائنٹ یعنی 0.50 فیصد کی گراوٹ کے ساتھ 25,457.25 پوائنٹ پر رہا۔ اس سے پہلے، پیر کو بھی بازار میں گراوٹ رہی تھی۔ درمیانی اور چھوٹی کمپنیوں پر آج دباؤ زیادہ ہے۔ تمام شعبوں کے اشاریے فی الحال سرخ نشان میں ہیں۔ آئی ٹی، آٹو، فارما، ریئلٹی، صحت، پائیدار صارفین کی مصنوعات، تیل و گیس اور کیمیکل گروپوں کی کمپنیوں میں زیادہ فروخت دیکھی گئی۔

10 فروری کے بعد بھی کوئی پرواز منسوخ نہیں ہوگی، انڈیگو نے ڈی جی سی اے کو بتایا

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) عملے کی تعیناتی میں بد انتظامی' کی وجہ سے گزشتہ سال دسمبر کے پہلے ہفتے میں بڑی تعداد میں پروازیں منسوخ کرنے والی نجی ایئر لائن انڈیگو نے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) کو بتایا کہ اس کے پاس 10 فروری تک کافی تعداد میں پائلٹس دستیاب ہوں گے اور 10 فروری کے بعد پروازیں منسوخ نہیں ہوں گی۔ ڈی جی سی اے میں آخری ہفتہ وار میٹنگ کے دوران، انڈیگو نے پیر کو مطلع کیا کہ پروازوں کی موجودہ منظور تعداد کے لیے ڈی جی سی اے کی فلائٹ ڈیوٹی سے متعلق چھوٹ واپس لینے کے باوجود 10 فروری کو پائلٹوں کی دستیابی کے پیش نظر پروازیں منسوخ نہیں ہوں گی۔ اس نے بتایا ہے کہ 10 فروری کو اس کے پاس ایئر بس کے 2,400 کمانڈ پائلٹ ہوں گے۔

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور شعبہ تعلیم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی

کے اشتراک سے چار روزہ ورکشاپ کا افتتاح

علی گڑھ، 20 جنوری (یو این آئی) قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان اور شعبہ تعلیم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اشتراک سے سماجی علوم کے اردو میڈیم اساتذہ کے لیے چار روزہ ٹیچر ٹریننگ ورکشاپ کا افتتاح آج عمل میں آیا۔ آج یہاں جاری ایک ریلیز کے مطابق افتتاحی پروگرام کی صدارت سابق کارگزار شیخ الجامعہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پروفیسر محمد گلریز نے کی۔ صدارتی کلمات پیش کرتے ہوئے پروفیسر محمد گلریز نے ورکشاپ کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس نوعیت کی ورکشاپس اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت اور ان کی تدریسی مہارتوں میں اضافہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شعبہ تعلیم، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں وقتاً فوقتاً ورکشاپس منعقد ہوتے رہتے ہیں، لیکن قومی اردو کونسل کے تعاون سے منعقد ہونے والی اس ورکشاپ کی نوعیت منفرد ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ قومی اردو کونسل اردو زبان و ادب کے فروغ میں نہایت اہم اور قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ ڈاکٹر شمع کوثر یزدانی (اے ڈی اکیڈمک، این سی پی یو ایل) نے کہا کہ قومی اردو کونسل کا بنیادی مقصد اردو زبان کے فروغ کے ساتھ ساتھ اسکول اور کالج کے طلبہ کو اردو کی طرف متوجہ کرنا اور ان کی علمی و تدریسی رہنمائی کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردو اساتذہ کی تدریسی صلاحیتوں کو نکھارنے اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں بھی کونسل سرگرم کردار ادا کر رہی ہے۔ مہمانِ اعزازی پروفیسر عبدالرحیم قدوائی نے کہا کہ جب سے قومی اردو کونسل کی ذمہ داری ڈاکٹر شمس اقبال نے سنبھالی ہے، تب سے وہ اردو زبان کے فروغ اور اسے گھر گھر پہنچانے کے لیے مسلسل سرگرم ہیں۔

ہندوستان اور یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے

پر دستخط کے قریب: یورپی کمیشن کی صدر

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لیین نے منگل کے روز کہا کہ ہندوستان اور یورپی یونین (ای یو) آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) پر دستخط کے قریب ہیں اور یہ اب تک کا سب سے بڑا معاہدہ ہوگا۔ محترمہ لیین نے منگل کے روز داووس میں عالمی اقتصادی فورم (ڈبلیو ای ایف) سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ داووس کے بعد آئندہ ہفتے کے اختتام پر وہ ہندوستان کا دورہ کریں گی، تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ ابھی کچھ کام باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اور داووس کے فوراً بعد اگلے ہفتے کے اختتام پر میں ہندوستان کا دورہ کروں گی۔ ابھی کچھ کام باقی ہے، لیکن ہم ایک تاریخی تجارتی معاہدے کے بالکل قریب ہیں۔ درحقیقت بعض لوگ اسے تمام معاہدوں کی ماں قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاہدہ دو ارب لوگوں پر مشتمل ایک آزاد منڈی تشکیل دے گا اور اس میں شامل فریقین عالمی مجموعی گھریلو پیداوار میں تقریباً ایک چوتھائی حصہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس سے یورپ کو دنیا کے سب سے تیزی سے ترقی کرنے والے اور متحرک خطوں میں سے ایک (بھارت) کے ساتھ پہلے معاہدہ کرنے کا فائدہ حاصل ہوگا۔ یورپی کمیشن کی صدر نے کہا کہ یورپ موجودہ دور میں معاشی ترقی کے مراکز اور اس صدی کی اقتصادی طاقتوں کے ساتھ تجارت کرنا چاہتا ہے، جن میں لاطینی امریکہ سے لے کر ہند-بحرالکاہل اور اس سے آگے کے خطے شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپی یونین آسٹریلیا کے ساتھ ایک نئے آزاد تجارتی معاہدے کے لیے مذاکرات کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ یورپی یونین فلپائنز، ملائیشیا، انڈونیشیا اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے ساتھ بھی معاہدوں کی سمت پیش رفت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یورپ دنیا کا انتخاب کرے گا اور دنیا بھی یورپ کو منتخب کرنے کے لیے تیار ہے۔ یورپی کونسل کے صدر انتونیو کوسٹا اور ارسولا وان ڈیر لیین اس سال یوم جمہوریہ کی تقریبات میں مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ اس کے بعد وہ 27 جنوری کو وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ مشترکہ طور پر ہندوستان-یورپی سربراہ اجلاس کی صدارت کریں گے۔ اس دوران آزاد تجارتی معاہدے پر دستخط کیے جانے کا امکان ہے۔

جیوتر آدتیہ ایم سندھیا نے بی ایس این ایل کی تیسری سہ ماہی کی کارکردگی کا جائزہ لیا

نئی دہلی/ 20 جنوری/ ایم این این/ شمال مشرقی خطے کے مواصلات اور ترقی کے مرکزی وزیر جناب جیوتر آدتیہ ایم سندھیا نے آج نئی دلی میں بھارت سنچار نگم لمیٹڈ (بی ایس این ایل) کی سہ ماہی (26-2025) کلیدی جائزہ اور منصوبہ بندی میٹنگ کی صدارت کی۔ اس موقع پر دیہی ترقیات اور مواصلات کے وزیر مملکت ڈاکٹر چندر شیکھر پیماسانی، سکریٹری (ٹیلی مواصلات) جناب امیت اگروال، ایڈیشنل سکریٹری جناب گلزار نٹراجن، محکمہ ٹیلی مواصلات (ڈی او ٹی) کے سینئر افسران اور سی ایم ڈی بی ایس این ایل جناب اے رابرٹ جے روی، بورڈ آف ڈائریکٹرز اور ملک بھر سے چیف جنرل مینیجرز (سی جی ایم) موجود تھے۔ یہ میٹنگ وگیان بھون، نئی دلی میں بی ایس این ایل کی سہ ماہی کی کارکردگی اور کلیدی کیو او ایس پیرامیٹرز کا جامع جائزہ لینے کے سلسلے میں منعقد ہوئی۔ مرکزی وزیر جناب جیوتر آدتیہ ایم سندھیا نے بی ایس این ایل کے موبائل کسٹمر بیس اور اے آر پی یو کو بڑھانے، کیو او ایس پیرامیٹرز کی بہتری اور آمدنی کے اہداف کے حصول پر توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ میٹنگ کے دوران تمام سروس ورٹیکلز میں ریونیو کے اہداف کے حصول کا ایک تفصیلی، دائرہ وار جائزہ لیا گیا۔ انفرادی حلقوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا، جس میں بہترین طریقوں کی نشاندہی کرنے اور آمدنی میں مسلسل اضافے کو یقینی بنانے کے لیے خلا کو دور کرنے پر توجہ دی گئی۔ موبائل کسٹمر بیس میں اجافے اور موبائل زمرے میں بی ایس این ایل کی موجودگی کو مستحکم کرنے کے اقدامات پر خصوصی زور دیا گیا۔ آپریشنل پیش رفت کو اجاگر کرتے ہوئے مرکزی وزیر نے کہا کہ اگرچہ کچھ حلقوں نے موبائل صارفین کی تعداد میں قابل تعریف اضافہ ظاہر کیا ہے، لیکن دوسرے حلقوں کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

امریکی تاریخ میں پہلی مسلم خاتون نائب گورنر غزالہ ہاشمی نے قرآن پاک پر عہدے کا حلف لیا

واشنگٹن، 20 جنوری (یو این آئی) امریکہ میں نئی تاریخ رقم ہوگئی، پہلی مسلم خاتون نائب گورنر غزالہ ہاشمی نے قرآن پاک پر عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ ریاست کی تاریخ میں پہلی بار گورنر کا عہدہ بھی خاتون رہنما ابیی گیل نے سنبھال لیا۔ ورجینیا کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ اٹارنی جنرل کا عہدہ سیاہ فام جے جونز نے سنبھالا، سابق رکن کانگریس ابیی گیل اسپین برجر گورنر بنی ہیں اور لیفٹیننٹ گورنر کے عہدے پر غزالہ ہاشمی نے قرآن پاک پر عہدے کا حلف لیا۔ غزالہ ہاشمی ریاست کی بھی پہلی نائب گورنر خاتون ہیں، حلف برداری کے موقع پر انٹرفیتھ پریئر بریک فاسٹ کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں امام شریف نے دعا کرائی۔ اس موقع پر سینیٹر صدام ازلان سلیم اور سینیٹر کنعان بھی موجود تھے

جبکہ ایڈمز اسکاؤٹنگ امریکہ اور گرلز اسکاؤٹس نے اس موقع پر پریڈ میں حصہ لیا جس کی قیادت رضوان جاکا، احسن اللہ، پٹھنی رشید اور دیگر نے کی۔ اس موقع پر رضوان جاکا نے توقع ظاہر کی کہ ریاست میں اتحاد اور تنوع کو فروغ ملے گا۔ ریاستی گورنر کے ایشین امریکن ایڈوائزری بورڈ کے چیئر منصور قریشی نے اس موقع پر توقع ظاہر کی کہ نہ صرف گورنر اور لیفٹیننٹ گورنر بلکہ پوری کابینہ ورجینیا میں بلاتفریق عوام بالخصوص جنوب ایشیائی کمیونٹی کی خدمت کرے گی۔

'بیوی کو قتل کیا ہے مگر مجرم نہیں'، ہندوستانی شخص کی آسٹریلوی عدالت میں انوکھی منطق

ایڈیلیڈ، 20 جنوری (یو این آئی) آسٹریلیا کے شہر ایڈیلیڈ میں ہندوستانی نژاد شخص وکرانت ٹھاکر نے عدالت میں بیوی سپریا ٹھاکر کا اپنے ہاتھوں ہلاکت کا اعتراف کرتے ہوئے قتل کے الزام سے انکار کردیا، ملزم نے عدالت کو بتایا کہ وہ قتل نہیں بلکہ غیر ارادی طور پر پیش آنے والے ایک حادثے کا قصوروار ہے۔ بھارتی نژاد 42 سالہ وکرانت ٹھاکر رواں ماہ دوسری بار ایڈیلیڈ مجسٹریٹس کورٹ میں پیش ہوا۔ اس پر دسمبر میں اپنی 36 سالہ اہلیہ سپریا ٹھاکر کے قتل کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ وکیل کی جانب سے مشورہ ملنے پر ملزم نے عدالت میں کہا کہ میں غیر ارادی قتل کا اعتراف کرتا ہوں، مگر قتل کا مجرم نہیں ہوں۔' ہندوستانی میڈیا کے مطابق 21 دسمبر کو ایڈیلیڈ کے شمالی مضافات میں واقع ایک گھر سے ایمرجنسی کال موصول ہوئی تھی جہاں پولیس کے پہنچنے پر سپریا ٹھاکر کو بے ہوش حالت میں پایا گیا تھا۔ پولیس نے سی پی آر کی کوشش کی مگر وہ جانبر نہ ہوسکی۔ کیس پر ابتدائی سماعت گزشتہ ماہ کی 22 تاریخ کو ہوئی تھی جس میں ملزم نے ضمانت کی درخواست نہیں دی تھی۔ مقتولہ اور ملزم کے دوستوں اور کمیونٹی ارکان نے ان کے تنہا رہ جانے والے کمسن بیٹے کی مدد کے لیے فنڈ ریزر شروع کردیا ہے۔ دوستوں کے مطابق سپریا ایک محنتی اور شفیق ماں تھی جو اپنے بیٹے کے بہتر مستقبل کے لیے دن

رات کام کرتی تھی اور نرس بننے کی خواہش رکھتی تھی۔

زیادہ پروٹین والی غذا ہڈیوں کے لیے نتائج

دبئی، 20 جنوری (یو این آئی) پروٹین ہڈیوں کی صحت کو برقرار رکھنے میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہے، لیکن اس کا اثر عمر اور روزانہ کی کھپت کی مقدار پر منحصر ہوتا ہے۔ حالیہ صحت کی رپورٹس کے مطابق پروٹین کا کردار صرف عضلات بنانے تک محدود نہیں، بلکہ یہ ہڈیوں کی تشکیل اور ان کی کثافت کو برقرار رکھنے میں بھی ایک اہم جزو ہے، بشرطیکہ اسے مطلوبہ حد میں اور متوازن غذائی نظام کے تحت استعمال کیا جائے۔ ویری ویل ہیلتھ (Verywell Health) کی شائع کردہ صحت کی معلومات کے مطابق پروٹین ہڈیوں کے کل وزن کا تقریباً 33 فیصد اور حجم کا 50 فیصد حصہ بناتا ہے، جو اسے ہڈیوں کی مضبوطی کے لیے ناگزیر عنصر بناتا ہے۔ پروٹین ہڈیوں کی صحت میں کئی طریقوں سے مددگار ہے، جن میں سب سے اہم ہیں: انسولین نما گروتھ فیکٹر (IGF-1) کے اخراج کو بڑھانا، جو ہڈیوں کی نشوونما اور کثافت کو بڑھانے میں اہم ہارمون ہے۔ کیلشیم کے جذب میں اضافہ کرنا، جو ہڈیوں کی سختی کے لیے بنیادی معدنی عنصر ہے۔ عمر بڑھنے کے ساتھ ہڈیوں کی کمزوری کو کم کرنا اور ہڈیوں کے وزن کے نقصان کو روکنا۔ پروٹین کا اثر صرف ہڈیوں تک محدود نہیں رہتا، بلکہ یہ عضلات کو مضبوط کرنے میں بھی مدد دیتا ہے، جس سے توازن اور

حرکت میں بہتری آتی ہے اور خاص طور پر بزرگوں میں گرنے اور ہڈی ٹوٹنے کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ ہڈیوں کے لیے پروٹین کی اہمیت عمر کے مختلف مراحل میں مختلف ہوتی ہے۔ بچپن اور نوعمری (adolescence): اس دوران پروٹین کا استعمال ہڈیوں کی تیز نمو اور مضبوط ہڈیوں کی تشکیل کے لیے ضروری ہے، جو زندگی بھر فائدہ مند رہتی ہیں۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ اس مرحلے میں پروٹین کی کمی مستقبل میں ہڈیوں کی صحت پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ صحت مند بالغ افراد: اس عمر میں ہڈیوں کی صحت بنیادی طور پر روزانہ کی تجویز کردہ مقدار میں پروٹین لینے سے جڑی ہے اور زیادہ پروٹین لینے سے ہڈیوں پر اضافی واضح فائدہ نہیں ہوتا۔ بزرگ افراد خصوصاً خواتین میں مینوپاز کے بعد: اس عمر میں پروٹین کی اہمیت دوبارہ بڑھ جاتی ہے، کیونکہ ہڈیوں کی کمزوری اور ٹوٹ پھوٹ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ حیوانی پروٹین اور سویابین پر مبنی پودے کا پروٹین ہڈیوں کی صحت پر تقریباً برابر اثر رکھتے ہیں۔ حیوانی پروٹین آسانی سے جذب ہو جاتا ہے اور ہڈیوں کے لیے اہم اجزاء جیسے کیلشیم اور وٹامن ڈی سے بھرپور ہوتا ہے۔ پودے کا پروٹین اضافی صحت کے فوائد فراہم کرتا ہے، جیسے ریشے (fiber) اور صحت مند چکنائیاں (healthy fats) لیکن بعض ہڈیوں کے لیے ضروری عناصر کی مقدار اس میں کم ہو سکتی ہے۔ ماہرین مشورہ دیتے ہیں کہ پودے اور حیوانی دونوں قسم کے پروٹین کو ساتھ استعمال کیا جائے، ساتھ میں جسمانی سرگرمی، کافی کیلشیم اور وٹامن ڈی حاصل کی جائیں، تاکہ ہڈیوں کی صحت کے لیے بہترین نتائج مل سکیں۔ مطالعے کے نتائج سے معلوم ہوا ہے کہ بالغ افراد کے لیے روزانہ کی تجویز کردہ پروٹین کی مقدار کافی ہے اور انہیں اعلیٰ پروٹین والی خوراک کی ضرورت نہیں۔ تاہم بزرگ افراد یا ہڈیوں کی کمزوری (osteoporosis) والے افراد کے لیے پروٹین کی زیادہ مقدار اگر کیلشیم کے ساتھ لی جائے، تو ہڈیوں کے نقصان کو سست کر سکتی ہے اور ہڈی ٹوٹنے کے خطرے کو کم کر سکتی ہے۔ آخر میں غذائی توازن سب سے اہم ہے، کیونکہ پروٹین اپنے آپ میں مکمل نہیں، بلکہ ہڈیوں کی صحت کے لیے تمام غذائی عناصر کے ساتھ ایک مربوط نظام کے طور پر کام کرتا ہے۔

اوپن اے آئی کی مالی مشکلات: 18 ماہ میں دیوالیہ ہونے کی پیشگوئی

نیویارک/۲۰ جنوری/ (آفاق نیوز ڈیسک) مشہور اخبار نیویارک ٹائمز کے ایک کالم نگار نے پیشگوئی کی ہے کہ ٹیکنالوجی کمپنی اوپن اے آئی آئندہ 18 ماہ میں دیوالیہ ہوجائے گی۔ گزشتہ برس کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ 2025 میں کمپنی 8 بلین ڈالر تک خرچ کردے گی اور یہ رقم 2028 تک بڑھ کر 40 بلین ڈالر تک ہوجائے گی۔ کمپنی نے اپنی پیشگوئی میں کہا تھا کہ 2030 تک وہ منافع بخش ہو جائے گی، لیکن ایسا ہونا مشکل دکھائی دیتا ہے۔ سام آلٹمن کی کمپنی نے ڈیٹا سینٹرز پر 1.4 ٹریلین ڈالر خرچ کرنے کی منصوبہ بندی کی ہے۔ کونسل آن فارن ریلیشنز کے ماہر اقتصادیات سبسٹین مالابی نے اس متعلق کہا کہ اگر اوپن اے آئی اپنے مبالغے پر مبنی وعدوں پر نظر دوڑائے اور دوسروں کو اپنے زیادہ قیمت والے حصص سے پیسے دے تو بھی اس کے لیے مالیاتی خلا کو عبور کرنا ایک چیلنج ہوگا۔ سبسٹین مالابی اکیلے نہیں جو یہ سوچتے ہیں بلکہ بین اینڈ کمپنی

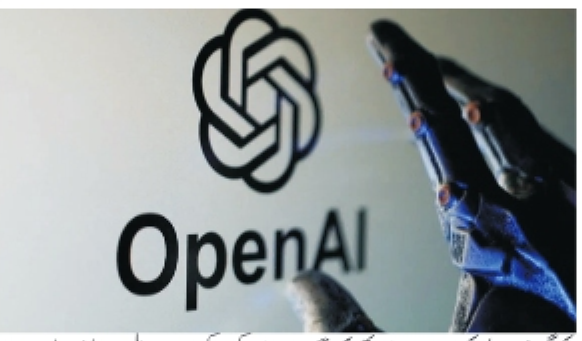

کی گزشتہ سال کی رپورٹ میں بھی کہا گیا تھا کہ بہترین حالات میں بھی اس صنعت میں کم از کم 800 بلین ڈالر کا مالی بحران موجود ہے۔

برطانیہ میں کم عمر جوڑے کا نکاح پڑھانے والے امام کو 15 ہفتے قید کی سزا

لندن، 20 جنوری (یو این آئی) برطانیہ میں کم عمر جوڑے کا نکاح پڑھانے والے امام کو سزا سنادی گئی ہے۔ اے آر وائی نیوز کے مطابق برطانیہ میں کم عمری کی شادی پر پابندی کے قانون کے تحت پہلا فیصلہ آیا ہے، نارتھمپٹن کی مسجد میں کم عمر جوڑے کا نکاح پڑھانے والے امام کو سزا سنائی گئی ہے۔ 52 سالہ اشرف عثمانی نے دو 16 سالہ بچوں کا نکاح پڑھایا تھا۔ اشرف عثمانی نامی امام مسجد نے نارتھمپٹن کراؤن کورٹ کو بتایا کہ انھیں علم نہیں تھا کہ نکاح پڑھانے کی تاریخ سے نو ماہ قبل انگلینڈ میں شادی کی

کم از کم عمر 18 سال کردی گئی تھی۔ کیس حفاظتی خدشات کے بعد نارتھمپٹن شائر پولیس کے سامنے آیا، پراسیکیوشن نے بچوں کی شادی کرانے کے 2 الزامات عائد کیے، اشرف عثمانی نے عدالت میں جرم کا اعتراف کیا جس کے بعد انہیں 15 ہفتے قید کی سزا سنائی گئی جو ایک سال کے لیے معطل کردی گئی ہے تاہم کسی بھی غیر قانونی سرگرمی کی صورت میں جیل پہنچایا جائے گا۔ عدالت نے 150 پاؤنڈ عدالتی اخراجات اور وکٹم سرچارج کا بھی حکم دیا، عدالت نے متاثرین کی شناخت کو زندگی بھر کے لیے خفیہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔ واضح رہے کہ نیا قانون فروری 2023 میں نافذ ہوا، تب سے 18 سال سے کم عمر میں شادی غیر قانونی ہے، والدین کی اجازت کے باوجود بھی 16 اور 17 سال کے افراد کی شادی ممنوع قرار دی گئی ہے۔

'میک امریکہ گو اوے': گرین لینڈ کے حامی مظاہرین نے ٹرمپ کے نعرے کا مذاق بنا دیا

کوپن ہیگن، 20 جنوری (یو این آئی) ڈونالڈ ٹرمپ کی ماگا (میک امریکہ گریٹ اگین) نعرے والی مشہور ٹوپیوں کی نقل کردہ سرخ بیس بال کیپس ڈینش اور گرین لینڈ کی مخالفت کی علامت بن گئی ہیں جو امریکی صدر کی جانب سے منجمد علاقے پر قبضہ کرنے کی دھمکی کے جواب میں ہے۔ میک امریکہ گو اوے "کے الفاظ والی ٹوپیاں جو ٹرمپ کے میک امریکہ گریٹ اگین" کے نعرے کی مزاحیہ نقل ہیں، کئی اقسام نے سوشل میڈیا اور عوامی مظاہروں میں مقبولیت حاصل کی ہے۔ ان میں ڈنمارک کے دارالحکومت میں ہفتے کے آخر میں شدید سرد موسم میں منعقدہ ایک مظاہرہ بھی شامل ہے۔ برفانی خطوں کے دفاع کی ضرورت کا حوالہ دیتے ہوئے یورپی حکومتیں ڈنمارک کی پشت پناہی اور اس بات سے خبردار کر رہی ہیں کہ گرین لینڈ کے خلاف خطرات مغربی سلامتی کے لیے نقصان دہ ہیں۔ تاہم مظاہرین نے سفارتی کم اور مزاحیہ انداز زیادہ اپنایا۔ میں گرین لینڈ کے لیے اپنی حمایت ظاہر کرنا چاہتا ہوں اور یہ بھی کہ میں امریکہ کے صدر کو پسند نہیں کرتا، " کوپن ہیگن کے 76 سالہ رہائشی لارس ہرماسین نے کہا جو ہفتے کے روز ایک احتجاج میں سرخ ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ طنزیہ ٹوپیاں کوپن ہیگن میں قدیم ملبوسات کی دکان کے مالک جیسپر رابی ٹونیسن نے بنائیں۔ حال ہی میں گرین لینڈ پر ٹرمپ انتظامیہ کی شدید بیان بازی سے قبل ابتدائی بیچز گزشتہ سال ناکام ہو گئے تھے۔ اب یہ ہر طرف سامنے آ رہی ہیں۔ جب امریکہ سے ایک وفد گرین لینڈ گیا تو ہمیں یہ احساس ہونے لگا کہ یہ غالباً مذاق نہیں تھا - یہ ریئلٹی ٹی وی نہیں، واقعی حقیقت ہے۔ تو میں نے کہا، ٹھیک ہے، میں اس سلسلے میں کیا کر سکتا ہوں؟" کیا میں ایک اچھے پیغام کے ساتھ مزاحیہ انداز میں بات اور ملک کے باشندوں کو متحد کر کے یہ ظاہر کر سکتا ہوں کہ ڈینش لوگ گرین لینڈ کے لوگوں کی حمایت کرتے ہیں؟" 58 سالہ ٹونیسن نے کہا۔ ٹوپیوں کی طلب میں اچانک اضافہ ہوا اور یہ ایک ہفتے کے آخر میں تیزی سے فروخت ہو گئیں۔ ٹونیسن نے کہا، انہوں نے اب کئی ہزار" کا آرڈر دیا ہے۔

PUBLIC NOTICE

It is information of general public that I have applied for the Date of Birth Certificate namely Sartaj Ahmad Naikoo, Date of Birth is 18-04-1989. If anybody having any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the Block Development Officer Mattan, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Sartaj Ahmad Naikoo
S/O GhMohdNaikoo
R/O RakhChandiporaAnantnag JNA7780878931

سانحہ ارتحال

یہ اخبر انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ دی جاتی ہے کہ اہلیہ مرحوم سید محمد رشید بیہقی ساکنہ خانواری زالڈگر سرینگر 20 جنوری 2026ء بروز منگلوار بمطابق 30 ماہ رجب المرجب 1447ھ کو رحلت کر گئیں۔۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے، مرحومہ کی اجتماعی فاتحہ خوانی 23 جنوری 2026ء بروز جمعتہ المبارک ان کے آبائی مقبرہ (مقبرہ بیہقی) واقع خانواری زالڈگر سرینگر میں بعد از نماز جمعہ 2.30 بجے انجام دی جائے گی۔

سوگواران: سید غلام محمد بیہقی، سید اشتیاق احمد بیہقی،
سید امجد علی بیہقی، سید عبدل ناصر بیہقی
فون نمبر 7006819351

PUBLIC NOTICE

In my driving Licence no JK0120130077844 my Date of birth is wrongly mentioned as 6-01-1984 while the correct date of birth is 17-02-1982. Now i need to correct the same. Anyone having any objection may submit the same to the RTO office Srinagar within seven days from the date of publication of this notice. No objection will be entertained after the said date. Shabir Ahmad Bhat

S/o Ghulam Mohammad Bhat
R/o: Choncha Faqir Kreshbal Srinagar

PUBLIC NOTICE

It is hearby informed to General Public that my name & D.O.B has been wrongly mentioned in my adhar card as Syed Shafeeqa instead of Shafiqa Akhter + D.OB as 30/7/1947 instead of 30/7/1945, as such I am applying for Change in my adhar card. If any body having any objection may file same in the adhar Centre Srinagar | Jammu within a period of 7 days. Thereafter no objection will be entertained .

From! Shafiqa Akhter
W/o Syed Siraj-ud-din
R/o Sanat nagar Budshah colony. Srinagar
Adhar Card No. 994760955894

PUBLIC NOTICE

It is information of general public that I have applied for the Date of Birth Certificate namely NEELOFAR JAN, Date of Birth is 05-03-2001 at Home. If anybody having any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the Municipal Committee Aishmuqam, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Neelofar Jan
D/O MohdShafiBhat
R/O AishmuqamAnantnag JNA7780878931

PUBLIC NOTICE

My Ward's Name in Date of Birth Certificate has been wrongly entered as BABAR TARIQ NAIKOO while my Ward's correct Name is MOHD MUHTASHAM TARIQ NAIKOO. Now I want the same to be corrected if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the Municipal Council Anantnag, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Tariq Ahmad Naikoo
F/O MohdMuhtasham Tariq Naikoo
R/O ThamanKootVeerinagAnantnag JNA7780878931

PUBLIC NOTICE

It is for the information of general public that I TowqeerMadni S/O Abdul GaniTaray R/O AnzwalaAnantnag I have applied for D Class Contractor Card. If anybody having any kind of objection in this regard He/she may object his objection in the super intending Engineer, R and B Circle Anantnag/Kulgam HQ KhanabalAnantnag, within Seven days from the date of issuance of this notice. After that no objection will entertained.

TowqeerMadni
S/O Abdul GaniTaray
R/O AnzwalaAnantnag JNA7780878931

PUBLIC NOTICE

My Ward's Name in Date of Birth Certificate has been wrongly entered as ADIL MUSHTAQ while my Ward's correct Name is IMAD MUSHTAQ. Now I want the same to be corrected if anybody has any objection in this regard He/ She may file his /her objection in the Office of the Municipal Council Anantnag, within a period of seven (7) days from the date of publication of this notice. After that no objection shall be entertained.

Mushtaq Ahmad Bhat
F/O Imad Mushtaq
R/O Batapora Marhama Bijbehara Anantnag JNA7780878931

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER PWD (R&B) DIVISION BANDIPORA.

Dasti Quotation Notice

For and on Behalf of the Lt. Governor of Jammu & Kashmir UT, DastiQuotation for:-Illumination /beautification /Decoration (Zool) Tiranga Color pattern of office building of R&B Division Bandipora/PMGSY Division Bandipora /PWD R&B Circle Bandipora/ R&B Sub Division Bandipora/ R&B Sub Division Aloosaincluding allied infrastructure on the Eve of Republic Day 26th January 2026 w.e.f 24-01-2026 to 27-01-2026.

The quotation shall be addressed to Executive Engineer PWD (R&B) Division Bandipora and should reach by registered post or by hand on or before 23-01-2026up-to 2:00PM.

The Substandard items if found shall be rejected at the risk and cost of Agency.

The Agency should quote his rates inclusive of all taxes.

All other terms and conditions shall be same as in vogue in PWD.

Sd/-
Executive Engineer
R&B Division Bandipora

No. EE/R&B/Bpr/7617-18 Dated:-20-01-2026.
DIPK No:-10225-25 Dated 20-1-2026

Government of Jammu & Kashmir

OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER (R&B) DIVISION PATTAN.

FRESH NOTICE INVITING E-TENDER

Fresh NIT No: 79 /R&B of 2025-26 4047-53 Dated: 19.01.2026

For and on behalf of the Lt. Governor, UT J&K, e-tenders (In single cover system) are invited on Percentage basis from approved and eligible Contractors registered with J&K Govt., CPWD, Railways and other State/Central Governments for the following works:-

S.No	Name of Work	Adv.Cost (Rs. In Lacs)	Cost of T/Doc. (In Rupees)	Earnest money (In Rupees)	Time of completion	M.H of Account	Class of Contractor	Projecting Authority
1	Development of Gani Kashmiri ladies park within HSS school Pattan by way of landscaping and providing of 20 no's of Iron benches inside the Gani Kashmiri Ladies Park	4.00 lacs	200/-	8000/-	45 days	CDF	DEE	District Development Commissioner

Position Of AAA: Accorded
Position of T.S: Accorded

1. The Bidding documents Consisting of qualifying information, eligibility criteria, specifications, Drawings, bill of quantities (B.O.Q),Set of terms and conditions of contract and other details can be viewed/downloaded from the departmental website www jktenders.gov.in as per schedule of dates given below -

1	Date of Issue of Tender Notice	19.01.2026
2	Period of downloading of bidding documents	20.01.2026
3	Bid submission Start Date	20.01.2026
4	Bid Submission End Date	27.01.2026 4:00 PM
5	Date & time of opening of Bids (Online)	2 8.01.2026 11:00 AM Office of The Executive Engineer RnB Division Pattan

2. Bids must be accompanied with cost of Tender document in shape of Treasury Challan name of work to be deposited in M.H. 0059 in favour of Executive Engineer R&B Division Pattan (tender inviting authority) Falling under thee Competence of under sign.
3. All the bidders must upload Earnest money /Bid security equal to 2% of advertised cost in the shape of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer R&B Division Pattan (tender receiving authority)
4. The Successful bidder will have to provide performance security @ 5% of contract value in the form of CDR/FDR/BG pledged to Executive Engineer R&B Division Pattan (tender receiving authority). The earnest money/ Bid security @2% shall be released to the successful bidder only on receipt of Performance Security @ 5% of Contract value which shall be released after successful completion of DLP /maintenance period for different nature of works i.e. for M&R works six months (6 months) Bituminous works Three Years (03 Years) and Building works Eighteen Months (18 months) etc as per Physical nature of work.
5. The date and time of opening of Bids shall be notified on Web Site www.jktenders.gov.in and conveyed to the bidders automatically through an e-mail message on their e-mail address. The bids of Responsive bidders shall be opened online on same Web Site in the Office of Executive Engineer R&B Division Pattan (tender receiving authority).
6. The earnest money/ Bid security in favor of unsuccessful bidder shall be released only after submission of original Treasury Challan.
7. The bids for the work shall remain valid for a period of 120 day s from the date of opening of Technical bids
10. The department will not be responsible for delay in online submission due to any reasons. Scanned copy of cost of tender document in shape of Treasury Challan in favour of Executive Engineer R&B Division Pattan and Earnest Money /Bid Security in shape of CDR/FDR/BG. (The date of earnest money/Bid security should be between the date of start of bid and Bid Submission End date) pledged to Executive Engineer R&B Division Pattan must be uploaded with the documents of the bid. The original Treasury Challan (cost of tender document), CDR/FDR/BG (earnest money/bid security) and relevant bid documents shall be obtained from the lowest bidder before the fixation of contract.
11. Bidders are advised not to make any change in BOQ (Bill of Quantities) contents. In no case they should attempt to create similar BOQ manually.
12. Bidder should be fully cognizant that if the documents uploaded / submitted on the basis of which the contract was awarded are later discovered to be fake / not genuine, the contract will be cancelled and the contractor / bidder will be blacklisted from participating in this Division /Department for a period of three years, in addition to the performance security deposited for the said work being forfeited.
13. Price escalation on and Taxes:-The % age rate method requires the bidder to quote a percentage below/at par of the schedule of rates applicable/as mentioned in the advertised BOQ. The percentage quoted by the bidder shall be deemed to include price escalation and all taxes upto completion of the work. Deduction on account of taxes shall be made from the bills of the contractor on gross amount of the bill as per the rates prevailing at the time of recovery.
14. Bidders are advised to use "My Documents" area in their user on R&B e-Tendering portal to store such documents as are required.
15. The tender I bid is liable rejection if it does not fulfill the requirements as laid down in NIT.
16. All other terms conditions are as per PWD Form 25(Double agreement Form).

Sd/-
Executive Engineer
R&B Division Pattan

No: R&B / Divn./ 4047-53 Dated:19.01.2026
DIPK No:-10208-25 Dated 20-1-2026

بیاد گارِ مرحوم پیرزادہ محمد یوسف قادری صاحب

Daily AFAAQ Srinagar

بدھوار ۲۱ جنوری ۲۰۲۶ء بمطابق یکم شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ

اقوال زریں

مصیبت سب سے بڑی کڑی ہے جس پر دوست یار پر کھے جاسکتے ہیں (تلسی داس)

بدعنوانی کے خلاف بڑی پیش رفت

اینٹی کرپشن بیورو جموں وکشمیر نے آج ایک ہی دن میں چار سرکاری اہلکاروں کو رشوت لیتے ہوئے گرفتار کیا، جن میں ایک اے ایس آئی پولیس بھی شامل ہے۔ یہ کارروائی اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ بدعنوانی اب بھی ہمارے نظام میں گہری جڑیں رکھتی ہے، لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہ احتساب کا پہیہ پوری قوت کے ساتھ چل رہا ہے۔ اے سی بی کی یہ بروقت کارروائیاں قابلِ تعریف ہیں اور عوام کے اندر یہ اُمید پیدا کرتی ہیں کہ حکمرانی میں شفافیت کا خواب بالآخر حقیقت بن سکتا ہے۔

تاہم ایک تشویشناک پہلو بار بار سامنے آ رہا ہے رشوت ستانی کے زیادہ تر معاملات محکمہ مال کے گرد گھومتے ہیں، خصوصاً پٹوار خانوں میں۔ پچھلے چند سالوں سے درجنوں پٹواری اے سی بی کے ہاتھوں گرفتار ہو چکے ہیں۔ حالانکہ حکومت نے اراضی ریکارڈ کی ڈیجیٹلائزیشن جیسے اہم اقدامات کئے مگر عملی صورتحال یہ ہے کہ پٹواری اب بھی اراضی کی دستاویزات کی منتقلی اور دیگر معاملات سے براہ راست جڑے ہیں۔ فائلوں کی تاخیر، غیر ضروری چکر، نام بدلنے یا منتقلی کی کارروائی میں رکاوٹیں، اور عوام کو غیر متعلقہ اعتراضات میں الجھانا اب بھی عام ہے۔ نتیجہ یہ کہ عام شہری تھک ہار کر رشوت دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اگرچہ لینڈ ریکارڈ انفو جیسے پورٹل متعارف ہوئے، لیکن اراضی کے ریکارڈ ابھی مکمل اپڈیٹ نہیں۔ کئی خدمات اب بھی پٹواری کے دستخط، تصدیق یا ذاتی مداخلت کی محتاج ہیں۔ آن لائن سروسز کے باوجود فیلڈ رپورٹ کے لئے پٹواری پر انحصار برقرار رکھنا ایک بڑا مسئلہ ہے جو لوگوں کیلئے مشکلات پیدا کر رہا ہے اور شفافیت کے بجائے عملی طور پر رکاوٹیں بڑھ رہی ہیں یہ وہ خلا ہے جو بدعنوان پٹواریوں کو موقع فراہم کرتا ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ پٹواری سسٹم کا بنیادی ڈھانچہ بدلنا ہوگا پٹواری کے اختیارات کم کئے جائیں۔ تصدیقات، فردِ ملکیت، انتقال، نقشہ جات اور حد بندی کے عمل کو مکمل طور پر ڈیجیٹل کیا جائے تاکہ انسانی مداخلت کم سے کم ہو۔ تاخیر پر متعلقہ افسر خود بخود جوابدہ بنے۔ فیلڈ وزٹ کی جگہ جی پی ایس پر مبنی تصاویر اور ویڈیو ویری فکیشن کو لازمی کیا جائے۔ ساتھ ہی محکمہ مال میں نگرانی کا نظام موثر کیا جائے تاکہ اہلکاروں کیخلاف شکایت درج کرانے میں آسانی پیدا ہو جائے اور شہریوں کی مشکلات کا ازالہ ہو سکے۔ تاکہ نوبت رشوت تک نہ پہنچے۔ یہ حقیقت ہے کہ رشوت دینے والا بھی جرم کا حصہ ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت واضح مہم چلائے کہ رشوت دی، شکایت نہیں کی تو ذمہ دار دونوں کو ٹھہرایا جائے۔

وہ وقت گزر گیا جب کرپشن کو چھوٹی برائی سمجھ کر نظر انداز کیا جاتا تھا۔ آج بدعنوانی براہِ راست ترقی، امن اور معاشی استحکام کی دشمن ہے۔ اے سی بی نے کرپٹ عناصر کے خلاف جو مہم شروع کی ہے وہ لازمی ہے، مگر یہ اقدام صرف علاج ہے، بیماری کا خاتمہ نہیں۔ بیماری کا خاتمہ تب ہوگا جب پورا نظام اس طرح ترتیب دیا جائے کہ رشوت لینے کے مواقع کم ہوں۔ شفافیت بڑھے، عوام کو آسان، تیز اور مکمل طور پر آن لائن خدمات ملیں۔ ذمہ داری کا تعین واضح ہو، سزا یقینی ہو۔

حکومت کو چاہیے کہ اے سی بی کی کامیابیوں کو صرف خبروں تک محدود نہ رکھے بلکہ اس موقع کو وسیع تر گورننس ریفارمز کے لئے استعمال کرے۔ اگر پٹواری سسٹم کو جدید، شفاف اور عوام دوست بنایا گیا تو بدعنوانی کے بڑے حصے کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو سکتا ہے۔

ہارر فلمیں: ڈرانے کا ذریعہ نہیں
بلکہ گہری فکری، نفسیاتی اور سماجی معنویت رکھتی ہے

خصوصی مضمون: محمد جاوید
(یواین آئی)

آج کے زمانے میں ہارر فلموں کی بات کرنا، عجیب ضرور لگ سکتا ہے، لیکن ہارر فلمیں بالی ووڈ ہو یا ہالی ووڈ، انڈسٹری کا ایک بڑا حصہ سمجھی جاتی رہی ہیں۔ جہاں آج کے دور میں رومانٹک، ایکشن، ڈرامہ والی فلمیں زیادہ پسند کی جاتی ہیں وہیں ہارر فلمیں چاہے سال یا دو سال میں ایک ہی فلم ریلیز کیوں نہ ہو، انڈسٹری اور فلمی مداحوں پر اپنے نقش ثبت کر جاتی ہیں۔ ہارر فلمیں ایسی فلمیں ہوتی ہیں جو ناظرین میں خوف، تجسس اور سنسنی پیدا کرتی ہیں۔ ہارر فلمیں دراصل انسان کے اندر چھپے ہوئے خوف، عدمِ تحفظ اور لاشعوری اضطراب کو کہانی کی شکل دیتی ہیں۔ یہ خوف صرف بھوت یا جن کا نہیں ہوتا، بلکہ طاقت کے غلط استعمال، سماجی ناانصافی، تنہائی، جنگ، بیماری اور موت جیسے حقیقی مسائل کا استعارہ بھی بن جاتا ہے۔ ہارر فلمیں محض ڈرانے کا ذریعہ نہیں بلکہ انسانی ذہن اور سماج کو سمجھنے کی ایک طاقتور صنف ہیں، جو خوف کے پردے میں گہری حقیقتوں کو بے نقاب کرتی ہیں۔

یہ فلمیں مختلف انداز اور اصناف میں بنتی ہیں۔ ہارر فلموں کی کئی اقسام ہو سکتی ہیں، جیسے ماورائی، بھوت، جن، آتما، پراسرار طاقتیں وغیرہ، دوسری قسم آتی ہے، نفسیاتی ہارر یعنی جن فلموں میں ذہنی خوف، وہم، یا پاگل پن دکھایا جاتا ہے۔ ہارر فلموں میں ایک اور قسم کی فلم بنائی جاتی ہے جسے سلیشر ہارر کہتے ہیں، یہ فلمیں قاتل، خونریز واقعات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اسی طرح کچھ فلمیں دیہی عقائد، لوک کہانیوں پر پیش کی جاتی ہیں۔ ان میں زندہ مردے، درندے وغیرہ کو ڈراونے انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہارر فلمیں کچھ تو اس قدر خطرناک ہوتی ہیں جنہیں کمزور دل والے نہیں دیکھ پاتے، اور کچھ ہلکی ہارر فلمیں ہوتی ہیں جنہیں سب عمر کے لوگ دیکھ سکتے ہیں اور بچوں کے لئے بھی ہارر فلمیں تیار کی جاتی ہیں جو بچوں کی عمر کو دھیان میں رکھ کر بنائی جاتی ہیں۔

ہارر فلموں کی اہمیت کو صرف خوف یا سنسنی تک محدود نہیں کیا جا سکتا، بلکہ یہ صنف انسانی نفسیات، سماجی رویّوں اور ثقافتی خدشات کی عکاس بھی ہوتی ہے۔ انسانی خوف کی عکاسی کرنے والی ہارر فلمیں انسان کے بنیادی خوف یعنی موت، تنہائی، نامعلوم، طاقت کے ہونیکو علامتی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح کی فلمیں اپنے اندر چھپے خوف کو پہچاننے اور سمجھنے کا موقع دیتی ہیں۔

ہدایت کار کچھ فلمیں نفسیاتی تطہیر پر مبنی فلمیں بناتے ہیں جس میں خوفناک مناظر دیکھ کر ناظر اپنے دبے ہوئے جذبات کو خارج کرتا ہے۔ یہ ایک طرح کی ذہنی صفائی ہوتی ہے جس کے بعد انسان خود کو ہلکا محسوس کرتا ہے۔ دوسرے سماجی اور اخلاق تنقید والی ہارر فلمیں ہوتی ہیں جو سماجی مسائل پر گہرا تبصرہ کرتی ہیں، جیسے طبقاتی تفاوت، صنفی تشدد، جنگ، وبائیں یا طاقت کا غلط استعمال۔ خوف کو بطور استعارہ استعمال کیا جاتا ہے۔

ہر معاشرے کی ہارر فلمیں اس کی لوک روایات، جنات، بھوت پریت اور عقائد کو ظاہر کرتی ہیں۔ اس طرح یہ فلمیں ثقافتی ورثے کی دستاویز بن جاتی ہیں۔ تخلیقی اور فنی تجربات جیسی ہارر صنف والی فلموں میں ساؤنڈ ڈیزائن، لائٹنگ، کیمرہ اینگل اور علامت نگاری کے بے شمار تجربات کیے جاتے ہیں، جنہوں نے مجموعی طور پر سنیما کی زبان کو مالا مال کیا ہے۔

ناظرین کی نفسیاتی مضبوطی کو مدنظر رکھتے ہوئے بھی فلموں پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔ جو کنٹرولڈ ماحول میں خوف کا سامنا کرنے سے انسان حقیقی زندگی کے دباؤ اور خطرات سے نمٹنے کی ذہنی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اگرچہ ہارر فلمیں تفریح کے ساتھ سنجیدہ مکالم بھی فراہم کرتی ہیں، مگر وہ زندگی، موت، خیر و شر اور انسانی جبلت جیسے سنجیدہ سوالات بھی اٹھاتی ہیں۔

نفسیاتی سطح پر ہارر فلمیں ناظر کو اپنے خوف کا سامنا کرنے کا موقع دیتی ہیں۔ ایک محفوظ ماحول میں خوف کو محسوس کرنا انسان کو ذہنی طور پر مضبوط بناتا ہے اور دبے ہوئے جذبات کے اخراج کا ذریعہ بنتا ہے۔

سماجی اعتبار سے بہت سی ہارر فلمیں خاموش مسائل پر بات کرتی ہیں۔ جیسے گھریلو تشدد، صنفی عدم مساوات، طبقاتی فرق یا نوآبادیاتی اثرات لیکن براہِ راست نہیں بلکہ علامتوں اور استعاروں کے ذریعے۔ فنی لحاظ سے بھی ہارر صنف نے سنیما کو نئی زبان دی ہے۔ خاموشی کا استعمال، روشنی اور سائے، آوازوں کی نفسیات اور علامتی مناظر، یہ سب سنیما کی تخلیقی وسعت کو بڑھاتے ہیں۔

ہارر فلمیں صرف خوف پیدا نہیں کرتیں بلکہ ناظر کو سوچنے پر مجبور کرتی ہیں، سماج کا آئینہ دکھاتی ہیں اور انسان کو اپنے اندر جھانکنے کا موقع فراہم کرتی ہیں۔ خوف یہاں مقصد نہیں بلکہ پیغام پہنچانے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ ہارر فلمیں انسان کے بنیادی خوف کو نہایت گہرے اور علامتی انداز میں پیش کرتی ہیں۔ یہ خوف صرف بیرونی مخلوقات یا خوفناک مناظر تک محدود نہیں ہوتے بلکہ انسان کی داخلی دنیا سے جڑے ہوتے ہیں۔

سب سے پہلا اور بنیادی خوف موت کا ہے۔ ہارر فلمیں موت کو کبھی بھوت، کبھی وبا، کبھی قاتل اور کبھی نامعلوم طاقت کی صورت میں دکھا کر انسان کی فانی حیثیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ دوسرا بڑا خوف نامعلوم کا ہوتا ہے۔ اندھیرا، خاموشی، بند دروازے اور نہ دکھائی دینے والی طاقتیں اسی خوف کی نمائندگی کرتی ہیں، کیونکہ انسان ہمیشہ اس چیز سے زیادہ ڈرتا ہے جسے وہ سمجھ نہ سکے۔ تنہائی اور ترک کیے جانے کا خوف بھی ہارر فلموں کا اہم موضوع ہے۔ ویران گھر، سنسان جنگل یا الگ تھلگ قصبے انسان کی اس اندرونی بے چینی کو ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اکیلا نہ رہ جائے۔

ایک اور بنیادی خوف کنٹرول کے ہونے کا ہے۔ جسم پر کسی اور طاقت کا قبضہ، ذہن کا قابو سے باہر ہو جانا یا حالات کا انسان کے ہاتھ سے نکل جانا۔ یہ سب اسی خوف کی علامتیں ہیں۔ ہارر فلمیں اخلاقی خوف کو بھی اجاگر کرتی ہیں، یعنی گناہ، سزا اور ضمیر کی خلش۔ بعض کہانیوں میں خوف دراصل انسان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہارر فلمیں انسان کے بنیادی خوف کو صرف ڈرانے کے لیے نہیں بلکہ انہیں سمجھنے، پہچاننے اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے پیش کرتی ہیں۔ یہ صنف خوف کو ایک نفسیاتی اور فکری تجربہ بنا دیتی ہے۔

یہ سوال دراصل ذوق، توقع اور معیار تینوں سے جڑا ہوا ہے، اس لیے اس کا ایک سادہ سا جواب نہیں، بلکہ تقابلی جائزہ زیادہ مناسب ہے۔ ایسی کہانیوں میں جذبات، رشتے اور مقامی سماجی تناظر مضبوط ہوتا ہے۔ مکالمے اور موسیقی ناظر سے فوری ربط پیدا کرتے ہیں عام ناظر کے لیے قابلِ فہم اور دل سے قریب ہوتی ہیں۔ بعض اوقات غیر ضروری گانے یا لمبائی سسپنس کو کم کر دیتی ہے۔ سسپنس کی جگہ ڈرامہ غالب آ جاتا ہے۔

جہاں تک غیر ملکی یعنی ہالی ووڈ کی سنسنی خیز فلموں کا تعلق ہے وہاں فلموں میں اسکرپٹ اور رفتار پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ ایسی فلموں میں نفسیاتی تھرلر اور غیر متوقع انجام نظر آتا ہے۔ تکنیکی معیار جس میں ساؤنڈ، ایڈیٹنگ، کیمرہ ورک بہت مضبوط ہوتا ہے۔ ثقافتی فرق کے باعث ہر ناظر فوراً جڑ نہیں پاتا۔ جذباتی پہلو نسبتاً سرد محسوس ہو سکتا ہے۔ ہارر فلمیں اخلاقی خوف کو بھی اجاگر کرتی ہیں اور یہی پہلو اس صنف کو محض خوفناک تفریح سے آگے لے جاتا ہے۔

اخلاقی خوف سے مراد وہ ڈر ہے جو انسان کے اپنے ضمیر، گناہ، غلط فیصلوں اور ان کے انجام سے پیدا ہوتا ہے۔ بہت سی ہارر فلموں میں اصل خوف کسی بھوت یا عفریت سے نہیں بلکہ انسان کے اپنے کیے ہوئے اعمال سے جنم لیتا ہے۔ اکثر کہانیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ ظلم، لالچ یا دھوکے کے بعد خوف ایک سزا کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ کردار اپنے گناہ سے بھاگتا ہے، مگر خوف اس کا پیچھا کرتا رہتا ہے۔ ماضی کے غلط کام کسی ماورائی یا نفسیاتی شکل میں لوٹ آتے ہیں۔ یہ فلمیں ناظر کو یہ سوال سوچنے پر مجبور کرتی ہیں کہ "اگر ضمیر بیدار ہو جائے تو اس کا سامنا کیسے کیا جائے؟"

اخلاقی خوف ہارر فلموں میں اکثر ان علامتوں سے ظاہر ہوتا ہے جیسا سیب یا سایہ، دبا ہوا جرم، ویران گھر، اندرونی خالی پن، یوں ہارر فلمیں یہ پیغام دیتی ہیں کہ خوف ہمیشہ باہر سے نہیں آتا، بعض اوقات انسان خود اپنے لیے خوف تخلیق کرتا ہے۔

عام طور پر بالی ووڈ میں ہارر فلمیں پہلی پسند نہیں سمجھی جاتیں، مگر اس کی وجوہات کو سمجھنا ضروری ہے۔ بالی ووڈ کا مرکزی دھارا زیادہ تر رومان، خاندانی ڈرامہ، ایکشن اور موسیقی پر مبنی رہا ہے۔ چونکہ ہندوستانی ناظر بڑی تعداد میں اجتماعی اور خاندانی تفریح کو ترجیح دیتا ہے، اس لیے ہارر جیسی نسبتاً سنجیدہ اور خوف پر مبنی صنف مرکزی مقام حاصل نہیں کر پاتی۔

ہارر فلمیں خاندانی ناظرین کے لیے کم موزوں سمجھی جاتی ہیں۔ بالی ووڈ میں طویل عرصے تک ہارر کو کم بجٹ اور فارمولا فلم سمجھا گیا۔ غیر ضروری گانے اور کمزور اسکرپٹ نے اس صنف کی ساکھ متاثر کی۔ اس طرح کی فلموں کے لیے سنسر شپ اور سماجی حساسیت بھی رکاوٹ بنتی رہی ہے۔ اس کے باوجود کچھ ہارر اور ہارر۔ تھرلر فلموں نے غیر معمولی کامیابی حاصل کی۔ او ٹی ٹی پلیٹ فارمز کے آنے کے بعد ہارر صنف کو نئی زندگی ملی ہے۔ اب بالی ووڈ میں نفسیاتی، لوک کہانیوں پر مبنی اور سماجی استعاروں والی ہارر کو زیادہ پذیرائی مل رہی ہے۔

بالی ووڈ میں ہارر فلمیں روایتی طور پر پہلی پسند نہیں رہیں، لیکن اچھی کہانی اور تخلیقی انداز کے ساتھ یہ صنف آہستہ آہستہ اپنی جگہ بنا پائی ہے۔ بالی ووڈ میں خوفناک مناظر اگرچہ ہالی ووڈ جتنے کثرت سے نہیں ملتے، مگر جب مؤثر انداز میں پیش کیے گئے تو وہ ناظر کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑ گئے۔ یہ مناظر اکثر ماورائی خوف، نفسیاتی دباؤ اور خاموش سسپنس کے ذریعے یادگار بنے۔

خالی فلیٹ، آہستہ آہستہ بند ہونے والے دروازے اور پس منظر میں خاموشی، یہ سب خوف کو غیر ضروری چیخ و پکار کے بغیر پیدا کرتے ہیں۔ جنگل، ویران سڑک اور اچانک ظاہر ہونے والی موجودگی نے خوف کے ساتھ تجسس بھی پیدا کیا۔ ہستار کی پہلی جھلک، اندھیرے تہہ خانے اور بارش میں ڈوبا گاؤں، یہ مناظر خوف کو لوک کہانی اور لالچ کے استعارے میں بدل دیتے ہیں۔ رات کے وقت گلیوں میں سنائی دینے والی آواز اور پیچھے مڑنے کی ممانعت، سادہ مگر نہایت مؤثر خوف کا احساس دلاتی ہے۔ جسمانی حرکات، آئینے اور اچانک زاویے بدلتے مناظر نفسیاتی خوف پیدا کرتے ہیں۔ ٹی وی پر آنے والے مناظر کا حقیقت بن جانا، یہ خیال ہی خوفناک ہے، جسے فلم نے بہترین انداز میں دکھایا۔ بالی ووڈ کے خوفناک مناظر اکثر نفسیاتی اور ماحولاتی خوف پر مبنی ہوتے ہیں، نہ کہ صرف اچانک ڈرانیپر۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مناظر چیخ سے زیادہ خاموش خوف پیدا کرتے ہیں۔

نتیجتاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہارر فلمیں اخلاقی ذمہ داری، سزا و جزا اور انسانی ضمیر پر ایک خاموش مگر گہرا مکالمہ قائم کرتی ہیں، جو ناظر کو سوچنے اور خود احتسابی کی طرف لے جاتا ہے۔

انشائیہ۔ اوسی ڈی والی ساسوماں

عبدالرشید خان
چھانہ پورہ سرینگر

کوئی بھی ڈگری حاصل کرنے کے لئے بندے کو جوانی کے کئی بہترین سال مختلف تعلیمی اداروں میں صرف کرنے کے علاوہ ٹیوشن فیس اور donation کے طور پر زرِ کثیر خرچ کرنا پڑتا ہے تب جا کے وہ اپنے نام کے ساتھ کوئی، دم، لگا سکتا ہے، لیکن ہماری ساسوماں نے گھر بیٹھے بنا کسی فیس اور donation کے ایک ایسی ڈگری حاصل کی ہے جو ہر کسی کے بس کی بات نہیں، یہ کوئی عام ڈگری نہیں، اسے o c d کہتے ہیں اور اسی لیے ہماری ساسوماں اوسی ڈی والی کہلاتی ہے، اگرچہ ہر ساسوماں اپنی حکمرانی قائم رکھنے کے لئے بہورانی کو on spot direction دیکر کام کراتی ہے، تاہم ہماری ساسوماں کے کام لینے اور کام کرنے کا انداز بالکل مختلف ہے۔ ایک ہی برتن کو دس بار صابن سے دھلوانے اور چار بار خالص پانی سے غسل دینے کے بعد بھی ساسوماں کو تسلی نہیں ہوتی کہ برتن صاف ہوا ہے کہ نہیں، گاجر مولی ہو یا کھیرا کدو پانچ بار صابن اور تار برش سے رگڑ رگڑ کر اوپری تہہ اکھاڑے کے بعد ہی وہ ساسوماں کے کچن میں پکانے کے لائق بن جاتے ہیں، یاد رہے یہ کچن کسی modern operation theatre سے کم نہیں، اگرچہ کھانا پکانے کے لئے پچیس سال پرانے المونیم کے کالے برتن ہیں، تاہم کھانا کھانے کے لئے ہر فرد کے لئے مخصوص برتن ہے، کوئی کسی دوسرے کے گلاس یا کپ کو استعمال نہیں کر سکتا، اور اگر غلطی سے بھی کسی نے ساسوماں کے نجی برتن کو ہاتھ لگایا، اسے چھے بار گرم پانی سے دھونے کے بعد sterilize ہونے کے لئے کھلی دھوپ میں رکھا جاتا ہے۔ ساسوماں کو صاف صفائی کا خاص خیال ہے، کھڑکیوں دروازوں اور fridge کے ہینڈل کو پندرہ سال پرانے پھٹے کپڑوں سے ڈھانپ لیا ہے تاکہ ہاتھ لگ جانے سے گندے نہ ہوں، چٹکیوں کے سرے head, ہمیشہ بائیں کی طرف مڑ کر رہیں، اگر ساسوماں کو رات کے بارہ بجے بھی خیال آیا کہ کسی چٹکی کا سرا دائیں کو مڑ کر رہ گیا ہے check کرنے کے لئے اسی وقت تمام افراد خانہ کی نیند حرام کر دیتی ہے، گھر کے بڑے دروازے پر دو بڑی چٹکیاں، دو انگریزی تالے اور دو دیسی کنڈیاں لگانے کے باوجود ساسوماں کو رات بھر فکر ستائے رہتی ہے کہ کوئی چور چکا گھر کے اندر داخل نہ ہو۔ دودھ والے سے دودھ لینا ہو یا باہر والے نلکے سے پانی، برتن ہرگز نیچے نہیں رہنا چاہیے، دعوت ہو یا تعزیت، ساسوماں کسی کے گھر نہیں جا سکتی، دوسروں کے ساتھ کھانا یا بیٹھنا ساسوماں کے شایانِ شان نہیں، ساسوماں کا گھر عام گھروں سے الگ ہے، چیز کارآمد ہو یا بیکار، یہاں سلیقے سے سجایا گیا ہے، ساٹھ سال پہلے ساسوماں کے سسر جی کا جے سے لایا گیا زیتون تیل کے خالی ڈبے سے لے کر تیس سال پرانے بچوں کے کپڑوں تک ہر چیز کو سنبھال کر رکھا گیا ہے، اپنے جہیز میں لائے ہوئے چکلا بیلن سے ساسوماں ابھی تک روٹیاں بیل رہی ہے، وہ اور بات ہے کہ بیلن میں پڑی دراڑ کیڑے مکوڑوں کے لئے پناہ گاہ کا کام دیتی ہے۔

ساسوماں کا گھر کسی فوجی چھاؤنی سے کم نہیں، اپنا ہو یا پرایا کسی کو جوتا پہن کر مین گیٹ سے آگے آنے کی اجازت نہیں، ہر کمرے کے لئے الگ الگ رنگ کے چپل اور صاف صفائی کے لئے الگ الگ پونچھے اور بالٹی، جو چیز باہر سے گھر کے اندر لائی ہوگی، ساسوماں اسے اپنے بالوں کی طرح دس بار دھوتی ہے اور تب جا کے وہ قابلِ استعمال ہوتا ہے، حد تو یہ کہ اس انوکھے طریقے سے تنگ آ کر گھر کے اکثر افراد دن بھر باہر ہی رہنا پسند کرتے ہیں اور شام کو پرندوں کی طرح رات گزارنے کے لئے اندر گھس جاتے ہیں۔ اسے خوش قسمتی کہیے یا بدقسمتی، ساسوماں کا گھر سڑک کے کنارے پر واقع ہے، آدمی زندہ ہو یا مردہ، ہر کسی کو اسی گھر کے سامنے سے گذرنا پڑتا ہے جب کوئی بستی والا مر جاتا ہے وہ لمحہ لواحقین سے زیادہ تکلیف دہ ساسوماں کے لئے ہوتا ہے، بارش ہو یا برف ساسوماں پورے مکان کو ٹھنڈے پانی سے دھو ڈالتی ہے، کوئی اسے لاکھ سمجھائے کہ مرنے والا حال ہی میں بیت اللہ سے پاپ دھل کر آیا تھا اور مرنے کے بعد اسکو تین بار خاص قسم کے صابن اور گرم پانی سے نہا دھو کر سفید کپڑے میں لپیٹ کر، عرق گلاب سے معطر کیا گیا، بھلا اسکے بعد بھی مرنے والے پر کوئی گناہ یا گندگی باقی رہ سکتی ہے؟ جو آپ مکان کو غسل دے رہے ہو، ساسوماں کا کہنا ہے کہ اس نے اپنی مرحومہ ساسوماں کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ عیدالضحیٰ کا دن جہاں عالمِ انسانیت کے لیے خوشی اور مسرت کا دن ہوتا ہے، وہیں ساسوماں کے لئے کسی قہرِ الٰہی سے کم نہیں، علی الصبح مین گیٹ پر پلاسٹک کا پرانا ٹوکرا لٹکا کر خود دن بھر کھڑکی کے آڑ میں چھپ کر جھانکنا کہ قربانی کا گوشت ٹوکرا میں ڈالنے کے بجائے کوئی اللہ کا بندہ گھر کے اندر نہ آئے تو پورے گھر کو اندر سے دھونا پڑے گا، پھر دو دن کی اس مشقت کے بعد سارے گوشت کو یہ کہہ کر گھر کے صحن میں دفن کیا جاتا ہے کہ بانٹنے والوں کے ہاتھ لگنے سے کھانے کے قابل نہ رہا، ہر سال ایسا کرتے کرتے ساسوماں نے گھر کے صحن کو قبرستان میں بدل دیا ہے، ساسوماں نے پیسوں کو آج تک ہاتھ نہ لگایا۔

ستم ظریفی یہ کہ اس سارے خرافات کو ہماری ساسوماں کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر افراد خانہ بھی صاف صفائی کہتے ہیں، جبکہ حقیقت میں یہ کوئی صفائی نہیں بلکہ ایک نفسیاتی بیماری ہے جس کو obsessive compulsive disorder (ocd) کہتے ہیں، ایسے مریض ہماری ساسوماں کی طرح آسانیوں کے بجائے مشکلات پیدا کر کے دوسروں کے لیے بھی جینا حرام کر دیتے ہیں، ایسے مریضوں کو صفائی پسند کہلانے کے بجائے علاج کی ضرورت ہے۔

باقیات

لیفٹیننٹ گورنر کے ہاتھوں

ایک نئی سطح پر لے جانا ہے۔ ہم نے بنیادی ڈھانچے کو اپ گریڈ یا تجدید کرتے ہوئے ہر شہری حفاظت اور جاذب نظر بنانے کا ایک مشن بنایا ہے اور تاریخی گلیوں، پلوں، دریائی واٹر فرنٹ، چوراہوں اور پرسکون سیاحتی مقامات کو محفوظ رکھ کر ہر شہر کی ثقافتی سہولیات کو جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔" لیفٹیننٹ گورنر نے اس بات پر زور دیا کہ سری نگر کو بنیادی ڈھانچے کی ترقی، آرائش اور اپ گریڈیشن کو ایک پل بنانا چاہیے جو خوشحالی اور عوام کی ضروریات سے جوڑے۔ انہوں نے کہا کہ پرانے شہر کو جموں و کشمیر کے کئی شہروں میں نظر آ رہا ہے۔ جہلم ریور فرنٹ، لال چوک، ایم اے روڈ ڈیولپمنٹ، پولو ویو مارکیٹ سٹریٹ کی ترقی، رعنا واری ... سٹی سینٹر بند مالو، ... کرافٹ ... واک ویز کی ترقی، جہلم کے کنارے گھاٹوں کی بحالی، سری نگر کے ہیریٹیج مارکیٹوں کی بحالی، سڑک کی بہتری، ایکسپو ... ہیریٹیج سائٹ ... ڈیولپمنٹ، باہو ... پروجیکٹ، اور ... سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہے ہیں جو نہ صرف ... مقامی معیشت کو بھی مضبوط بنا رہے ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے کہا کہ ثقافتی ورثے کے تحفظ اور اپنے شہروں کی ... کو برقرار رکھتے ہوئے ہم جڑوں کا احترام کرتے ہیں۔ ... بنیادی ڈھانچے ... کو ... کے لئے ایک روشن، مضبوط اور ... مستقبل کی تعمیر ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ... صرف ایک نام نہیں بلکہ یہ معیاری ترقیاتی ... کا ... ہے جو متحرک، موثر اور جامع ... لیفٹیننٹ گورنر نے ... مقامی تاجروں سے ... آتے ہیں کہ ... سائی میں بہتری آئے گی، تجارتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوگا اور ... خوشگوار تجربہ حاصل ہوگا۔ افتتاحی تقریب میں رکن قانون ساز اسمبلی لال چوک احسان پردیسی، صوبائی کمشنر کشمیر انشول گرگ، انسپکٹر جنرل پولیس کشمیر وی کے بردی، ضلع ترقیاتی کمشنر سری نگر، ایڈیشنل چیف ایگزیکٹیو آفیسر سری نگر سمارٹ سٹی لمیٹڈ، سول سوسائٹی، تجارتی انجمنوں کے نمائندگان اور معززین بھی شریک تھے۔

جموں و کشمیری وحدت

پارٹی ہائی کمان صدر دفتر نوائے صبح کمپلیکس میں منعقدہ ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جس کی صدارت پارٹی صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی عوام دوست پالیسیوں سے جموں و کشمیر میں ترقی کی رفتار تیز ہوئی ہے۔ وزیراعلیٰ کی ... حکومت نے عوام کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح خواتین کے لیے مفت بس سروس، ... ضرورت مند ... کو مفت اراضی ... اور ... انہوں نے خطے کے لوگوں کو ... سیاحت، سڑکوں، صحت، تعلیم اور بجلی کے شعبوں میں ... جن کے نتیجے میں جموں کا ہر طبقہ ترقی کر رہا ہے۔ ... بی جے پی رہنماؤں پر شدید تنقید کرتے ہوئے ... عمر عبداللہ ... بار بار موو کو بند کرنے ... کرتے ہیں، وہ ... بی جے پی ... اپنی تنگ نظر ... مستقبل میں ... نیشنل کانفرنس ایسی تقسیم کاری کی سیاست کبھی برداشت نہیں کرے گی۔ اپوزیشن لیڈر سنیل شرما کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے عمر نے کہا کہ تقسیم کی بات ذاتی اقتدار کی خواہش کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا: "اگر ان کی خواہش وزیراعلیٰ بننے کی ہے تو پھر صرف جموں کیوں، پورا جموں و کشمیر کیوں نہیں؟ اگر اتنی ہی آرزو ہے تو پہلے جموں میونسپل کارپوریشن کے انتخابات لڑ کر دکھائیں۔" عمر عبداللہ نے کہا کہ بی جے پی کا خواب صرف کنک منڈی اور رگھوناتھ بازار تک ہی محدود رہے گا کیونکہ چناب ویلی اور پیر پنچال کے لوگ بھی تفرقی سیاست کا حصہ نہیں بنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی خواہش پر مبنی سیاست نہ صرف خطرناک ہے بلکہ جموں کے مفادات کے سراسر خلاف ہے، اور نیشنل کانفرنس ایسے کسی ایجنڈے کو کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے ہمیشہ خطے کے سیکولر تشخص کی حفاظت کی ہے اور کشمیری عوام نے پاکستان کے مسلسل دباؤ اور پروپیگنڈے کے باوجود ایک سیکولر بھارت کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کیا تھا، جو ان کی مضبوط وابستگی کی علامت ہے۔

ملک کی سلامی

نیا قومی صدر منتخب ہونے کے بعد پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نریندر مودی نے کہا" آج، ملک کو دراندازوں کی طرف سے ایک بہت اہم چیلنج کا سامنا ہے۔ دنیا کے طاقتور ممالک بھی اپنی قوموں میں دراندازوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں اور انہیں نکال رہے ہیں"۔ مذکورہ بالا لوگوں کے خلاف حکومت کے سخت موقف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، وزیراعظم نے کہا کہ کوئی بھی قوم دراندازوں کو قبول نہیں کرتی۔ انہوں نے کہا'' ہندوستان بھی دراندازوں کو اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے غریبوں اور نوجوانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالیں۔ درانداز ملک کی سلامتی کے لیے بہت سنگین خطرہ ہیں ان کی شناخت کر کے انہیں ان کے ملکوں میں واپس بھیجنا انتہائی ضروری ہے۔''لوگوں سے ان گروہوں کی حمایت کو بے نقاب کرنے پر زور دیتے ہوئے، وزیراعظم نے کہا کہ وہ سیاسی جماعتیں جو ووٹ بینک کی سیاست کی خاطر دراندازوں کی حفاظت کر رہی ہیں، انہیں عوام کے سامنے پوری طرح بے نقاب کیا جانا چاہیے۔ شہری نکسل کا حوالہ دیتے ہوئے، ایک اصطلاح جو بی جے پی نے 'سیاسی کارکنوں' کے لیے استعمال کی ہے، وزیراعظم نے کہا کہ ایسے گروہ ملک کے لیے ایک بڑا چیلنج بھی ہیں۔ بی جے پی کے عام کارکنوں کی لگن کی تعریف کرتے ہوئے، وزیراعظم نے کہا کہ پارٹی ان کی ترقی پر اتنی ہی توجہ مرکوز کرتی ہے جتنا کہ وہ تنظیم کو توسیع پر کرتی ہے۔ وزیراعظم مودی نے کہا'' امیت شاہ کی قیادت میں، بی جے پی نے کئی ریاستوں میں حکومتیں بنائیں اور مرکز میں لگاتار دوسری مدت کے لیے اقتدار میں آئی۔ جے پی نڈا کی قیادت میں بی جے پی پنچایت سے پارلیمنٹ تک مضبوط ہوئی''۔

22 جنوری سے

والی تبدیلی کے نتیجے میں 22 جنوری کی دوپہر سے 23 جنوری کی شام تک ہلکی سے درمیانی درجے کی برف باری یا بارشوں کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس کا زیادہ اثر چناب وادی، پیر پنچال رینج اور جنوبی کشمیر کے اضلاع میں رہ سکتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ 24 اور 25 جنوری کو کچھ مقامات پر ہلکی برف باری یا بارشیں ہو سکتی ہیں۔ موصوف ترجمان نے بتایا کہ 26 اور 27 جنوری کو بھی کئی مقامات پر ہلکی سے درمیانی درجے کی برف باری کا امکان ہے جبکہ اس دوران کچھ علاقوں میں بھاری برف باری بھی ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعد میں 28 سے 31 جنوری تک موسم جزوی طور پر ابر آلود رہ سکتا ہے۔ محکمے نے اپنی ایڈوائزری میں کہا کہ صوبہ جموں اور کشمیر کے کچھ اضلاع میں 23 اور 27 جنوری کو بھاری برف باری کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ علاقوں میں تیز ہوائیں چل سکتی ہیں اور لینڈ سلائیڈنگ کے بھی خطرات ہیں۔ کسانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس دوران اپنے کام معطل رکھیں۔ محکمے کے مطابق اس دوران پہاڑی علاقوں میں کچھ شاہراہوں پر ٹریفک کی نقل و حمل متاثر ہو سکتی ہے جس کے پیش نظر مسافروں اور ٹرانسپورٹروں سے کہا گیا ہے کہ وہ ٹریفک محکمے اور انتظامیہ کی طرف سے جاری مشوروں کے مطابق سفر کے منصوبے بنائیں۔ قابل ذکر ہے کہ وادی میں سخت سردیوں اور بھاری برف باری کے لئے مشہور چالیس روزہ چلہ کلاں جاری ہے جو 21 دسمبر سے شروع ہو کر 31 جنوری کو اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔ ادھر محکمہ موسمیات کی طرف سے آنے والے دنوں میں وسیع پیمانے پر برف و باری کی پیش گوئی کے بیچ وادی کشمیر میں ٹھٹھرتی سردیوں کا زور بڑھ گیا ہے، جس نے لوگوں کا جینا محال کر دیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق وادی میں سیاحتی مقام سونہ مرگ سرد ترین علاقہ رہا ہے جہاں کم سے کم درجہ حرارت منفی 6.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ موسم گرما کے دارالحکومت سری نگر میں شبانہ درجہ حرارت منفی 3.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے جہاں گذشتہ شب کا درجہ حرارت منفی 1.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا تھا۔ وادی کے مشہور سیاحتی مقامات گلمرگ اور پہلگام میں شبانہ درجہ حرارت بالترتیب منفی 5.5 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 4.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ سرحدی ضلع کپواڑہ میں کم سے کم درجہ حرارت منفی 1.2 ڈگری سینٹی گریڈ جبکہ گیٹ وے آف کشمیر کے نام سے مشہور قصبہ قاضی گنڈ میں شبانہ درجہ حرارت منفی 2.3 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ جنوبی کشمیر کے اننت ناگ، پلوامہ، شوپیاں اور کولگام اضلاع میں کم سے کم درجہ حرارت بالترتیب منفی 4.5 ڈگری سینٹی گریڈ، منفی 5.5 ڈگری سینٹی گریڈ، منفی 4.8 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 1.5 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ شمالی کشمیر کے ضلع بارہمولہ اور باندی پورہ اضلاع میں شبانہ درجہ حرارت منفی 2.1 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 2.9 ڈگری سینٹی گریڈ جبکہ وسطی کشمیر کے بڈگام اور گاندربل اضلاع میں کم سے کم درجہ حرارت بالترتیب منفی 4.3 ڈگری سینٹی گریڈ اور منفی 2.2 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ لداخ یونین ٹریٹری کے لیہ میں شبانہ درجہ حرارت منفی 9.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ ہوا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق وادی میں اگلے چوبیس گھنٹوں کے دوران موسم مجموعی طور پر خشک رہنے کا امکان ہے۔

سونا پہلی بار

4,886 روپے (3.35 فیصد) کی تیزی کے ساتھ 1,50,525 روپے فی 10 گرام پر بولا گیا۔ یہ سونے کی اب تک کی بلند ترین سطح ہے۔ چاندی نے بھی نیا ریکارڈ قائم کیا، پہلی بار 15,175 روپے (4.89 فیصد) اضافے کے ساتھ 3,25,450 روپے فی کلوگرام تک پہنچ گئی۔ گرین لینڈ کے معاملے پر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اقدامات اور بیانات سے بیرون ملک میں بھی سرمایہ کاروں کو محفوظ دھات کی پناہ لی، جس سے سونے کی قیمتوں میں اضافہ ہوا۔ بین الاقوامی سطح پر گولڈ فیوچر 2.98 فیصد اضافے کے ساتھ 4,732.40 ڈالر فی اونس بولا گیا۔ یہ پہلی بار 4,700 ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ چاندی میں بیرون ممالک میں 7.81 فیصد کی زبردست چھلانگ آئی اور یہ 6.92 ڈالر اضافے کے ساتھ 95.45 ڈالر فی اونس تک پہنچ گئی۔

یوم جمہوریہ سے

کسی بھی قسم کی رکاوٹ، ہنگامی صورتحال یا سیکورٹی مسئلے کو فوراً نمٹنے کے لیے تمام ایجنسیاں مکمل تیاری کی حالت میں ہیں۔

وزیر اعلیٰ کی

پری بجٹ مشاورتی میٹنگوں کا آغاز کیا۔ وزیر اعلیٰ نے محکموں کی ترجیحات کا جائزہ لیا، عوامی ضروریات کا جائزہ لیا اور جموں و کشمیر کے مجموعی ترقیاتی اہداف کے ساتھ تجاویز کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے تمام خطوں میں متوازن ترقی کو یقینی بنانے کے لئے عوام پر مبنی اقدامات، موثر خدمات کی فراہمی اور جامع ترقی پر زور دیا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ جن کے پاس خزانہ کا قلمدان بھی ہے، نے پاور ڈیولپمنٹ، مکانات و شہری ترقی، فائنانس، ریونیو، جنرل ایڈمنسٹریشن، قانون، انصاف و پارلیمانی امور، سیاحت، اطلاعات اور انفارمیشن ٹیکنالوجی سمیت مختلف محکموں کے ساتھ تفصیلی مشاورت کی۔ میٹنگ میں چیف سیکرٹری اٹل ڈولو، وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری دھیرج گپتا، ایڈیشنل چیف سیکرٹری سیاحت اشیش چندر ورما، ایڈیشنل چیف سیکرٹری پاور ڈیولپمنٹ شیلندر کمار، پرنسپل سیکرٹری فائنانس سنتوش دی ویدیا، مکانات و شہری ترقی، جنرل ایڈمنسٹریشن، اطلاعات، ریونیو، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور قانون، انصاف و پارلیمانی امور کے انتظامی سیکرٹریوں کے علاوہ فائنانس ڈیپارٹمنٹ کے سینئر افسران اور دیگر متعلقہ حکام نے شرکت کی۔ مشاورتی عمل 21 اور 22 جنوری کو مزید 15 اہم محکموں کے ساتھ جاری رہے گا۔ 202627 کا بجٹ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ 6 فروری کو اسمبلی میں پیش کریں گے۔ یہ وزیر اعلیٰ کی جانب سے پیش کیا جانے والا دوسرا بجٹ ہوگا۔

بارہمولہ کے پٹن

کے کنارے ایک مشتبہ شے دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کو دیکھنے کے بعد پولیس اور دیگر سیکورٹی ایجنسیاں جائے موقع پر پہنچ گئیں اور لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے علاقے کو سیل کر دیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ اس کے بعد بم ناکارہ بنانے والی ایک ٹیم کو طلب کیا گیا جنہوں نے اس شے کو بغیر کوئی نقصان پہنچائے ناکارہ بنا دیا۔ حکام نے بتایا کہ بعد از اں علاقے کو محفوظ قرار دیا گیا اور لوگوں کو معمول کے مطابق سرگرمیاں جاری رکھنے کی اجازت دی گئی۔

یوم جمہوریہ کی

دی۔ سری نگر ایئرپورٹ حکام نے اپنے ایکس ہینڈل پر جاری مشورے میں لکھا کہ "یوم جمہوریہ کی تیاریوں کے پیش نظر دہلی ایئرپورٹ پر نافذ نوٹم کے باعث آج سری نگر ایئرپورٹ سے آنے اور جانے والی دو پروازیں متعلقہ ایئرلائنز نے منسوخ کر دی ہیں۔" ایئرپورٹ حکام نے مسافروں سے کہا کہ وہ ایئرپورٹ جانے سے پہلے اپنی ایئرلائن سے تازہ ترین فلائٹ اسٹیٹس چیک کریں اور اس تکلیف کے لیے معذرت کی۔ انڈیگو نے بھی ایک مشورہ جاری کیا اور مسافروں سے سخت سیکورٹی کے پیش نظر تعاون کی اپیل کی۔ پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ "جب ہم 77 ویں یوم جمہوریہ کی تقریبات کی تیاری کر رہے ہیں، آپ کا آرام اور بلا رکاوٹ سفر ہماری اولین ترجیح ہے۔ تمام ایئرپورٹس پر سیکورٹی اقدامات میں اضافے کے پیش نظر ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ایئرپورٹ حکام کے ساتھ تلاشی اور دیگر لازمی چیک کے دوران تعاون کریں۔" پوسٹ میں کہا گیا ہے کہ "ایئرلائنز نے مسافروں کو مشورہ دیا کہ وہ اضافی وقت رکھیں کیونکہ سیکورٹی کارروائیاں کچھ زیادہ وقت لے سکتی ہیں۔" پوسٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ "ہم آپ کی سمجھ بوجھ اور مسلسل تعاون کی قدر کرتے ہیں کیونکہ ہم سب مل کر ایک ہموار اور کسی مشکلات کے بغیر سفر کو یقینی بنانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔" یوم جمہوریہ کی تقریبات کے لیے ملک بھر کے ایئرپورٹس پر سخت سیکورٹی اقدامات کے پیش نظر، ایئر انڈیا نے بھی مسافروں کو مشورہ دیا کہ وہ سیکورٹی چیک کے لیے جلد رپورٹ کریں، اپنی فلائٹ اسٹیٹس چیک کریں اور اضافی وقت رکھیں، اور ان کے تعاون و سمجھ بوجھ کی تعریف کی۔ قومی دارالحکومت 26 جنوری کو 77 ویں یوم جمہوریہ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ سخت سیکورٹی کے حصے کے طور پر ایجنسیاں نگرانی بڑھانے کے علاوہ دہلی کے ریلوے اسٹیشنوں، بس ٹرمینلز اور بھیڑ بھاڑ والے بازاروں میں مطلوب دہشت گردوں کے پوسٹر بھی لگا رہی ہیں۔

کشتواڑ میں تیسرے

کی ٹھوس اطلاع پر مشترکہ فورسز نے آپریشن شروع کیا تھا، جو بعد میں جھڑپ میں تبدیل ہو گیا۔ جھڑپ میں فوج جوان جاں بحق جبکہ سات دیگر زخمی ہو گئے، جن میں زیادہ تر کو دہشت گردوں کی جانب سے اچانک پھینکے گئے گرینیڈ کے چھروں سے چوٹیں آئیں۔ فوجی ذرائع کے مطابق جھڑپ کے بعد دہشت گرد گھنے جنگل میں فرار تو ہو گئے، تاہم سیکورٹی فورسز نے ان کا ایک مضبوط بنکر نما ٹھکانا تباہ کر دیا۔ اس ٹھکانے سے بڑی مقدار میں راشن، کھانے پینے کا سامان، کمبل، برتن اور دیگر ضروریات زندگی کے سامان برآمد کیے گئے، جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ دہشت گرد سردیوں کے مہینوں میں طویل قیام کی تیاری کر رہے تھے۔ آئی جی پی جموں زون بھیم سین تتی، آئی جی سی آر پی ایف جموں آر گوپالا کرشنا راؤ اور متعدد فوجی افسران گزشتہ دو روز سے موقع پر موجود رہ کر آپریشن کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ زمینی صورتحال کا خود جائزہ لے رہے ہیں اور سیکورٹی گرڈ میں مزید مضبوطی کے احکامات جاری کیے گئے ہیں۔ اسی دوران منگل کی صبح جموں کے ستواری میں شہید اسپیشل فورس کمانڈو حوالدار گجندر سنگھ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے پروقار تعزیتی گلباری تقریب منعقد ہوئی۔ وائٹ نائٹ کور کے قائم مقام چیف آف اسٹاف بریگیڈیئر یدھویر سنگھ نے شہید کو سبز سلامی پیش کی، جس کے بعد ان کے جسد خاکی کو آخری رسومات کے لیے ان کے آبائی ضلع اتراکھنڈ روانہ کیا گیا۔ اس تقریب میں ڈی آئی جی پولیس جموں۔ کٹھوعہ۔ سامبا رینج شیو کمار شرما، ڈپٹی کمشنر جموں راکیش منہاس، اور سی آر پی ایف سمیت بی ایس ایف کے سینئر افسران بھی شریک ہوئے۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق مندرل۔ سنگھ پورہ کے برف پوش پہاڑی علاقوں میں قائم دہشت گردوں کے ٹھکانے کی نشاندہی کے بعد پیر کی دوپہر کئی افراد کو حراست میں لیا گیا۔ مشترکہ فورسز ان کمکنہ اوور گراؤنڈ ورکرز کی شناخت کر رہی ہیں جنہوں نے دہشت گردوں کو بڑی مقدار میں

راشن، دالیں، برتن اور دیگر ساز و سامان فراہم کیا تھا۔ فوج کی وائٹ نائٹ کور نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ 'آپریشن تراشی-ون' مسلسل جاری ہے اور گھیرے کو مزید سخت کر دیا گیا ہے جبکہ تلاشی کارروائی کا دائرہ وسیع کیا گیا ہے۔ فوج، پولیس اور سی آر پی ایف کے دستے ڈرونز اور کھوجی کتوں کی مدد سے گھنے جنگلات میں شدت پسندوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ دو سے تین دہشت گرد، جو مبینہ طور پر پاکستانی تنظیم جیش محمد سے وابستہ ہیں، اسی علاقے میں روپوش ہیں۔

نتین نبین آج

سنگھ سمیت کئی سینئر رہنما اس موقع پر موجود تھے۔ وہ پانچ مرتبہ کے ایم ایل اے ہیں اور واحد امیدوار کے طور پر سامنے آئے، جس سے وہ پارٹی کی تاریخ میں سب سے کم عمر صدر بن گئے۔ وزیر اعظم مودی نے دہلی میں پارٹی ہیڈکوارٹر پر بی جے پی کے قومی صدر کے طور پر انتخابی سرٹیفکیٹ دینے کے بعد نتین نبین کو مبارکباد دی۔ سبکدوش صدر جے پی نڈا، راجناتھ سنگھ، امت شاہ اور نتین گڈکری نے بھی نو منتخب صدر کو مبارکباد دی۔ پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے نڈا نے نئے صدر کو مبارکباد دی اور کہا کہ نتین نبین نے اس بڑی پارٹی کے 12 ویں قومی صدر کے طور پر ذمہ داری سنبھالی ہے۔ حالیہ انتخابی کارکردگی پر غور کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ 2024 "لوک سبھا انتخابات کے نتائج ہماری توقعات کے مطابق نہیں رہے۔ یہ نتائج نہ صرف پارٹی بلکہ عوام کے لیے بھی حیران کن تھے۔ ملک کے ووٹروں میں مایوسی اور ناراضگی پیدا ہوئی۔ ووٹروں نے طے کیا کہ آئندہ انتخابات میں وہ مودی جی کو مکمل حمایت دیں گے اور پارٹی کی ترقی کے لیے کام کریں گے۔" نڈا نے یاد دلایا کہ 2024 لوک سبھا انتخابات کے بعد حزب اختلاف ہریانہ انتخابات میں بہت پُر اعتماد تھا۔ "وہ نتائج آنے سے پہلے ہی مٹھائی بانٹنے کی تیاری کر رہے تھے۔ انہیں احساس نہیں تھا کہ ووٹروں نے زیادہ اعتماد سے پیدا ہونے والی چھوٹی غلطیوں کو درست کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہی ہوا ہریانہ میں۔ ہم نے مہاراشٹر میں مودی جی کی قیادت میں ریکارڈ فتح دیکھی اور آپ کی قیادت میں 27 سال بعد دہلی میں بھی کنول کھلا اور بی جے پی حکومت بنی۔ "ڈپٹی کمشنر کے لکشمن، جو انتخاب کے ریٹرننگ آفیسر تھے، نے اعلان کیا کہ نبین کے حق میں 37 سیٹوں پر نامزدگی کے کاغذات درست پائے گئے، جن میں وزیر اعظم مودی، مرکزی وزراء امت شاہ، راجناتھ سنگھ، نتین گڈکری، دھرمیندر پردھان، کرن رجیجو، ہردیپ پوری اور سبکدوش صدر جے پی نڈا کی حمایت شامل تھی۔ یوپی، گجرات، گوا، اروناچل پردیش اور دہلی سمیت کئی ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اور ریاستی بی جے پی صدور نے بھی ان کے حق میں نامزدگیاں جمع کرائیں۔ یہ انتخاب ایک وسیع داخلی عمل کے بعد ہوا جو نچلی سطح سے شروع ہو کر قومی سطح تک پہنچا۔ قومی صدر کا انتخاب اس وقت کیا گیا جب 36 میں سے 30 ریاستی بی جے پی یونٹوں نے اپنے صدور منتخب کر لیے، جس سے پارٹی کے الیکٹورل کالج کی شرط پوری ہوئی۔ نتین نبین کو 14 دسمبر 2025 کو قومی ورکنگ صدر مقرر کیا گیا تھا، جو اعلیٰ قیادت کے فیصلے کی نشاندہی کرتا تھا۔ نبین کی ترقی کو نسلی تبدیلی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، کیونکہ پارٹی اس سال اور اگلے سال کے اہم ریاستی انتخابات، بشمول بنگال، تمل ناڈو، آسام اور اتر پردیش، اور 2029 کے عام انتخابات سے قبل تنظیمی طاقت پر زور دے رہی ہے۔ پارٹی ذرائع نے نوٹ کیا کہ ان کی تقرری کانگریس کے برعکس ہے، جو اب بھی 84 سالہ ملیکارجن کھڑگے کی قیادت میں ہے۔

گاندربل میں پولیس

انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر فوری کارروائی یقینی بنائی جائے۔ ڈی جی پی نے اس موقع پر شرپسند اور امن مخالف عناصر کے خلاف سخت پیغام دیتے ہوئے کہا کہ ایسے عناصر جو امن و قانون کے لیے خطرہ بن رہے ہیں، ان کے خلاف سخت اور فیصلہ کن کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے افسروں پر زور دیا کہ قومی سلامتی سے متعلق معاملات میں زیرو ٹالرنس اپنایا جائے اور کسی بھی قسم کی تخریبی سرگرمی کو ہرگز برداشت نہ کیا جائے۔ تاہم انہوں نے یہ بھی کہا کہ پولیس کا عوام دوست رویہ برقرار رہنا چاہیے تاکہ پولیس اور عوام کے درمیان باہمی اعتماد مزید مضبوط ہو۔ انہوں نے گاندربل پولیس کی کوششوں اور کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا کہ افسران اور اہلکار پیشہ ورانہ جذبے کے ساتھ کام کر رہے ہیں، جسے مزید تقویت دینے کی ضرورت ہے تاکہ ضلع میں امن و امان برقرار رکھا جا سکے۔ اس موقع پر ڈی جی پی نے گاندربل میں ملٹی یوٹیلٹی سینٹر سمیت کئی دوسری بنیادی سہولیات کا بھی افتتاح کیا، جس کا مقصد پولیس اہلکاروں کو بہتر انفراسٹرکچر، معاون سہولیات اور بہتر کام کرنے کا ماحول فراہم کرنا ہے۔ یوم جمہوریہ سے قبل وادی بھر میں سیکورٹی سخت کر دی گئی ہے اور گاندربل پولیس نے یقین دلایا ہے کہ کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے نمٹنے کے لیے فورس مکمل الرٹ پر ہے، جبکہ تمام حساس مقامات پر نگرانی کو مزید بڑھا دیا گیا ہے۔

ہم نے ہندوستان کے

دوبارہ پتھراؤ یا دہشت گردی کو فروغ دینا چاہتی ہیں۔ فاروق عبداللہ نے واضح الفاظ میں کہا کہ ان کی جماعت نے ملک کے ساتھ رہنے کی خاطر قربانیاں دی ہیں اور وہ آج بھی ملک کیلئے ہر طرح کی آزمائش کا سامنا کرنے کیلئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا، 'ہم نے ہندوستان کے ساتھ رہنے کیلئے گولیاں کھائی ہیں اور اگر ضرورت پڑی تو دوبارہ بھی کھائیں گے۔' انہوں نے بی جے پی کے ان لیڈروں کو بھی سخت جواب دیا جنہوں نے جموں کو کشمیر سے الگ ریاستی درجہ دینے کی بات کی تھی۔ فاروق عبداللہ نے کہا کہ نیشنل کانفرنس نے کبھی بھی ایسی سوچ کو قبول نہیں کیا اور نہ ہی ریاست کو مزید تقسیم کرنے کے حق میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ لداخ کو الگ یونین ٹریٹری بنانے کا کوئی فائدہ وہاں کے عوام کو نہیں ہوا اور آج لداخ کے لوگ خود کہہ رہے ہیں کہ وہ دوبارہ جموں و کشمیر کے ساتھ جڑنا چاہتے ہیں۔ پی ڈی پی صدر محبوبہ مفتی کی جانب سے پیر پنچال اور چناب ویلی کو الگ ڈویژن بنانے اور مزید اضلاع قائم کرنے کے مطالبے پر فاروق عبداللہ نے اسے 'ڈکسن پلان کی باقیات' قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کو دریائے چناب کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی جو تجویز اقوام متحدہ کے نمائندہ اوون ڈکسن نے 1950 میں پیش کی تھی، وہ پرانی اور ناقابل عمل ہے اور آج بھی کچھ لوگ اسی سوچ کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر وہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ موجودہ اضلاع ہی کافی ہیں، ضرورت صرف بہتر انتظام چلانے کی ہے، نہ کہ نئی انتظامی تقسیم کی۔ بیروزگاری کے مسئلے پر محبوبہ مفتی کے تبصرے کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے انہیں یہ دیکھنا چاہیے کہ بطور وزیر اعلیٰ انہوں نے خود اپنے دور میں کون سے اقدامات کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بیروزگاری کا رونا رونے والوں نے اپنے دور میں تو جوانوں کیلئے کون سی ٹھوس پالیسیاں بنائیں، یہ بھی عوام جانتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے وزیر اعظم نریندر مودی کو 'بورڈ آف پیس' میں شامل ہونے کی دعوت پر فاروق عبداللہ نے کہا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان دیرینہ تعلقات ہیں، اگرچہ کبھی کبھار ان میں اتار چڑھاؤ بھی آیا، تاہم امید ہے کہ یہ رشتہ مضبوطی کے ساتھ آگے بڑھے گا۔ انہوں نے پاکستان سے بات چیت کے حوالے سے بھی کہا کہ میڈیا کو 'پاکستان فوبیا' سے باہر آنا چاہیے اور اس حقیقت کو قبول کرنا چاہیے کہ پڑوسی بدلے نہیں جا سکتے، اسی لیے مذاکرات اور مکالمہ ہی واحد راستہ ہے۔

سپیکر جموں و کشمیر

جیسے ادارے نے عوام کی شرکت کو یقینی بنایا۔ انہوں نے ہندو صحیفوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ قانون ساز دھرم کے خادم ہوتے ہیں، طاقت کے مالک نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مقننہ عوام کی فلاح و بہبود اور تحفظ کے لئے جوابدہ۔ عبدالرحیم راتھر نے کہا کہ اسی طرح اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا کہ قانون سازوں کو اپنے اختیارات انصاف، دیانت اور ذمہ داری کے ساتھ ان لوگوں کے حق میں استعمال کرنا چاہیے جن کی وہ خدمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا،'' آئین ایک ایسی مقننہ کا تصور پیش کرتا ہے جو شفاف، جوابدہ اور عوام کے سامنے جواب دہ ہو۔ یہ مقننہ کو قوانین بنانے، انتظامیہ کی نگرانی کرنے، عوامی اخراجات کی منظوری دینے اور بحث و اختلاف رائے کے لئے ایک موثر فورم فراہم کرنے کی بھاری ذمہ داری سونپتا ہے۔'' سپیکر نے کہا کہ جمہوریت میں مقننہ محض قانون سازی کا ادارہ نہیں ہے بلکہ یہ عوام کی اجتماعی آواز، ضمیر اور ان کی خواہشات کی محافظ ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مقننہ کی جوابدہی کا ایک اہم ذریعہ سنجیدہ، جامع اور باریک بینی سے جانچی گئی قانون سازی ہے۔ انہوں نے کہا،'' ایوان میں وقار اور گہرائی کے ساتھ ہونے والی بحث اس بات کا طاقتور پیغام دیتی ہے کہ عوامی مسائل کو سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے جبکہ عجلت میں، مناسب بحث یا متعلقہ فریقوں سے مشاورت کے بغیر بنائے گئے قوانین عوامی اعتماد کو کمزور کر سکتے ہیں۔'' سپیکر موصوف نے یہ بھی نشاندہی کی کہ قانون ساز ایوانوں میں بدنظمی، خلل اور گرتے ہوئے وقار پر عوامی تشویش میں اضافہ ہوا ہے۔ اگرچہ اختلاف رائے جمہوریت کا لازمی جزو ہے، لیکن مسلسل خلل عوامی اعتماد کو مجروح کرتا ہے۔ انہوں نے مقننہ کی جوابدہی کے ایک اور اہم پہلو پر زور دیا جو انتظامیہ کی موثر نگرانی ہے۔ انہوں نے کہا،'' سوالات، توجہ دلاؤ نوٹس، کمیٹیوں کی غور و خوض اور بجٹ کی جانچ محض ضابطہ جاتی کارروائیاں نہیں بلکہ وہ ذرائع ہیں جن کے ذریعے مقننہ عوامی مفاد کا تحفظ کرتی ہے۔'' عبدالرحیم راتھر نے کہا کہ ڈیجیٹل دور میں جوابدہی کے لئے زیادہ شفافیت اور شہریوں کے ساتھ براہ راست رابطہ بھی ضروری ہے۔ لائیو ٹیلی کاسٹ، کھلے کمیٹی نظام، قابل رسائی قانون ساز ریکارڈ اور ٹیکنالوجی کے استعمال سے مقننہ اور عوام کے درمیان فاصلے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر سپیکر عبدالرحیم راتھر کے ہمراہ سیکرٹری جموں و کشمیر قانون ساز اسمبلی منوج کمار پنڈتا بھی تھے۔

رشوت خور ملازمین

جموال، جونیئر اسسٹنٹ اور ایگزیکٹو انجینئر او دھم پور کے دفتر میں تعینات جیت کمار کمپیوٹر آپریٹر نے شکایت کنندہ سے ٹھیکہ داری کارڈ جاری کرنے کیلئے رشوت کا مطالبہ کیا۔ چونکہ شکایت کنندہ رشوت نہیں دینا چاہتا تھا، اس لیے اس نے ملزم سرکاری ملازم کے خلاف قانون کے تحت قانونی کارروائی کرنے کے لیے اے سی بی سے رجوع کیا۔ تفصیل کی وصولی پر، ایک محتاط تصدیق کی گئی، جس نے متعلقہ سرکاری ملازم کی طرف سے رشوت کی مانگ کی تصدیق کی اور اسی کے مطابق، ایک مقدمہ زیر نمبر 02/2026 جو برائے انسداد بدعنوانی، ایکٹ پر درج کیا گیا۔ تفتیش کے دوران، ایک ٹریپ ٹیم جس کی سربراہی ڈپٹی ایس پی رینک کے افسر کو تعینات کیا گیا۔ ٹیم نے ایک کامیاب جال بچھا دیا اور ملزم سرکاری ملازمین کو آزاد گواہوں کی موجودگی میں شکایت کنندہ سے 12000 روپے رشوت طلب کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ ٹریپ ٹیم سے وابستہ آزاد گواہوں کی موجودگی میں ملزمان کے قبضے سے رشوت کی رقم بھی برآمد کر لی گئی۔ اس کے علاوہ مجسٹریٹ کی موجودگی میں بالترتیب رام نگر اور للدن پاور ہاؤس ادھم پور میں بھی تلاشی لی گئی۔ بیان کے مطابق ایک اور معاملے میں، اے سی بی کو ایک شکایت موصول ہوئی جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ اے ایس آئی زمرت منہاس نے شکایت کنندہ کو پولیس اسٹیشن مینڈھر میں بلایا، ایک عبدالقیوم کی شکایت پر اس کی رقم واپس نہیں کی۔ شکایت کنندہ نے رقم واپس کرنے کے لیے کچھ وقت کی درخواست کی اور عبدالقیوم راضی ہو گئے۔ اس کے بعد اے ایس آئی زمرت منہاس نے عبدالقیوم سے معاملہ طے کرنے کے لیے شکایت کنندہ سے رشوت طلب کرنا شروع کر دی۔ اس نے اسے دھمکی بھی دی کہ اگر اس نے رشوت نہیں دی تو وہ اس کے خلاف پی ایس اے کے تحت مقدمہ درج کرے گا۔ چونکہ شکایت کنندہ ایک غریب شخص ہے اور مذکورہ ملزمین کو غیر قانونی تسلی نہیں دینا چاہتا تھا، اس لیے اس نے رابطہ کیا اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لیے پولیس اسٹیشن اے سی بی راجوری میں تحریری شکایت درج کروائی۔ اس کے مطابق کیس ایف آئی آر نمبر 01/2026 پی ایس اے سی بی راجوری میں درج کیا گیا اور تحقیقات شروع کی گئی۔ دوران تفتیش ٹیم تشکیل دی گئی۔ ٹیم نے اے ایس آئی زمرت منہاس کو شکایت کنندہ سے 5000 روپے رشوت طلب کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ ملزم کو موقع پر ہی گرفتار کیا گیا اور اس کے بعد مینڈھر، سورنکوٹ اور جموں میں ملزم کے رہائشی مکانات کی تلاشی بھی لی گئی۔ ایک اور معاملے میں اے سی بی نے تحریری شکایت کی بنیاد پر الزام لگایا کہ شکایت کنندہ نے پٹواری محمد رزاق نے پٹوار حلقہ سوکر/پروری، کوٹرنکا میں اپنی تین بیٹیوں کا نام ریونیو ریکارڈ میں درج کرنے کے لیے تعینات کیا۔ تاہم متعلقہ پٹواری نے شکایت کنندہ سے اپنی بیٹیوں کا نام کھسرہ گرداوری میں درج کرانے کے لیے رشوت طلب کی۔ چونکہ شکایت کنندہ ایک غریب شخص ہے اور مذکورہ پٹواری کو غیر قانونی تسلی نہیں دینا چاہتا تھا، اس لیے اس نے رابطہ کیا اور اس کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے لیے پولیس اسٹیشن اے سی بی راجوری میں تحریری شکایت درج کروائی۔ اس کے مطابق ایف آئی آر نمبر 02/2026 پی ایس اے سی بی راجوری میں درج کیا گیا اور تحقیقات شروع کی گئی۔ کیس کے اندراج کے بعد پی ایس اے سی بی راجوری کی ایک ٹیم نے محمد رزاق، پٹواری کو شکایت کنندہ سے 10,000 روپے بطور رشوت طلب کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔ ملزم کو موقع پر گرفتار کر لیا گیا اور بعد از اں ملزم کے رہائشی مکانات کی تلاشی لی گئی۔ بیان کے مطابق تینوں معاملات میں مزید تفتیش جاری ہے۔

جموں و کشمیر میں

گے۔ ان سرگرمیوں میں مباحثے، مکالمے، انٹرا ایکٹو سیشن، اور مختلف مقابلے شامل ہوں گے جن میں ڈرائنگ، پینٹنگ، مضمون نویسی، اسٹیج پرفارمنس اور ثقافتی پروگراموں کو خصوصی اہمیت دی جائے گی۔ انتخابی کمیشن ہند نے ہدایت دی ہے کہ تقریبات صبح 11 بجے منعقد کی جائیں، تاہم مقامی ضرورت کے مطابق پروگرام کسی بھی مناسب وقت پر کیا جا سکتا ہے۔ ایسے علاقوں میں جہاں 24 اور 25 جنوری کو تعطیل ہوگی، وہاں تقریب 23 جنوری کو منائی جا سکتی ہے تاکہ تمام اداروں میں جشن کی یکسانیت برقرار رہے۔ اس موقع پر تمام افسران اور ملازمین کو نیشنل ووٹرز ڈے کا حلف بھی دلایا جائے گا تاکہ جمہوری عمل میں شفافیت، ذمہ داری اور فعال شرکت کو فروغ دیا جا سکے۔ اداروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنی سرگرمیوں کی تصاویر اور رپورٹس سرکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر #NVD2026 ہیش ٹیگ کے ساتھ شیئر کریں۔ حکومت نے اس سلسلے میں انتظامی سیکرٹریوں، ڈویژنل کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو سختی سے ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں ہدایات پر موثر عملدرآمد کو یقینی بنائیں اور یوم رائے دہندگان کو با مقصد اور کامیاب بنانے کے لیے تمام سرگرمیوں کی نگرانی کریں۔ اہم حکام کا ماننا ہے کہ یوم رائے دہندگان نہ صرف نوجوان طبقے میں جمہوریت کے تئیں بیداری پیدا کرتا ہے بلکہ انہیں قومی تعمیر میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب بھی دیتا ہے۔ جموں و کشمیر میں یہ دن ایسے وقت میں منایا جا رہا ہے جب الیکشن کمیشن نئی نسل کے ووٹروں کو انتخابی عمل سے جوڑنے کیلئے خصوصی مہم چلا رہا ہے۔

کشمیر پنڈتوں کے

دوبارہ آباد ہوں۔ پی ڈی پی ہیڈکوارٹر گاندھی نگر جموں میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے محبوبہ مفتی نے کہا کہ کشمیری پنڈت اپنے بارے میں فیصلہ خود کریں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ کشمیر میں ہر کوئی ان کی واپسی چاہتا ہے۔ وہ وادی سے جبری نقل مکانی کے 36 سال مکمل ہونے پر گزشتہ دو دنوں سے جاری کشمیری پنڈتوں کے احتجاج اور مطالبات کے بارے میں ایک سوال کا جواب دے رہی تھیں۔ محبوبہ مفتی نے کہا کہ انہوں نے حال ہی میں لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملاقات میں یہ بات رکھی کہ کشمیری پنڈتوں کے دو اراکین کو اسمبلی میں نامزد کرنے کے بجائے ان کے لیے دو نشستیں مخصوص کی جائیں۔ ان کا کہنا تھا: "انہیں آنے دیں، وہ الیکشن لڑیں، ووٹ مانگیں، مسلمان بھی انہیں ووٹ دیں گے۔ یہی طریقہ ہے کہ دونوں برادریاں دوبارہ قریب آ سکیں گی۔" انہوں نے کہا کہ ممبئی یا کسی اور شہر میں بیٹھے کسی شخص کو اسمبلی میں نامزد کرنے سے نہ زمینی نمائندگی سامنے آتی ہے اور نہ ہی اس سے کشمیری پنڈت برادری کو کوئی حقیقی فائدہ ہوتا ہے۔ پی ڈی پی صدر نے کہا کہ مقامی سطح پر رابطہ، اشتراک اور باہمی احترام سے ہی کشمیری پنڈتوں کی باوقار واپسی ممکن ہے۔ انہوں نے تاکید کی: "وہ ہمارے بھائی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ وہ دوبارہ ہمارے درمیان رہیں تاکہ کشمیر ایک مکمل اور متحد معاشرہ بن سکے۔"

ڈپٹی کمشنر بارہمولہ نے

خطرے کو کم کرنے کے لیے تمام ضروری احتیاطی اور حفاظتی اقدامات کو اپنایا جائے۔ دریں اثنا، منگا شیر پا نے ہدایت دی کہ کام

کی تکمیل کے دوران جہاں بھی ممکن ہو ٹریفک موڑنے کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے، عام لوگوں کو کم سے کم تکلیف کو یقینی بنایا جائے اور گاڑیوں کی ہموار نقل و حرکت کو برقرار رکھا جائے۔ ڈی سی نے بروقت تکمیل کی اہمیت پر زور دیا، معیار کے معیارات کی پاسداری کی اور زمین پر موجود افسران پر زور دیا کہ وہ باقاعدہ نگرانی کریں اور حفاظتی اصولوں کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنائیں

برفباری کی

ہیں، آج وہ اسے ایک نئے روپ میں دیکھیں گے، جبکہ اس کی وراثتی قدر برقرار ہے۔ گرگ کے مطابق، پیدل چلنے والے پل سے مقامی لوگوں اور سیاحوں کے لیے یکساں طور پر نقل و حرکت میں نمایاں بہتری آنے کی امید ہے، خاص طور پر مصروف تجارتی علاقوں جیسے لال چوک، پولو ویو، مائسمہ اور ملحقہ علاقوں میں، جہاں سال بھر لوگوں کی آمد و رفت ہوتی ہے۔ اس نے لیفٹیننٹ گورنر کا شکریہ ادا کیا کہ اس پل کو مقامی تاجروں اور تاجروں کے لیے وقف کرنے کے لیے انہوں نے لیفٹیننٹ گورنر کا شکریہ ادا کیا۔ اس منصوبے کی سہولت فراہم کرنے میں ایسوسی ایشن کے صدر۔ گرگ نے سمارٹ سٹی سپورٹ ٹیم کی تعریف کرتے ہوئے انہیں کام کی تکمیل پر مبارکباد پیش کی۔ "زمین پر ملنے والا ردعمل ظاہر کرتا ہے کہ اس علاقے میں سیاحوں اور مقامی لوگوں کی آمد پہلے ہی بہت زیادہ ہے، اور اس طرح کے منصوبے ایک متحرک شہری اور سیاحتی مرکز کے طور پر سری نگر کی پوزیشن کو مزید مضبوط کریں گے۔" انہوں نے کہا۔ شہر کے تاریخی کردار کو برقرار رکھتے ہوئے شہری انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے کے لیے وسیع تر کوششیں۔" یہ اسمارٹ سٹی کی طرف سے ایک اور نیا تحفہ ہے، اور ہم ملک بھر کے سیاحوں کو مدعو کرتے ہیں کہ وہ سیر کریں، ریور فرنٹ کے ساتھ ساتھ چلیں اور سری نگر کو ایک نئے انداز میں تجربہ کریں۔

فوج نے اوڑی

کے بارے میں بھی رہنمائی کی گئی۔ اس اقدام کو نوجوانوں، سابق فوجیوں اور ان کے خاندانوں کی جانب سے زبردست پذیرائی ملی، جنہوں نے مقامی آبادی کی سماجی و اقتصادی ضروریات کو پورا کرنے میں مسلسل کوششوں کے لیے ہندوستانی فوج کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ بہت سے شرکاء نے زور دیا کہ اس طرح کے روزگار میلوں کا باقاعدگی سے انعقاد کیا جائے تاکہ وسیع تر رسائی اور زیادہ اثر کو یقینی بنایا جا سکے۔ یہ روزگار میلہ قومی تعمیر اور کمیونٹی کی بہبود کے لیے ہندوستانی فوج کی پائیدار وابستگی کے ثبوت کے طور پر کھڑا ہے، جس سے ہندوستانی فوج اور جموں و کشمیر کی مقامی آبادی کے درمیان اعتماد اور تعاون کے گہرے رشتے کو مزید تقویت ملتی ہے۔

سرینگر ضلع میں منشیات

کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ منشیات کے مسئلے کو موثر طریقے سے حل کرنے کے لیے نافذ کرنے والے اقدامات کو تحت حفاظتی اقدامات، آگاہی مہم، اور بحالی کے تعاون کے ساتھ مکمل کیا جانا چاہیے۔ ڈی سی نے سری نگر کو منشیات سے پاک بنانے کے لیے آئی ای سی کی سرگرمیوں اور کمیونٹی کی شرکت پر زور دیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایس ایس پی سری نگر نے منشیات کے نیٹ ورک کو ختم کرنے میں انٹیلی جنس پر مبنی پولیسنگ اور ایجنسیوں کے درمیان رابطہ کاری کے کردار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے پارسلز اور کنسائنمنٹس کی بہتر جانچ پڑتال کو یقینی بناتے ہوئے مالی تحقیقات، اثاثوں کی ضبطی اور ٹرانزٹ روٹس کی نگرانی کے ذریعے منشیات فروشوں کے خلاف سخت کارروائی پر زور دیا۔ میٹنگ میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سری نگر عادل فرید نے شرکت کی۔ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، عمر شاہ؛ ایس ڈی ایم ویسٹ عرفان بہادر؛ ایس ڈی ایم ایسٹ، زبیر احمد؛ ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر ڈاکٹر مختار احمد۔ اے آر ٹی او، معظم علی اور ایکسائز، ڈرگ کنٹرول آرگنائزیشن، ڈی وائی ایس ایس کے افسران، اے ٹی ایف کے سربراہان ڈی وائی ایس پی اے این ٹی ایف، صدر رجسٹرڈ مین پرائیویٹ کوچنگ سینٹرز ایسوسی ایشن، سری نگر اور دیگر متعلقہ۔

جے کے ای ڈی

صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا، جس سے وہ اپنے کاروباری اداروں کو بڑھانے، مسابقت کو بہتر بنانے اور پائیدار کاروباری ماڈلز تیار کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ یہ پہل RAMP پروگرام کے وسیع تر مقاصد سے ہم آہنگ ہے، جو ملک بھر میں MSME ماحولیاتی نظام کو مضبوط اور جدید بنانا چاہتا ہے۔ مضامین کے ماہرین کی طرف سے تیار کردہ نصاب میں کاروباری منصوبہ بندی، مارکیٹنگ کی حکمت عملی، ڈیجیٹل ٹولز کا استعمال، مالی خواندگی، قانونی تعمیل، جدت طرازی اور قائدانہ ترقی سمیت اہم شعبوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تربیت میں شرکاء کو عملی، حقیقی دنیا کی کاروباری بصیرت فراہم کرنے کے لیے رہنمائی کے سیشنز، کیس اسٹڈیز، انٹرا ایکٹو مباحثے اور ہینڈ آن ورکشاپس بھی شامل ہیں۔ شعبہ کے مخصوص سیشنز نے MDPs کا ایک اہم جز و تشکیل دیا، جس میں ڈسٹرکٹ انڈسٹریز سینٹرز (DICs)) اور لیبر اینڈ ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماہرین ڈومین سے متعلق رہنمائی کا اشتراک کرنے کے لیے شرکاء کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں

وندے ماترم کی

وندے ماترم کی اتحاد، عقیدت اور قومی شناخت کی علامت کے طور پر پائیدار مطابقت پر بھی زور دیا۔ اس اقدام کا مقصد خاص طور پر نوجوان نسل میں وندے ماترم کی تاریخی اہمیت کے بارے میں بیداری کو فروغ دینا اور حب الوطنی، سماجی ہم آہنگی اور ملک کی بھرپور میراث کے احترام کے جذبات کو تقویت دینا ہے۔ اسی طرح ہندواڑہ چوک پر وندے ماترم کے 150 سال کی یاد میں پولیس بینڈ ریلی کا انعقاد کیا گیا۔

ڈی آئی جی جنوبی کشمیر

کی۔ میٹنگ کے دوران سیکورٹی تیاریوں، جرائم کے رجحانات، عسکریت پسندی کے خلاف آپریشنز، جرائم کی روک تھام اور عوامی تحفظ کے اقدامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈی آئی جی ایس کے آر نے پولیس کے مختلف یونٹس کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور بہتر کوآرڈینیشن، انٹیلی جنس پر مبنی پولیسنگ اور جرائم پیشہ اور سماج دشمن عناصر کے خلاف بروقت کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈی آئی جی ایس کے آر نے پیشہ ورانہ مہارت کے اعلیٰ معیار کو برقرار رکھنے، کمیونٹی پولیسنگ کو مضبوط بنانے اور عوامی شکایات کے فوری جواب کو یقینی بنانے پر زور دیا۔ انہوں نے افسران کو احتیاطی اقدامات کو تیز کرنے، زمین پر پولیس کی نمائش کو بہتر بنانے اور ضلع میں امن و استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے لگن کے ساتھ کام کرنے کی بھی ہدایت کی۔ ادھر ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس ایس کے آر اننت ناگ جاوید اقبال متو۔ آئی پی ایس نے ضلع کولگام کا دورہ کیا اور آئندہ یوم جمہوریہ 2026 کے پرامن جشن کے لئے تیاریوں کا جائزہ لینے کے لئے کانفرنس ہال ڈی پی او کولگام میں جرائم اور سیکورٹی جائزہ اجلاس کی صدارت کی۔ میٹنگ میں ایس ایس پی کولگام شری عنایت علی چودھری۔ آئی پی ایس، اے ایس پی کولگام شری محمد آفتاب اعوان۔ جے کے پی ایس، اے ایس پی این ایچ ڈبلیو قاضی گنڈ شری ممتاز علی بھٹی۔ جے کے پی ایس، تمام ایس ڈی پی اوز، ڈی وائی ایس پی ایچ کیو آر ایس کولگام، تمام ڈی وائی ایس پی او پیز، ایس ایچ اوز اور ضلع کے دیگر سینئر افسران نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران، ڈی آئی جی ایس کے آر اننت ناگ نے سیکورٹی کے مجموعی منظر نامے، انسداد بغاوت اور جرائم کا جائزہ لیا اور تمام افسران کو ہدایت دی کہ وہ UAPA/NDPS اور دیگر جرائم کی جانچ کے معیار کو تیز کریں۔ انہوں نے امن و استحکام کے لیے خطرہ بننے والے عناصر کے خلاف سخت چوکسی کی ضرورت پر زور دیا اور متعلقہ دائرہ اختیار میں اعلیٰ سطح کی چوکسی برقرار رکھنے، مربوط گشت، حقیقی وقت میں انٹیلی جنس شیئرنگ اور مسلسل نگرانی کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے افسران بالخصوص ایس ایچ اوز پر بھی زور دیا کہ وہ جرائم کی حفاظت اور سراغ لگانے میں سخت محنت کریں اور انسداد بغاوت کی کارروائیوں سے نمٹنے کے دوران پیشہ ورانہ انداز اپنانے پر زور دیا۔ ڈی آئی جی ایس کے آر کو آئندہ یوم جمہوریہ 2026 کی تقریبات کے سلسلے میں کیے گئے حفاظتی اقدامات کے بارے میں بھی بریفنگ دی گئی۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ تمام ضروری انتظامات کریں اور یوم جمہوریہ کی پرامن تقریبات کے لیے ضلع بھر کے حساس مقامات پر چوکسی برقرار رکھیں۔ اجلاس شریک افسران کی طرف سے اس یقین دہانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا کہ انہیں دی گئی ہدایات کو زمینی سطح پر مکمل طور پر پیش کیا جائے گا۔

سپریم کورٹ کا

سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں کہا:" ریاستی پولیس کو پی سی ایکٹ کے تحت مرکزی سرکار کے ملازمین کے خلاف مقدمہ رجسٹر کرنے یا تفتیش کرنے سے منع کرنا قانون کی منشا کے خلاف ہوگا۔" یہ فیصلہ اُس وقت سامنے آیا جب عدالت نے راجستھان ہائی کورٹ کے اس فیصلے کو برقرار رکھا، جس میں راجستھان اے سی بی کی جانب سے ایک مرکزی ملازم کے خلاف بدعنوانی کا مقدمہ درج کرنے کو قانونی قرار دیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے بھی واضح کیا تھا کہ صرف سی بی آئی ہی ایسے مقدمات دائر کر سکتی ہے، یہ تصور غلط اور بے بنیاد ہے۔ سپریم کورٹ کے تازہ فیصلے کو ملک بھر کی ریاستی پولیس اور اینٹی کرپشن ایجنسیوں کے لیے ایک بڑا قانونی سہارا تصور کیا جا رہا ہے، کیونکہ اس سے مرکزی ملازمین کے خلاف بدعنوانی کی شکایات کی براہ راست اور مقامی سطح پر تفتیش میں آسانی پیدا ہوگی۔

ڈی ایل ایس اے

آگاہ کیا اور کمیونٹی کے اراکین کو بچوں کی شادی یا متعلقہ مسائل سے متعلق معاملات میں قانونی مدد حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ پروگرام میں مقامی باشندوں، والدین اور کمیونٹی کے عمائدین کی فعال شرکت کا مشاہدہ کیا گیا۔ ڈی ایل ایس اے سری نگر نے مسلسل قانونی خواندگی اور کمیونٹی کی شمولیت کے اقدامات کے ذریعے بیداری پیدا کرنے اور بچوں کی شادی سے پاک معاشرے (بال ویوہ مکت بھارت) کے لیے کام کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔

محکمہ تعلیم کے سربرھان

امید ہے کہ باورچیوں کا مسئلہ بہت جلد حل کیا جائے گا۔ انہوں نے ڈپٹی چیف ایجوکیشن آفیسر محترمہ انجم راجا اور پرنسپل نکہت میر کے ہمراہ اس موقعہ پر باورچیوں کی جانب سے لگائے گئے سٹالز کا معائنہ کیا اور انکے پکوانوں کی تعریف کی۔ تقسیم انعامات کی تقریب کے دوران چیف ایجوکیشن آفیسر نے مقابلے میں شریک مڈل سکول رنگ ٹینگ کی یاسمین آرا کو پہلا انعام، بائز مڈل سکول چھتہ بل کی افروزہ اختر کو دوسرا انعام جبکہ گرلز مڈل سکول کنہ کدل کی سہیلہ کو تیسرے انعام کے لئے اسناد اور مومنٹو تقسیم کئے۔ تقریب سے پرنسپل نکہت میر نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے حاضرین کو مڈ ڈے میلز اسکیم کے مقاصد اور پس منظر سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ اس اسکیم کے دیگر مقاصد کے ساتھ ساتھ بچوں کو مقوی غذا فراہم کر کے انکی جسمانی نشوونما کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ انہوں نے اسکیم کی موجودہ صورتحال کے بارے میں بھی آگہی فراہم کی اور اس طرح کے پروگرام کا انعقاد کرنے کیلئے ذالڈگر زون کا شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے آخر میں زونل ایجوکیشن آفیسر محمد مقبول شاہ نے چیف ایجوکیشن آفیسر غلام محی الدین بٹ، ڈپٹی چیف ایجوکیشن آفیسر انجم راجا اور پرنسپل نکہت میر کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ انکی موجودگی سے نہ صرف زون کے تعلیمی ماحول کو نئی جلا ملے گی بلکہ باورچیوں اور دیگر عملے کی بھی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ انہوں نے باورچیوں کے رول کو سراہا اور کہا کہ ایسی تقریبات سے انہیں اپنے ہنر اور اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ انہوں نے تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے آرگنائزنگ کمیٹی سے وابستہ ماہر تعلیم ناظمہ اختر، سمینہ اختر اور صنوبر جی کے علاوہ زون کے مختلف سکولوں اور زونل آفس سے وابستہ عملے کا بھی شکریہ ادا کیا۔ تقریب کے آخر میں پرنسپل نکہت میر کے ہاتھوں گرلز ہائی سکول آرامین مندر اور گرلز ہائی سکول فتح کدل سے وابستہ باورچیوں کو کنسولیشن پرائز سے نوازا گیا۔ زونل ایجوکیشن آفیسر محمد مقبول شاہ نے اس نمائندے کو بتایا کہ زون میں باورچیوں کے لئے تین مرحلوں میں پکوانی مقابلے کا انعقاد کیا گیا جس میں زون کے درجنوں سکولوں سے وابستہ باورچیوں نے پکوانی مہارت، تخلیقی صلاحیتوں اور پیشکش کے فن کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان مقابلوں کا انعقاد چیف ایجوکیشن آفیسر کی ہدایت پر کیا گیا۔

محبوبہ مفتی کا

علیحدگی پسندوں اور دہشت گردوں کی حمایت کی ہے اور بھارت کے آئینی اختیار پر سوال اٹھایا ہے۔ ان کی تازہ ترین مانگ اسی رویے کا تسلسل ہے۔ انہوں نے کہا،'' جب بھی پی ڈی پی سیاسی اعتبار سے غیر متعلقہ محسوس کرتی ہے، محبوبہ مفتی پاکستان کی حمایت یافتہ بیانیے کا سہارا لیتی ہیں تاکہ اپنی سیاسی بقاء قائم رکھ سکیں۔ یہ ڈویژن کی مانگ کسی بھی طرح بااختیار بنانے کے لیے نہیں بلکہ ملک میں انتشار اور الجھن پیدا کرنے کے لیے ہے۔'' بی جے پی ترجمان نے واضح کیا کہ جموں خطے کے انتظامی یا سیاسی ڈھانچے کو کسی بھی قسم کی نرم رویہ پالیسی کے تحت تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا،'' سابقہ ڈوڈہ، پونچھ اور راجوری جموں خطے کا فخر ہیں۔ یہاں کے لوگ وطن پرست، پرامن اور ترقی پسند ہیں۔ وہ محبوبہ مفتی کی زہر آلود اور پاکستان نواز سیاست کے لیے وقت نہیں نکالیں گے۔'' الطاف ٹھاکر نے بی جے پی کے موقف کو دہرایا کہ جماعت متوازن علاقائی ترقی، منصفانہ انتظام اور قومی یکجہتی کے لیے پُر عزم ہے اور پی ڈی پی کو خبردار کیا کہ بھارت کی سالمیت کے خلاف کسی بھی ایجنڈے کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا،'' محبوبہ مفتی کو واضح کر دینا چاہیے ــــ جموں قابل سودا نہیں، بھارت کی یکجہتی غیر قابل مذاکرات ہے اور پی ڈی پی کا پاکستانی ایجنڈا ہر سطح پر بے نقاب اور ناکام ہوگا۔ بی جے پی یہ جنگ سڑکوں، اداروں اور عوام کے سامنے لڑے گی اور ہم کامیاب ہوں گے۔''

بارھمولہ پولیس نے

کے لیے حتمی سیکورٹی پلان پر عمل کرنے پر اتفاق رائے کے ساتھ میٹنگ کا اختتام ہوا۔

احساس فونڈیشن

انہوں نے اتحاد، اخوت اور سماجی ذمہ داریوں پر زور دیتے ہوئے احساس فاؤنڈیشن کی کاوشوں کو سراہا اور کہا کہ اس طرح کی مذہبی و روحانی محافل نوجوان نسل کو امن، نظم و ضبط اور اخلاقی قدروں کی طرف راغب کرتی ہیں۔ مہمانانِ اعزاز میں غلام محی الدین وانی جوائنٹ ڈائریکٹر فشریز شامل تھے جنہوں نے فاؤنڈیشن کی دینی و سماجی خدمات کو قابل تحسین قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسے اجتماعات معاشرے میں روحانی بیداری اور اخلاقی اصلاح کا ذریعہ بنتے ہیں۔ معروف کشمیری صوفی شاعر سہیل احمد المعروف راج صاحب نے بھی بطور مہمان اعزاز شرکت کی۔ انہوں نے اپنے صوفیانہ کلام کے ذریعے سفر معراج کی روحانی عظمت کو بیان کیا جس نے محفل کو جذباتی اور روحانی رنگ بخشا۔ احساس فاؤنڈیشن کی جنرل سیکرٹری محترمہ عابدہ رشید نے اپنے پیغام میں کہا کہ محفل معراج صرف یادگار نہیں بلکہ خود احتسابی، روحانی اصلاح اور اللہ سے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے فاؤنڈیشن کے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ آئندہ بھی دینی و سماجی بیداری کے ایسے پروگرام منعقد کرتی رہے گی۔ محفل میں نعتیہ کلام، روحانی بیانات اور شب معراج کی فضیلت پر روشنی ڈالی گئی۔ لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کر کے اس روحانی محفل کو یادگار بنا دیا۔ اختتام پر محترمہ عابدہ رشید نے مہمان خصوصی، مہمانان اعزاز، شعراء، نعت خواں حضرات اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے خصوصی طور پر فیضان محمد ڈائریکٹر سمزن فوڈز کا احساس فاؤنڈیشن کے ہر پروگرام میں مسلسل تعاون پر شکریہ ادا کیا، جبکہ امتیاز احمد کی معاونت کو بھی سراہا۔ فاؤنڈیشن نے اسپانسرز پریستان اور میڈیا لائن ایڈورٹائزنگ ایجنسی کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کیا جن کی معاونت سے پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوا۔

جموں میں نقب

نے جرم میں ملوث ہونے کا اعتراف کیا اور ان کی نشاندہی پر الیکٹرانک آلات اور گھریلو سامان سمیت تقریباً 40 ہزار روپے مالیت کا مسروقہ سامان برآمد کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ جموں پولیس جرائم کی فوری نشاندہی اور مسروقہ املاک کی بازیابی کے لئے پرعزم ہے۔

پولیس اونتی پورہ نے

نمائندوں نے تقریبات میں شرکت کی۔ افسران نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ حب الوطنی، اتحاد اور بھائی چارے کے جذبے کو برقرار رکھیں جیسا کہ قومی نغمہ میں شامل ہے۔ پروگرام کا اختتام حب الوطنی، قومی فخر، اور وندے ماترم کے ذریعہ اتحاد کے نظریات کے تحفظ اور فروغ کے اجتماعی عہد کے ساتھ ہوا۔

روزنامہ آفاق سرینگر

SPORTS NEWS

Daily Afaaq Kashmir
Wednesday 21 January 2026

بیڈمنٹن اسٹار سائنا نہوال کا بین الاقوامی کھیل سے ریٹائرمنٹ کا اعلان

نئی دہلی، 20 جنوری (یو این آئی) ہندوستان کی مایہ ناز بیڈمنٹن کھلاڑی اور اولمپک میڈلسٹ سائنا نہوال نے بالآخر پیشہ ورانہ کھیل سے سبکدوش ہونے کا باضابطہ اعلان کر دیا ہے۔ گھٹنے کی شدید تکلیف اور مسلسل انجری کے باعث وہ گزشتہ دو سالوں سے کورٹ سے دور تھیں، جس کے بعد انہوں نے کھیل کو خیر باد کہنے کا مشکل فیصلہ کیا۔ لندن اولمپکس 2012 میں کانسہ کا تمغہ (Bronze Medal) جیتنے والی سائنا نہوال نے آخری بار 2023 کے سنگاپور اوپن میں حصہ لیا تھا۔ پیر کے روز سبھو جیت گھوش کے ایک پوڈ کاسٹ کے دوران انہوں نے اپنی ریٹائرمنٹ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ وہ کافی عرصہ پہلے ہی کھیل سے دور ہو چکی تھیں، لیکن اس کا عوامی اعلان کرنے کی انہیں کوئی جلدی محسوس نہیں ہوئی۔ سائنا کا کہنا تھا کہ "میں نے دو سال پہلے ہی کھیلنا چھوڑ دیا تھا۔ میرا ماننا ہے کہ میں اپنی شرائط پر اس کھیل میں آئی تھی اور اپنی مرضی سے ہی اسے چھوڑ رہی ہوں، اس لیے مجھے کسی بڑے اعلان کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ سابق ورلڈ نمبر 1 کھلاڑی نے انکشاف کیا کہ ان کے گھٹنے کا کارٹلیج (cartilage) بری طرح متاثر ہو چکا ہے، جس کی وجہ سے وہ اب اعلیٰ درجے کی تربیت (High-intensity training) حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ انہوں نے اپنے والدین اور کوچ کے ساتھ ہونے والی گفتگو کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹروں نے انہیں 'آرتھرائٹس' (جوڑوں کا درد) کی تشخیص کی تھی۔ سائنا نے جذباتی انداز میں کہا، دنیا کا بہترین کھلاڑی بننے کے لیے آپ کو روزانہ آٹھ سے نو گھنٹے سخت محنت کرنی پڑتی ہے، لیکن میرا گھٹنا اب صرف ایک دو گھنٹے میں ہی جواب دے دیتا تھا۔ سوجن کی وجہ سے مزید دباؤ ڈالنا ناممکن تھا، تب مجھے احساس ہوا کہ اب بس بہت ہو چکا۔" سائنا نہوال کو ہندوستانی بیڈمنٹن کی تاریخ میں ایک 'ٹرائل بلیزر' (راہ دکھانے والی) کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔ وہ اولمپک میڈل جیتنے والی پہلی ہندوستانی بیڈمنٹن کھلاڑی بنیں اور 2015 میں عالمی رینکنگ میں نمبر 1 پوزیشن حاصل کرنے والی پہلی ہندوستانی خاتون کا اعزاز بھی اپنے نام کیا۔ نمایاں کامیابیاں: لندن اولمپکس 2012: کانسہ کا تمغہ جیت کر تاریخ رقم کی۔ انٹرنیشنل ٹائٹلز: اپنے کیریئر میں مجموعی طور پر 24 بین الاقوامی اعزازات حاصل کیے۔ ورلڈ نمبر 1: 2015 میں دنیا کی بہترین کھلاڑی بننے کا اعزاز۔ دیگر اعزازات: دولت مشترکہ کھیلوں (Commonwealth Games)، ایشین چیمپئن شپ اور اوبر کپ میں ہندوستان کی نمائندگی کرتے ہوئے متعدد میڈلز حاصل سائنا کی ریٹائرمنٹ کے ساتھ ہی ہندوستانی بیڈمنٹن کے ایک شاندار عہد کا اختتام ہو گیا ہے، تاہم ان کا سفر آنے والی نسلوں کے لیے مشعل راہ رہے گا۔

دفاعی چیمپئن ہوبارٹ ہریکینز اور میلبورن اسٹارز کل ناک آؤٹ معرکے میں مدمقابل

کینبرا 20 جنوری (یو این آئی) کرکٹ آسٹریلیا کے زیر اہتمام جاری مینز بگ بیش لیگ (BBL) کے 15 ویں ایڈیشن کا اہم مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔ ٹورنامنٹ کا سنسنی خیز ناک آؤٹ میچ کل (بدھ کو) دفاعی چیمپئن ہوبارٹ ہریکینز اور میلبورن اسٹارز کے درمیان کھیلا جائے گا۔ یہ اہم مقابلہ ہوبارٹ کے ہوم گراؤنڈ پر منعقد ہوگا، جہاں دونوں ٹیمیں اگلے مرحلے تک رسائی حاصل کرنے کے لیے سردھڑ کی بازی لگائیں گی۔

کھیلو انڈیا ونٹر گیمز 2026: لیہہ میں پہلے مرحلے کا شاندار آغاز

لیہہ (لداخ)، 20 جنوری (یو این آئی) کھیلو انڈیا ونٹر گیمز کے چھٹے ایڈیشن کا باضابطہ افتتاح منگل کے روز لیہہ کے نواں دور بے ستوبدان اسٹیڈیم میں ایک رنگا رنگ تقریب کے ساتھ ہوا۔ لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر کوندر گپتا نے ان کھیلوں کے آغاز کا اعلان کیا۔ یہ تیسرا موقع ہے جب وفاقی زیر انتظام علاقہ لداخ کھیلو انڈیا ونٹر گیمز کی میزبانی کر رہا ہے۔ ونٹر گیمز کا یہ مرحلہ 26 جنوری تک جاری رہے گا، جس میں بنیادی طور پر آئس اسکیٹنگ اور آئس ہاکی جیسے برفانی کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔ اس ایونٹ کا دوسرا مرحلہ اس سال کے آخر میں جموں وکشمیر کے مشہور سیاحتی مقام گلمرگ میں منعقد کیا جائے گا۔ افتتاحی تقریب کو لداخ کی روایتی موسیقی اور رقص نے چار چاند لگا دیے۔ تقریب کے دوران آرمی الیون اور لداخ کی ٹیموں کے درمیان ایک نمائشی آئس ہاکی میچ بھی کھیلا گیا، جسے تماشائیوں نے خوب سراہا۔ کھیلوں کے اس پہلے مرحلے کا انعقاد لداخ کے محکمہ نوجوانان اور کھیل کی جانب سے اسپورٹس اتھارٹی آف انڈیا کی زیر نگرانی کیا جا رہا ہے۔ ٹورنامنٹ کی تکنیکی معاونت کے لیے آئس اسپورٹس سے وابستہ قومی فیڈریشنز اپنے ماہرین فراہم کر رہی ہیں تاکہ بین الاقوامی معیار کے مقابلے یقینی بنائے جا سکیں۔

افغانستان کی ویسٹ انڈیز پر تاریخی فتح: ابراہیم زدران اور درویش رسولی کی دھواں دھار بیٹنگ

دبئی، 20 جنوری (یو این آئی) دبئی میں کھیلے گئے پہلے ٹی 20 میچ میں افغانستان نے ابراہیم زدران (ناٹ آؤٹ 87) اور درویش رسولی (84) کی شاندار نصف سنچریوں اور گیند بازوں کی بہترین کارکردگی کی بدولت ویسٹ انڈیز کو 38 رنز سے ہرا دیا۔ افغانستان کے 181 رنز کے بڑے ہدف کے تعاقب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم مقررہ اوورز میں 9 وکٹوں کے نقصان پر صرف 143 رنز بنا سکی۔ افغانستان نے ٹاس جیت کر پہلے بیٹنگ کا فیصلہ کیا، تاہم آغاز اچھا نہ رہا۔ رحمان اللہ گرباز پہلی ہی گیند پر رن آؤٹ ہو گئے اور جلد ہی صدیق اللہ اٹل بھی پویلین لوٹ گئے، جس سے اسکور 19/2 ہو گیا۔ اس مشکل وقت میں درویش رسولی کریز پر آئے اور ابراہیم زدران کے ساتھ مل کر ویسٹ انڈیز کے گیند بازوں کی درگت بنائی۔ دونوں کے درمیان 162 رنز کی ریکارڈ شراکت داری ہوئی، جس میں 16 چوکے اور 5 چھکے شامل تھے۔ ابراہیم زدران نے 87 اور درویش رسولی نے 84 رنز کی اننگز کھیلی، جس کی بدولت افغانستان نے 20 اوورز میں 181/3 کا مجموعی اسکور ترتیب دیا۔ 182 رنز کے تعاقب میں ویسٹ انڈیز کی ٹیم شروع سے ہی دباؤ کا شکار رہی۔ مجیب الرحمان نے پہلے ہی اوور میں برینڈن کنگ کو آؤٹ کر دیا، جبکہ جانسن چارلس (27 رنز) بھی زیادہ دیر مزاحمت نہ کر سکے۔ پاور پلے کے اختتام پر ویسٹ انڈیز کا اسکور 45/3 تھا جو جلد ہی راشد خان کی عمدہ بالنگ کی وجہ سے 50/5 ہو گیا۔ راشد نے شمرون ہیٹمائیر اور عامر جانگو کو لگاتار اوورز میں آؤٹ کیا۔ میچ کے آخری لمحات میں ڈیبیو کرنے والے کوئنٹن سیمپسن (30) اور میتھیو فورڈ نے 45 رنز کی شراکت سے امید جگائی، لیکن نور احمد نے 18 ویں اوور میں تین گیندوں کے اندر فورڈ اور موتی کو آؤٹ کر کے ویسٹ انڈیز کی کمر توڑ دی۔ ضیاء الرحمان شریفی نے 20 ویں اوور میں آخری وکٹ حاصل کر کے میچ کا خاتمہ کیا، انہوں نے 36 رنز دے کر 3 وکٹیں حاصل کیں۔

آسٹریلین اوپن: وینس ولیمز اور الیگزینڈر روا کی جوڑی پہلے ہی راؤنڈ میں باہر

ملبورن، 20 جنوری (یو این آئی) ٹینس کی لیجنڈ کھلاڑی وینس ولیمز اور ان کی ساتھی ایکاترینا الیگزینڈروا منگل کے روز آسٹریلین اوپن کے ویمنز ڈبلز کے پہلے ہی مرحلے میں شکست کے بعد ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئیں۔ وینس ولیمز اور الیگزینڈروا کی جوڑی کو فرانس کی ایلسا جیکموٹ اور کولمبیا کی ایمیلیانا ارانگو کے ہاتھوں ایک قریبی مقابلے کے بعد (3) 7-6 اور 6-4 سے ہار کا سامنا کرنا پڑا۔ میچ کے پہلے سیٹ میں دونوں ٹیموں کے درمیان کانٹے کا مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ کھیل ٹائی بریکر تک پہنچا، جہاں جیکموٹ اور ارانگو نے اعصاب پر قابو رکھتے ہوئے جیت حاصل کی اور برتری حاصل کر لی۔ دوسرے سیٹ میں بھی فرانسیسی اور کولمبیائی جوڑی نے اپنی گرفت برقرار رکھی۔ اگرچہ وینس اور الیگزینڈروا نے واپسی کی بھرپور کوشش کی، لیکن وہ حریف ٹیم کو روکنے میں ناکام رہیں اور یوں جیکموٹ اور ارانگو اگلے راؤنڈ میں پہنچ گئیں۔ وائلڈ کارڈ کے ذریعے ٹورنامنٹ میں شرکت کرنے والی 45 سالہ وینس ولیمز نے اس سال ایک نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔ وہ آسٹریلین اوپن کے سنگلز مین ڈرا میں حصہ لینے والی تاریخ کی سب سے معمر خاتون کھلاڑی بن گئی ہیں۔ تاہم، منگل کو ڈبلز میں ملنے والی اس شکست کے ساتھ ہی سال 2026 کے پہلے گرینڈ سلیم میں ان کا سفر اختتام پذیر ہو گیا۔

ٹی 20 ورلڈ کپ: ہندوستان نہ جانے کے فیصلے پر بنگلہ دیش قائم، وزیر کھیل کا دوٹوک موقف، پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں

ڈھاکہ، 20 جنوری (یو این آئی) بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے کھیل مشیر (وزیر کھیل) آصف نظرول نے منگل کے روز ایک بار پھر واضح کر دیا ہے کہ آئی سی سی ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے اپنی ٹیم ہندوستان بھیجنے کے معاملے میں وہ اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہیں۔ آصف نظرول نے ان قیاس آرائیوں کو بھی خارج کر دیا کہ اگر بنگلہ دیش نے سیکیورٹی خدشات کی بنا پر ہندوستان جانے سے انکار کیا، تو آئی سی سی ان کی جگہ اسکاٹ لینڈ کو شامل کر سکتا ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا "مجھے اس بات کی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ ہماری جگہ اسکاٹ لینڈ کو ٹورنامنٹ میں شامل کیا جا رہا ہے۔ اگر آئی سی سی ہندوستانی کرکٹ بورڈ کے دباؤ میں آ کر ہم پر غیر منصفانہ شرائط مسلط کرنے کی کوشش کرے گا، تو ہم انہیں ہرگز قبول نہیں کریں گے۔" یہ تعطل اس وقت پیدا ہوا جب بی سی سی آئی نے آئی پی ایل فرنچائز کولکتہ نائٹ رائیڈرز کو ہدایت دی کہ وہ بنگلہ دیشی فاسٹ بولر مستفیض الرحمان کو ریلیز کر دیں۔ اس کے جواب میں بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ نے سیاسی تناؤ اور سیکیورٹی کا حوالہ دیتے ہوئے آئی سی سی سے مطالبہ کیا کہ ان کے میچ ہندوستان سے سری لنکا منتقل کر دیے جائیں۔ گزشتہ دنوں ڈھاکہ میں آئی سی سی حکام اور بی سی بی کے درمیان مذاکرات ہوئے تھے، جو کسی نتیجے کے بغیر ختم ہو گئے۔ ذرائع کے مطابق آئی سی سی نے اس معاملے کو حل کرنے کے لیے 21 جنوری کی آخری تاریخ (ڈیڈ لائن) مقرر کی ہے۔ اگر بنگلہ دیش اپنا فیصلہ نہیں بدلتا، تو آئی سی سی کے پاس متبادل ٹیم کے طور پر اسکاٹ لینڈ کو تیار کرنے کے لیے کم از کم 15 دن کا وقت درکار آصف نظرول نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا "ماضی میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ جب پاکستان نے ہندوستان جانے سے انکار کیا تو آئی سی سی نے مقام تبدیل کر دیا تھا۔ ہم نے منطقی بنیادوں پر وینیو تبدیل کرنے کی درخواست کی ہے، ہم پر کسی بھی قسم کا غیر منطقی دباؤ نہیں ڈالا جا سکتا۔

ٹی 20 سیریز: ناگپور میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان پہلا معرکہ، ٹیم انڈیا کا کڑا امتحان

ناگپور، 20 جنوری (یو این آئی) بدھ کے روز وِدربھ کرکٹ ایسوسی ایشن اسٹیڈیم میں پانچ میچوں کی سیریز کے پہلے مقابلے میں ہندوستان اور نیوزی لینڈ کی ٹیمیں آمنے سامنے ہوں گی۔ سب کی نظریں اس بات پر لگی ہیں کہ کیا مہمان کیوی ٹیم ہندوستانی سرزمین پر ہوم فیورٹ ٹیم کو زیر کر پائے گی؟ موجودہ ٹی 20 ورلڈ چیمپئن ہندوستانی ٹیم اس وقت زبردست فارم میں ہے۔ ایشیا کپ میں ناقابلِ شکست رہنے کے بعد آسٹریلیا کو (2-1) اور جنوبی افریقہ کو (3-1) سے سیریز ہرا کر ٹیم انڈیا کے حوصلے بلند ہیں۔ بیٹنگ میں نوجوان اسٹار ابھیشیک شرما سے دھماکہ خیز آغاز کی توقع ہے، جبکہ مڈل آرڈر میں سوریہ کمار یادو اور ہاردک پانڈیا جیسے تجربہ کار کھلاڑی ٹیم کو استحکام فراہم کریں گے۔ بالنگ کی کمان دنیا کے بہترین باؤلر جسپریت بمراہ اور ارشدیپ سنگھ کے ہاتھوں میں ہوگی۔ دوسری جانب نیوزی لینڈ کی ٹیم کو آسان حریف سمجھنا غلطی ہوگی۔ ویسٹ انڈیز کو ہوم گراؤنڈ پر 3-1 سے شکست دینے کے بعد کیوی ٹیم خود اعتمادی سے لبریز ہے۔ ڈیرل مچل، مچل سینٹنر اور ٹم رابنسن جیسے میچ ونر کھلاڑی کسی بھی وقت کھیل کا نقشہ بدل سکتے ہیں۔ کائل جیمیسن اور جیکب ڈفی پر مشتمل ان کا متوازن بالنگ اٹیک ہندوستانی بلے بازوں کے لیے مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ ناگپور کی پچ کے بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ یہاں بیٹنگ اور بالنگ کے درمیان اچھا توازن دیکھنے کو ملے گا۔ پہلی اننگز کا اوسط اسکور 156 کے قریب رہتا ہے۔ تاہم، شام کے وقت 'اوس (Dew)' گرنے کی وجہ سے ہدف کا تعاقب کرنے والی ٹیم کو فائدہ پہنچ سکتا ہے، اس لیے ٹاس جیتنے والا کپتان پہلے بالنگ کرنے کو ترجیح دے گا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق 170 سے 180 کا اسکور ایک بہترین مقابلے کی بنیاد رکھے گا۔ یہ میچ صرف ایک کھیل نہیں بلکہ حکمت عملی، اعصاب کی جنگ اور برتری ثابت کرنے کا موقع ہے۔ اگرچہ ہندوستان کو فیورٹ قرار دیا جا رہا ہے، لیکن نیوزی لینڈ کی لڑاکا فطرت اس مقابلے کو آخری اوور تک لے جا سکتی ہے۔ ناگپور کا میدان ایک ایسی کرکٹ کی رات کے لیے تیار ہے جہاں ہر چوکا، چھکا اور وکٹ شائقین کا جوش بڑھائے گی۔

شعیب ملک کا پی ایس ایل کو الوداع، ایک شاندار دور کا خاتمہ

لاہور، 20 جنوری (یو این آئی) پاکستان کرکٹ کے تجربہ کار ترین آل راؤنڈر شعیب ملک نے پاکستان سپر لیگ (پی ایس ایل) سے باضابطہ ریٹائرمنٹ لے کر ایک طویل اور شاندار باب کا اختتام کر دیا ہے۔ 43 سالہ سابق کپتان نے اپنے 10 سالہ لیگ کیریئر کو الوداع کہتے ہوئے مستقبل میں نئی ذمہ داریوں کا اشارہ دیا ہے۔ شعیب ملک نے اپنے پیغام میں لکھا کہ پی ایس ایل کے 10 سالہ سفر کے دوران انہوں نے میدان کے اندر اور باہر جو دوستیاں کیں اور جو یادگار لمحات گزارے، وہ ان کے لیے ہمیشہ قیمتی رہیں گے۔ ان کا کہنا تھا "اب وقت آ گیا ہے کہ میں بطور کھلاڑی اس سفر کو ختم کروں۔ پی ایس ایل نے مجھے بے شمار مواقع، یادیں اور عزت دی، جس پر میں ہمیشہ شکر گزار رہوں گا۔" اگرچہ شعیب ملک نے بطور کھلاڑی ریٹائرمنٹ لے لی ہے، تاہم انہوں نے واضح کیا کہ کرکٹ کے لیے ان کا جذبہ ختم نہیں ہوا۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ وہ کھیل کی بہتری کے لیے مستقبل میں بھی کسی نہ کسی انداز میں اپنی خدمات انجام دیتے رہیں گے۔ شعیب ملک پی ایس ایل کی تاریخ کے چند کامیاب ترین اور مستقل مزاج کھلاڑیوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ انہوں نے کراچی کنگز، ملتان سلطانز، پشاور زلمی اور کوئٹہ گلیڈی ایٹرز کی جانب سے اپنی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے۔ مجموعی طور پر 93 میچز کھیلے۔ 2350 رنز اسکور کیے۔ 15 بار 50 رنز کا ہندسہ عبور کیا۔ 33.09 کی اوسط اور 127.78 کے مؤثر

انگلش پریمیئر لیگ: آرسنل کی ٹاپ پوزیشن پر گرفت مضبوط، لیورپول کی چوتھے نمبر پر واپسی

لندن، 20 جنوری (یو این آئی) انگلش پریمیئر لیگ (EPL) کے 34 ویں سیزن میں آرسنل کی ٹیم نے اپنی شاندار کارکردگی کے تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے پوائنٹس ٹیبل پر پہلی پوزیشن پر قبضہ جمایا ہوا ہے۔ دفاعی چیمپئن لیورپول نے بھی اپنی فارم بحال کرتے ہوئے چوتھی پوزیشن حاصل کر لی ہے، جبکہ مانچسٹر سٹی اور آسٹن ولا کے درمیان دوسرے نمبر کے لیے سخت مقابلہ جاری ہے۔ لیگ کے 22 راؤنڈز مکمل ہونے کے بعد آرسنل 15 فتوحات اور 50 پوائنٹس کے ساتھ سرفہرست ہے۔ آرسنل نے نہ صرف دفاعی چیمپئن لیورپول سے ٹاپ پوزیشن چھینی بلکہ اب وہ دوسرے نمبر پر موجود ٹیموں سے 7 پوائنٹس کی واضح برتری حاصل کر چکے ہیں۔ مانچسٹر سٹی اور آسٹن ولا دونوں کے 43، 43 پوائنٹس ہیں، تاہم بہتر گول اوسط کی بنیاد پر سٹی دوسرے اور آسٹن ولا تیسرے نمبر پر براجمان ہے۔ دفاعی چیمپئن لیورپول، جو کچھ عرصہ قبل ساتویں نمبر پر چلی گئی تھی، اب 36 پوائنٹس کے ساتھ چوتھے نمبر پر آ گئی ہے مانچسٹر یونائیٹڈ اور چیلسی بالترتیب پانچویں اور چھٹی پوزیشن پر موجود ہیں، دونوں کے درمیان صرف ایک پوائنٹ کا فرق ہے۔ وولور ہیمپٹن کے لیے یہ سیزن اب تک مایوس کن رہا ہے، جو 22 میچز میں صرف ایک فتح حاصل کر سکی ہے۔ یہ انگلش فٹ بال کا مجموعی طور پر 127 واں ایڈیشن ہے، جس میں انگلینڈ کے 20 بہترین کلب ٹائٹل کے لیے نبرد آزما ہیں۔ آرسنل کی حالیہ فارم کو دیکھتے ہوئے ماہرین کا خیال ہے کہ اگر انہوں نے یہی رفتار برقرار رکھی تو وہ کئی برسوں بعد دوبارہ پریمیئر لیگ کا تاج اپنے سر سجانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

افریقہ کپ فائنل میں بدمزگی: فیفا صدر کا برہمی کا اظہار، سینیگل کے خلاف تادیبی کارروائی کا اشارہ

رباط، 20 جنوری (یو این آئی) فٹ بال کی عالمی تنظیم (فیفا) کے صدر جیانی انفینٹینو نے افریقہ کپ آف نیشنز کے فائنل میں سینیگل کی ٹیم اور شائقین کے رویے کو "ناقابل قبول" قرار دیتے ہوئے سخت کارروائی کا مطالبہ کر دیا ہے۔ اتوار کو مراکش اور سینیگل کے درمیان کھیلے گئے فائنل میں ریفری کے فیصلے پر احتجاجاً میدان چھوڑنے اور شائقین کی ہنگامہ آرائی نے فٹ بال کی ساکھ کو بری طرح متاثر کیا ہے، جس پر فیفا اور افریقی فٹ بال کنفیڈریشن (CAF) نے شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جیانی انفینٹینو نے سوشل میڈیا پر اپنے ایک بیان میں واضح کیا کہ بین الاقوامی فائنل جیسے بڑے پلیٹ فارم پر کھلاڑیوں کا میدان چھوڑنا کھیل کے ضوابط کے منافی ہے۔ انہوں نے کہا "ایسے مناظر کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ میں توقع کرتا ہوں کہ تادیبی ادارے اس معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی کریں گے تاکہ مستقبل میں ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔" میچ کے آخری لمحات میں جب ویڈیو ریویو (VAR) کے بعد میزبان مراکش کے حق میں پنالٹی کا فیصلہ دیا گیا، تو سینیگل کے کوچ پاپے تھیاو نے احتجاجاً اپنی ٹیم کو میدان سے باہر بلا لیا۔ اس فیصلے کی وجہ سے فائنل کا کھیل تقریباً 15 منٹ تک معطل رہا۔ اسٹیڈیم میں موجود سینیگالی شائقین نے کرسیاں میدان میں پھینکیں اور سیکیورٹی اہلکاروں سے جھڑپیں کیں، جس پر پولیس کو مداخلت کرنی پڑی۔ مراکش فٹ بال فیڈریشن نے فیفا اور سی اے ایف کے پاس باضابطہ شکایت درج کرانے کا اعلان کیا ہے، ان کا موقف ہے کہ اس خلل نے ان کے کھلاڑیوں کی کارکردگی کو متاثر کیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ میچ دوبارہ شروع ہونے کے بعد اضافی وقت میں سینیگل نے پاپے گیے کے گول کی بدولت خطاب تو اپنے نام کر لیا، لیکن ان کی اس جیت پر ہنگامہ آرائی کے سائے منڈلاتے رہے۔ مراکش کے کوچ ولید ریگراگی نے ان واقعات کو "شرمناک" قرار دیا ہے، جبکہ پنالٹی ضائع کرنے والے اسٹار کھلاڑی براہیم ڈیاز نے قوم سے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ یہ ناکامی ان کے لیے ایک گہرا صدمہ ہے۔ اب فٹ بال حلقوں کی نظریں سی اے ایف کے تادیبی فیصلے پر جمی ہیں، جہاں سینیگل کے کوچ پر طویل پابندی کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

بگ بیش لیگ: پارتھ اسکارچرز نویں بار فائنل میں داخل سڈنی سکسرز کو عبرت ناک شکست

پرتھ، 20 جنوری (یو این آئی) بگ بیش لیگ کی پانچ بار کی چیمپئن ٹیم پارتھ اسکارچرز نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ ان کے ہوم گراؤنڈ پر انہیں زیر کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ ایک سنسنی خیز مقابلے میں اسکارچرز نے اپنے بالرز کی تباہ کن کارکردگی کی بدولت سڈنی سکسرز کو 48 رنز سے ہرا کر نویں بار فائنل کے لیے کوالیفائی کر لیا ہے۔ سڈنی سکسرز نے ٹاس جیت کر پرتھ اسکارچرز کو پہلے بیٹنگ کی دعوت دی اور انہیں مقررہ 20 اوورز میں 147/9 کے معمولی اسکور پر روک دیا۔ اوپنر فن ایلن نے 30 گیندوں پر 49 رنز کی جارحانہ اننگز کھیلی۔ اپنی اس اننگز کے دوران انہوں نے سیزن کا 37 واں چھکا لگا کر ایک ہی بی بی ایل سیزن میں سب سے زیادہ چھکوں کا نیا ریکارڈ بھی قائم کر دیا۔ تاہم، ان کے آؤٹ ہوتے ہی اسکارچرز کی بیٹنگ لائن لڑکھڑا گئی اور اسکور 67/1 سے 87/5 ہو گیا۔ کپتان ایشٹن ٹرنر (29) اور جھائی رچرڈسن کی بدولت ٹیم 150 کے قریب پہنچنے میں کامیاب 148 رنز کا ہدف بظاہر آسان نظر آتا تھا، لیکن پرتھ کے بالرز نے اسے ناممکن بنا دیا۔ سڈنی سکسرز کی پوری ٹیم محض 15 اوورز میں 99 رنز پر ڈھیر ہو گئی۔ بابر اعظم بغیر کوئی رن بنائے کوپر کونلی کی گیند پر اسٹمپ آؤٹ ہو گئے۔ اسٹیو اسمتھ نے 37 رنز بنا کر مزاحمت کی کوشش کی لیکن دوسرے اینڈ سے کوئی ان کا ساتھ نہ دے سکا۔

بین شیلٹن اور لورینزو موسیٹی دوسرے راؤنڈ میں داخل، جوآؤ فونسیکا اپ سیٹ شکست کے بعد باہر

ملبورن، 20 جنوری (یو این آئی) آسٹریلین اوپن 2026 کے دوسرے دن مردوں کے سنگلز مقابلوں میں دلچسپ معرکے دیکھنے کو ملے۔ عالمی نمبر 7 بین شیلٹن اور نمبر 5 رینکنگ کے حامل اطالوی اسٹار لورینزو موسیٹی نے اپنی برتری ثابت کرتے ہوئے اگلے مرحلے میں جگہ بنالی، تاہم برازیل کے ابھرتے ہوئے کھلاڑی جوآؤ فونسیکا کو غیر متوقع شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ گزشتہ برس کے سیمی فائنلسٹ اور دنیا کے ساتویں نمبر کے کھلاڑی بین شیلٹن نے فرانس کے ہیوگو ہمبرٹ کو ایک سخت مقابلے کے بعد 6-3، 7-6، 6-7 سے ہرا دیا۔ بائیں ہاتھ سے کھیلنے والے دونوں کھلاڑیوں کے اس معرکے میں شیلٹن نے 15 ایس لگائے اور اپنی پہلی سروس پر 78 فیصد پوائنٹس جیت کر ڈھائی گھنٹے میں میچ اپنے نام کیا۔ دوسرے راؤنڈ میں ان کا مقابلہ گیل مونفلز یا ڈین سویني سے ہوگا۔ بیلجیئم کے رافیل کولگنن سے تھا، جہاں اطالوی کھلاڑی 6-4، 6-7، 7-5، 7-7، 2-3 سے آگے تھے کہ ان کے حریف انجری کے باعث میچ سے دستبردار ہو گئے۔ موسیٹی اب دوسرے راؤنڈ میں اپنے ہی ہم وطن لورینزو سونیگو سے بھڑیں گے۔ اس کے علاوہ ایک اور اطالوی کھلاڑی لوسیانو ڈارڈیری نے کرسٹیان گیرین کو ہرا کر اپنی پہلی گرینڈ سلیم جیت درج کی۔ اس کے علاوہ ایک اور اطالوی کھلاڑی لوسیانو ڈارڈیری نے کرسٹیان گیرین کو ہرا کر اپنی پہلی گرینڈ سلیم جیت درج کی۔ ارجنٹائن کے سیبسٹین بیز نے 'چھوٹے بمقابلہ بڑے' کے دلچسپ مقابلے میں 6 فٹ 7 انچ طویل قامت جیوانی ایمپیٹشی پیریکارڈ کو شکست دی۔ بیز نے حریف کے 30 'ایس' اور جوابی حملوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور 6-4، 4-6، 6-6، 3-7، 5-7، 3-6 سے جیت کر سال 2026 میں اپنا بہترین ریکارڈ برقرار رکھا۔ برازیل کے نوجوان کھلاڑی جوآؤ فونسیکا، جنہوں نے گزشتہ برس آندرے روبلوف کو ہرا کر سب کو حیران کر دیا تھا، اس بار پہلے ہی راؤنڈ میں ہمت ہار گئے۔ ایلیٹ سپیزیری نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے فونسیکا کو 4-6، 6-2، 1-6، 6-2، 6-2 سے ہرا کر ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا۔ سپیزیری کا اگلا مقابلہ چین کے وو ییبنگ سے ہوگا۔

گرین لینڈ کے معاملے پر امریکا اور ڈنمارک کے درمیان کشیدگی میں اضافہ

امریکی دھمکیوں کے پیش نظر ڈنمارک نے گرین لینڈ میں مزید فوجی تعینات کر دیے، امریکہ کے جنگی طیارے گرین لینڈ پہنچنا شروع ہو گئے

کوپن ہیگن، 20 جنوری (یو این آئی) ڈنمارک نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے گرین لینڈ پر کنٹرول حاصل کرنے کی دھمکی کے بعد اپنے خود مختار علاقے گرین لینڈ میں مزید فوجی بھیج دیے ہیں۔ ڈنمارک کے میڈیا کے مطابق رائل ڈینش آرمی کے سربراہ پیٹر بوئسن سمیت 58 فوجی مغربی گرین لینڈ کے شہر کانگرلوسواک پہنچے ہیں جہاں پہلے سے تقریباً 60 فوجی موجود ہیں۔ یہ دستے کثیر القومی فوجی مشقوں آپریشن آرکٹک اینڈیورنس میں حصہ لے رہے ہیں۔ ڈنمارک کے فوجیوں کی یہ تعیناتی ایسے وقت میں سامنے آئی ہے کہ جب صدر ٹرمپ نے ایک انٹرویو میں گرین لینڈ پر فوجی طاقت کے استعمال کے امکان کو رد کرنے سے انکار کر دیا

تھا۔ ٹرمپ کا کہنا ہے کہ معدنی وسائل سے مالا مال یہ علاقہ امریکی سیکیورٹی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ ڈنمارک نے واضح کیا ہے کہ گرین لینڈ فروخت کے لیے نہیں ہے تاہم اس نے وہاں امریکی فوجیوں کی موجودگی بڑھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ادھر یورپی یونین نے امریکا کی جانب سے ممکنہ ٹیرف اور دباؤ کے جواب میں ہنگامی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ یورپی کمیشن کی صدر ارسولا فان ڈر لائن نے ڈنمارک اور گرین لینڈ کی خود مختاری کے احترام پر زور دیا ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق 85 فیصد گرین لینڈ کے عوام امریکہ میں شامل ہونے کے حق میں نہیں ہیں جبکہ صرف 6 فیصد نے امریکہ میں ضم ہونے کی حمایت کی ہے۔ ادھر امریکی اور کینیڈین دفاعی ادارے نوراڈ نے سوشل میڈیا پر بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ امریکی جنگی طیارے جلد گرین لینڈ میں قائم امریکی فوجی اڈے پر پہنچیں گے۔ امریکی اور کینیڈین دفاعی ادارے نوراڈ کے مطابق گرین لینڈ کی حکومت کو بھی منصوبہ بندی سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

ٹرمپ بورڈ آف پیس پر ڈیووس میں دستخط کریں گے

وہ اسے عالمی سطح پر ایک مضبوط اور باقاعدہ بین الاقوامی ادارے کے طور پر متعارف کروانا چاہتے ہیں

واشنگٹن، 20 جنوری (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ چاہتے ہیں کہ بورڈ آف پیس پر دستخط ڈیووس میں ہوں، جس سے یہ تشویش پیدا ہوئی ہے کہ کیا یہ محض غزہ سے متعلق ایک بورڈ ہے یا اقوام متحدہ کا

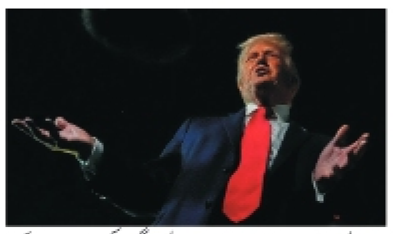

متبادل ادارہ بنایا جا رہا ہے۔ بلومبرگ کی رپورٹ کے مطابق کہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ چاہتے ہیں کہ بورڈ آف پیس کے مکمل منشور (چارٹر) اور اس کے دائرۂ کار پر جمعرات کو ورلڈ اکنامک فورم، ڈیووس (سوئٹزرلینڈ) میں باضابطہ طور پر دستخط ہوں، جس کا مطلب ہے کہ وہ اسے عالمی سطح پر ایک مضبوط اور باقاعدہ بین الاقوامی ادارے کے طور پر متعارف کروانا چاہتے ہیں۔ ایک آن لائن گردش کرنے والے دعوت نامے کی ایک نقل کے مطابق، جس کی صداقت کی تصدیق ایک امریکی عہدیدار نے کی، یہ دستخطی تقریب جمعرات کے روز صبح 10:30 بجے سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈیووس میں عالمی اقتصادی فورم کے موقع پر منعقد کی جائے گی۔ تاہم یہ واضح نہیں ہے کہ اس تقریب میں کتنے عالمی رہنما شریک ہوں گے، خاص طور پر اس بڑھتی ہوئی بے چینی کے پیش نظر کہ واشنگٹن بظاہر ''بورڈ آف پیس'' کو اقوام متحدہ کی جگہ ایک متبادل ادارے کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہے۔ صدر ٹرمپ کی سربراہی میں عالمی رہنماؤں پر مشتمل اس پینل کو ابتدا میں ایک ایسے ادارے کے طور پر پیش کیا گیا تھا جو صرف غزہ کی جنگ کے بعد کے انتظامات کی نگرانی کرے گا اور نومبر میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اسے اس مقصد کے لیے دو سالہ مینڈیٹ دینے کے حق میں ووٹ بھی دیا تھا۔ تاہم، اب اسرائیلی اخبار نے انکشاف کیا ہے کہ اس ہفتے کے آغاز میں حاصل کیے گئے اس ادارے کے چارٹر میں غزہ کا کوئی ذکر موجود نہیں ہے، اور بظاہر اس میں اقوام متحدہ پر تنقید کی گئی ہے۔ چارٹر میں کہا گیا ہے کہ نئے بورڈ کو' ان طریقۂ کار اور اداروں سے ہٹنے کی جرأت رکھنی چاہیے جو اکثر ناکام ثابت ہوئے ہیں'۔

ٹرمپ کی چین کو بورڈ آف پیس' میں شمولیت کی دعوت، چین کی تصدیق

بیجنگ، 20 جنوری (یو این آئی) بیجنگ نے منگل کو تصدیق کی کہ چین کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے بورڈ آف پیس" میں شامل ہونے کی دعوت ملی ہے۔ چین کو امریکہ کا دعوت نامہ موصول ہوا ہے، "ترجمان وزارت خارجہ گو جیاکون نے باقاعدہ نیوز بریفنگ میں کہا تاہم یہ نہیں بتایا کہ بیجنگ اس دعوت کو قبول کرے گا یا نہیں۔ یہ بورڈ دراصل جنگ زدہ غزہ کی تعمیر نو کی نگرانی کے لیے بنایا گیا تھا لیکن منشور اس کے کردار کو مقبوضہ فلسطینی علاقے تک محدود نہیں کرتا۔ واشنگٹن نے مختلف رہنماؤں سے کہا ہے کہ وہ ٹرمپ کی زیر صدارت بورڈ میں شامل ہوں جن میں روسی صدر ولادیمیر پوتن، ہنگری کے وزیر اعظم وکٹر اوربان اور کینیڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی شامل ہیں۔ گو نے کہا کہ چین-امریکہ تعلقات میں گذشتہ سال مجموعی طور پر استحکام آیا حالانکہ دونوں ممالک نے تجارتی جنگ میں ایک دوسرے کی مصنوعات پر ٹیرف کے بدلے ٹیرف عائد کیا۔ مسٹر گو نے نامہ نگاروں کو بتایا، گزشتہ ایک سال کے دوران چین اور امریکہ کے تعلقات میں نشیب و فراز آئے ہیں۔

عراقچی کا ڈیووس کی دعوت کی منسوخی پر سخت ردعمل کا اظہار

الزام عائد کیا کہ اس فیصلے کے پیچھے اسرائیل ہے

تہران، 20 جنوری (یو این آئی) ایران میں حالیہ مظاہروں کے بعد سوئٹزرلینڈ میں منعقد ہونے والے ڈیووس سربراہ اجلاس' کے لیے ورلڈ اکنامک فورم کی

جانب سے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کو دی گئی دعوت واپس لے لی گئی ہے۔ اس فیصلے پر ردعمل میں عراقچی نے الزام عائد کیا ہے کہ اس فیصلے کے پیچھے اسرائیل ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ نے منگل کے روز ایکس' پر اپنی ایک پوسٹ میں کہا ورلڈ اکنامک فورم نے اسرائیل اور اس کے ایجنٹوں اور امریکہ میں موجود حامیوں کے جھوٹ اور سیاسی دباؤ کی بنیاد پر ڈیووس میں میری شرکت منسوخ کر دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران میں حالیہ احتجاجی مظاہروں کے دوران ہونے والا تشدد اور ہلاکتیں موساد کی کھلی حمایت" سے ہوئی ہیں۔ عراقچی نے مزید کہا یہ ایک افسوس ناک تضاد ہے کہ فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی نسل کشی اور 71 ہزار معصوم لوگوں کا قتل عام ورلڈ اکنامک فورم کو اسرائیلی حکام کی دعوت منسوخ کرنے پر مجبور نہ کر سکا۔ بلکہ اسرائیلی صدر نے جنوری 2024 میں ڈیووس کا دورہ جشن فتح کے انداز میں کیا تھا، جبکہ اس وقت انہیں غزہ کی پٹی میں جاری نسل کشی کے حوالے سے سوئٹزرلینڈ میں مجرمانہ الزامات کا سامنا تھا۔ ایرانی وزیر خارجہ نے ورلڈ اکنامک فورم پر زور دیا کہ وہ اپنے موقف میں تسلسل پیدا کرے کیونکہ موجودہ دہرے معیار صرف اخلاقی پستی اور فکری دیوالیہ پن کو ظاہر کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے اپنی بات ختم کی کہ لوگوں کو سچ جاننے اور خود فیصلہ کرنے کا حق ہے۔

دنیا اس وقت تک محفوظ نہیں جب تک

گرین لینڈ امریکہ کے کنٹرول میں نہ ہو: ٹرمپ

واشنگٹن، 20 جنوری (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا ہے دنیا اس وقت تک محفوظ نہیں جب تک

گرین لینڈ امریکہ کے کنٹرول میں نہ ہو۔ امریکی ٹی وی کو ٹیلی فونک انٹرویو میں ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ گرین لینڈ لے کر رہیں گے، یہ قومی سلامتی کے لیے ضروری ہے۔ ایک سوال پر کہ کیا گرین لینڈ حاصل کرنے کے لیے طاقت کا استعمال کریں گے؟ ٹرمپ نے کہا وہ اس پر کوئی تبصرہ نہیں کریں گے۔ ٹرمپ نے کہا یورپ کو گرین لینڈ کی بجائے روس یوکرین جنگ پر توجہ دینی چاہیے کیوں کہ یورپ کی موجودہ صورت حال روس یوکرین جنگ کا نتیجہ ہے۔ ٹرمپ نے گرین لینڈ کے حصول تک ڈنمارک سمیت 8 یورپی ممالک پر ٹیرف لگانے کا بھی اعلان کیا۔ امریکی صدر نے کہا کہ نوبل امن انعام کی کوئی پروا نہیں ہے، نوبل امن انعام پر ناروے کا کنٹرول ہے، چاہے وہ اس کا انکار کریں۔ دوسری طرف ٹرمپ کے ایک بیان پر ردعمل میں چین نے کہا ہے کہ امریکہ اپنے فائدے کے لیے نام نہاد چینی خطرے کو بہانے کے طور پر استعمال کرنا بند کرے۔ چینی وزارت خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے بیجنگ متعدد مواقع پر گرین لینڈ کے حوالے سے اپنا موقف واضح کر چکا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت بنائے گئے بین الاقوامی قوانین موجودہ بین الاقوامی نظام کی بنیاد ہیں اور اس کی پاسداری کرنی چاہیے۔ یاد رہے کہ صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ اگر گرین لینڈ امریکہ نے نہیں لیا تو چین اور روس اس پر قبضہ کر لیں گے۔

اس بار ڈاوس بہت دلچسپ ہو گا: ٹرمپ

ڈنمارک اپنے نیم خود مختار علاقے گرین لینڈ' کا مناسب تحفظ نہیں کر سکتا

واشنگٹن، 20 جنوری (یو این آئی) امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ ڈنمارک اپنے نیم خود مختار علاقے گرین لینڈ' کا مناسب تحفظ نہیں کر سکتا لہٰذا ڈاوس عالمی اقتصادی فورم کے دوران اس معاملے پر بین الاقوامی رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات کیے جائیں گے۔ پیر کے روز صحافیوں کے ساتھ بات چیت میں ڈاوس اجلاس میں شریک یورپی سربراہان کے ممکنہ ردعمل سے متعلق سوال کے جواب میں ٹرمپ نے کہا ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ وہ مخالفت کریں گے۔ ہمیں گرین لینڈ حاصل کرنا ہو گا۔ وہ اس کا تحفظ نہیں کر سکتے، ڈنمارک کے لوگ بہت اچھے لوگ ہیں۔ ڈنمارک اور اس کی قیادت کی تعریف کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا ہے کہ میں جانتا ہوں کہ ڈنمارک کے رہنما بہت اچھے لوگ ہیں لیکن وہ خود وہاں جاتے بھی نہیں ہیں۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ پیر کو شروع ہونے والے عالمی اقتصادی فورم میں شریک رہنماؤں کے ساتھ گرین لینڈ کے بارے میں گفتگو ہو گی۔ ہم مختلف لوگوں کے ساتھ اس معاملے پر بات کریں گے۔ ٹرمپ نے ان سربراہان کی نشاندہی نہیں کی جن کے ساتھ وہ مسئلہ گرین لینڈ پر بات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تاہم انہوں نے زور دے کر کہا ہے کہ گرین لینڈ بہت اہم ہے۔ انہوں نے سلامتی کے طویل المدتی خدشات کی طرف اشارہ کیا اور کہا ہے کہ نیٹو کچھ نہیں تو 25 سالوں سے ڈنمارک کو اس خطے میں ممکنہ خطرات کے بارے میں خبردار کر رہا ہے۔ روس علاقے میں ایک خطرہ ہے اور چین بھی آرکٹک علاقے میں ایک اسٹریٹجک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا ہم دیکھیں گے کیا ہوتا ہے۔ لیکن اس قدر کہہ دوں کہ یہ ڈاوس بہت دلچسپ ہونے والا ہے۔ بعد ازاں، ٹرمپ نے ٹروتھ سوشل سے ایک تصویر شائع کی ہے جس میں وہ، نائب صدر جے ڈی وینس اور وزیر خارجہ مارکو روبیو کے ساتھ امریکی پرچم تھامے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔

روس اور ہندوستان کے درمیان ایس جے- 100 مسافر طیاروں کی فروخت کا ابتدائی معاہدہ

ہندوستان میں اس قسم کے طیاروں کی مقامی پیداوار شروع کی جائے گی

ماسکو، 20 جنوری (یو این آئی) روس اور ہندوستان کے درمیان روسی ساختہ مسافر بردار طیارے ایس جے- 100 کی خریداری اور مقامی

پیداوار کے بارے میں ابتدائی معاہدے طے پا گئے ہیں اور اس پر بات چیت جاری ہے۔ یہ اطلاع روس کے نائب وزیر صنعت و تجارت گینادی ابرامینکو نے منگل کو دی۔ مسٹر ابرامینکو نے کہا، "شراکت داروں کے ساتھ خریداری کے امکان پر ایک ابتدائی معاہدہ طے پا گیا ہے، جس کے بعد ہندوستان میں اس قسم کے طیاروں کی مقامی پیداوار شروع کی جائے گی۔ اس وقت بات چیت جاری ہے۔" اکتوبر کے آخر میں، یونائیٹڈ ایئر کرافٹ کارپوریشن (یو اے سی)، جو روسٹیک ریاستی کارپوریشن کا حصہ ہے اور ہندوستانی سرکاری کارپوریشن ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ (ایچ اے ایل) نے ایس جے- 100 طیاروں کی تیاری پر مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے۔ یو اے سی کے سربراہ وادم بدیکا نے بعد میں کہا کہ ہندوستان نے ایس جے- 100 کی اعلی کارکردگی کو مدنظر رکھا ہے۔ ایس جے- 100 ایک مختصر فاصلے کا تنگ باڈی والا ہوائی جہاز ہے جسے درآمد شدہ نظاموں اور اجزاء کو تبدیل کرنے کے پروگرام کے حصے کے طور پر تیار کیا جا رہا ہے۔ یہ طیارہ موجودہ سپر جیٹ طیاروں کے جنریشن کا ایک اور ماڈل بن جائے گا۔ روسی پی ڈی- 8 انجنوں سے چلنے والے ایس جے طیارے نے 17 مارچ 2025 کو کوموسولسک آن امور شہر میں اپنی پہلی پرواز کی۔ ہندوستان ایروناٹکس لمیٹڈ نے ہندوستان میں ایس جے- 100 سول مسافر طیاروں کی تیاری کے لیے روسی پبلک جوائنٹ اسٹاک کمپنی یونائیٹڈ ایئر کرافٹ کارپوریشن کے ساتھ مفاہمت کی ایک یادداشت (ایم او یو) پر دستخط کیے ہیں۔

کولمبیا میں مسلح گروہوں کے درمیان

جھڑپوں میں کم از کم 26 افراد ہلاک

بوگوٹا، 20 جنوری (یو این آئی) کولمبیا کے گواویارے صوبے میں مسلح گروہوں کے درمیان شدید جھڑپوں میں کم از کم 26

افراد ہلاک ہو گئے۔ کولمبیا کی فوج نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ قومی فوج کے چوتھے ڈویژن کے کمانڈر ریکارڈو روکے نے مقامی میڈیا کو بتایا کہ مخالف مسلح گروہوں کے درمیان لڑائی کے بعد فوجیوں نے ایل ریٹورنو" میونسپلٹی سے 26 لاشیں برآمد کیں۔ روکے نے کہا کہ فوج، پولیس، بحریہ اور فضائیہ کے دستے 35 ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ رقبے پر مشتمل اس علاقے پر مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے لیے مشترکہ آپریشن چلا رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ سکیورٹی آپریشنز کے ہم آہنگی اور آس پاس کی کمیونٹیز کے لیے ممکنہ غیر پھٹے بموں سمیت خطرات سے نمٹنے کے لیے ایک متحدہ کمانڈ پوسٹ قائم کی گئی ہے۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ جاری تشدد کے باعث دیہی علاقوں میں رہنے والے لوگ اب بھی خطرے میں ہیں اور شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ سرکاری حفاظتی ہدایات پر عمل کریں۔

سکیورٹی الرٹ جاری، چینی شہریوں کو افغان تاجک سرحد چھوڑنے کی ہدایت

بیجنگ، 20 جنوری (یو این آئی) افغان تاجک سرحدی کشیدگی اور کابل دھماکے کے بعد چینی شہریوں کیلئے ایڈوائزری جاری کر دی گئی۔ تفصیلات کے مطابق افغانستان اور تاجکستان کی سرحد پر بڑھتی کشیدگی اور کابل میں ہونے والے دھماکے کے بعد چین نے اپنے شہریوں کو سرحدی علاقے چھوڑنے کی ہدایت کر دی ہے۔ چینی سفارتخانے نے اپنے شہریوں کو غیر ضروری طور پر اس علاقے کا سفر نہ کرنے کی ہدایت کی ہے اور کہا ہے کہ شہری خطے کی صورتحال پر نظر رکھیں اور احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔ چینی شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ بروقت اور مناسب انداز میں افغانستان-تاجکستان سرحدی علاقے سے نکل جائیں۔ اطلاعات کے مطابق تاجک بارڈر فورسز نے اتوار کو چار افغان دہشت گردوں کو دراندازی کی کوشش کے دوران ہلاک کیا تھا۔

امریکی وزیر خزانہ نے یورپی یونین کی گرین لینڈ

پر بدلے کی کارروائی کو غیر دانشمندانہ' قرار دیا

واشنگٹن، 20 جنوری (یو این آئی) امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے پیر کو یورپی ممالک کو صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے گرین لینڈ پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے دھمکی آمیز محصولات کے ردعمل میں جوابی اقدامات سے خبردار کیا۔ بیسنٹ نے سوئٹزرلینڈ کے شہر ڈاووس میں ورلڈ اکنامک فورم کے دوران صحافیوں کو کہا: میرے خیال میں یورپ کا یہ اقدام بہت غیر دانشمندانہ ہو گا۔" انہوں نے کہا کہ ٹرمپ خود مختار ڈینش علاقے گرین لینڈ پر کنٹرول قائم کرنا چاہتے ہیں

کیونکہ وہ اسے اسٹریٹجک اثاثہ" سمجھتے ہیں اور ہم نصف کرہ کی سلامتی کسی اور کے سپرد نہیں کریں گے۔" ناروے کے وزیر اعظم کے لیے صدر کے پیغام جس میں وہ اپنا گرین لینڈ کا مطالبہ نوبل امن ایوارڈ نہ ملنے سے جوڑتے دکھائی دیے، کے بارے میں دریافت کیے جانے پر بیسنٹ نے کہا: مجھے صدر کے ناروے کو بھیجے گئے خط کے بارے میں کوئی علم نہیں۔" تاہم انہوں نے بتایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بالکل بے بنیاد بات ہے کہ صدر یہ سب نوبل انعام کی وجہ سے کر رہے ہوں گے۔"

کابل میں چینی ریسٹورنٹ میں دھماکے میں 7 ہلاک،

داعش نے ذمہ داری قبول کی

کابل، 20 جنوری (یو این آئی) کابل میں چینی ریسٹورنٹ میں دھماکے میں 7 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ افغانستان کے دارالحکومت کابل میں چینی ریسٹورنٹ میں دھماکے میں سات افراد کی ہلاکت کی اطلاع ہے، جس کی ذمہ داری داعش نے قبول کر لی ہے۔ دھماکے میں ہلاک ہونے والوں میں ایک چینی باشندہ اور 6 افغان شامل ہیں، جب کہ 20 افراد زخمی ہو گئے ہیں، جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے، یہ دھماکہ چینی ریسٹورنٹ کے کچن کے نزدیک ہوا اور ریسٹورنٹ چینی نژاد مسلم شہری عبدالماجد اور افغان شہری عبدالجبار مل کر چلاتے تھے۔ میڈیا کے مطابق اسلامک اسٹیٹ (داعش) نے پیر کو کابل کے ہوٹل میں چینیوں کے زیر انتظام ریسٹورنٹ پر حملے کی ذمہ

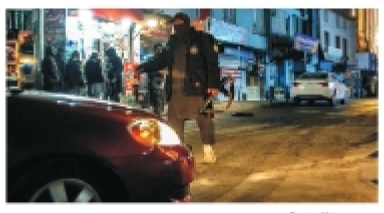

داری قبول کر لی ہے۔ حکام نے بتایا کہ دھماکہ افغانستان کے دارالحکومت کے ایک سخت حفاظتی حصار میں واقع ریسٹورنٹ میں ہوا ہے۔

شامی حکومت کی کاروائی، داعش کے 81 مفرور قیدی گرفتار

دمشق، 20 جنوری (یو این آئی) شمال مشرقی صوبہ حسکہ کے الشدادی جیل سے وائی پی جی دہشت گرد گروہ کی طرف سے 120 قیدیوں کو رہا کیے جانے کے بعد شامی حکام نے 81 داعش قیدیوں کو دوبارہ گرفتار کر لیا ہے۔ شامی امور داخلہ کے مطابق ایک بیان میں امور داخلہ نے کہا کہ شامی فوجی یونٹس اور وزارت داخلہ کی خصوصی آپریشن فورسز نے الشدادی شہر کی جیل سے قیدیوں کی رہائی کے بعد تلاشی کی مہم شروع کی۔

گرین لینڈ پر قبضے کا معاملہ: یورپی ممالک نے

ٹرمپ کی ٹیرف دھمکیوں کو مسترد کر دیا

برسلز، 20 جنوری (یو این آئی) یورپی ممالک نے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی ٹیرف عائد کرنے کی دھمکیوں کو مسترد کر دیا۔ برطانوی وزیر اعظم اسٹارمر نے اتحادیوں کے خلاف امریکی ٹیرف کے استعمال کو غلط قرار دیا۔ برطانیہ کی وزیر خارجہ یویٹ کوپر نے بھی کہا کہ گرین لینڈ کا مستقبل صرف گرین لینڈ کے باشندوں اور ڈنمارک کے لیے ہے۔ ڈنمارک کے وزیر اعظم نے کہا کہ یورپ صدر ٹرمپ کی دھمکیوں میں نہیں آئے گا۔ ڈنمارک کے وزیر خارجہ نے بھی واضح کیا کہ صدر ٹرمپ دھمکیوں کے ذریعے گرین لینڈ کا کنٹرول حاصل نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ساتھ ہی خبردار کیا ہے کہ گرین لینڈ پر امریکی فوجی کارروائی نیٹو کے خاتمے کا سبب بن سکتی ہے۔ فرانس، جرمنی اور ناروے نے بھی صدر ٹرمپ کی دھمکی کو بلیک میلنگ قرار دیدیا۔ یورپی ردعمل کے لیے یورپی یونین کا ہنگامی اجلاس جمعرات کو طلب کر لیا گیا۔ یاد رہے کہ چند روز قبل امریکی صدر نے گرین پر قبضے کی مخالفت کرنے والے یورپی

ممالک پر ٹیرف لگانے کا اعلان کیا تھا۔ ٹرمپ نے یکم فروری سے یورپی ممالک سے آنے والے تمام اشیا پر 10 فیصد ٹیکس عائد کرنے اور یکم جون سے اسے 25 فیصد تک بڑھانے کا اعلان کیا، ان یورپی ممالک میں برطانیہ، ڈنمارک، ناروے، سویڈن، فرانس، جرمنی، نیدرلینڈز اور فن لینڈ شامل ہیں۔

اسرائیلی بلڈوزر نے یروشلم میں انروا احاطے کے اندر عمارات منہدم کر دیں

غزہ کونسل اور رفح کراسنگ کے حوالے سے واشنگٹن اور تل ابیب کے بیچ خلیج

یروشلم، 20 جنوری (یو این آئی) اسرائیلی بلڈوزروں نے منگل کو یروشلم کے شیخ جراح محلے کے اندر انروا کے احاطے میں تعمیرات کو مسمار کرنا شروع کر دیا۔ فلسطینی وفا نیوز ایجنسی نے یہ اطلاع دی ہے۔ وریں اثنا العربیہ کے ایک نمائندے نے اطلاع دی کہ انتہائی دائیں بازو کے اسرائیلی وزیر اتمار بن گویر نے انہدام کے عمل کی نگرانی کی۔ وفا کے مطابق مقامی ذرائع نے مبینہ طور پر بتایا کہ ارد گرد کی گلیوں کو سیل کرنے اور علاقے میں اپنی فوجی

موجودگی میں اضافہ کرنے کے بعد اسرائیلی فوج نے بلڈوزروں کے ساتھ ایجنسی کے احاطے پر حملہ کر دیا اور اس کے اندر موجود عمارت کو مسمار کرنے کے لیے آگے بڑھا۔ "ذرائع نے مزید کہا کہ افواج نے مسماری کی کارروائی کرنے کے ساتھ ہی انروا ہیڈکوارٹر کے اندر اسرائیلی پرچم بلند کیا۔ انروا نے کہا کہ جب بلڈوزر نے اس کے مشرقی یروشلم ہیڈکوارٹر کے اندر عمارات کو مسمار کرنا شروع کر دیا تو اسے ایک بے مثال حملے" کا سامنا تھا۔ ترجمان جوناتھن فولر نے اے ایف پی کو ایک بیان میں کہا کہ اسرائیلی افواج نے صبح سات بجے مقامی وقت کے فوراً بعد احاطے میں دھاوا بول دیا۔

شمالی کوریا میں نائب وزیر اعظم برطرف،

کم جونگ اُن کی نااہل حکام کی سرِ عام سرزنش

پیانگ یانگ، 20 جنوری (یو این آئی) شمالی کوریا کے مرکزی رہنما کم جونگ اُن نے معاشی پالیسی کے ذمہ دار نائب وزیر اعظم یانگ سنگ ہو کو عہدے سے برطرف کر دیا اور حکومتی منصوبوں میں تاخیر پر پارٹی حکام کی سرِ عام سخت سرزنش کی ہے۔ شمالی کوریا کے سرکاری خبر رساں ادارے کے سی این اے' کے مطابق کم جونگ اُن نے ایک منصوبے کی افتتاحی تقریب کے دوران نائب وزیر اعظم یانگ سنگ ہو کو موقع پر ہی' برطرف کر دیا۔ کم جونگ اُن کا کہنا تھا کہ یانگ سنگ ہو اہم ذمہ داریوں کے اہل نہیں تھے اور ان کی تقرری غلط فیصلہ' ثابت ہوا ہے۔ کم جونگ اُن نے مثال دیتے ہوئے کہا کہ گاڑی کھینچنے کے لیے بیل چاہیے، بکری نہیں، 'اور نااہل تقرریوں پر سخت ناراضگی کا اظہار بھی کیا۔

Printer,PublisherandChiefEditor:GhulamJeelaniQadri,Printedat:AafaqPrintersNowhattaSrinagar,Publishedfrom11,PratabParkPressEnclaveLalchowkSrinagar190001
R.N.INo.43732/85,P.No.K/77,Phone:0194-2452028,Fax:0194-2475279.Email:afaaqkashmir@yahoo.com